

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

چودہواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 27 جون 2019ء بروز جمعرات بہ طابق 23 شوال المکرم 1440 ہجری۔

صفہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلاوت قرآن پاک اور ترجیحات۔	1
04	رخصت کی درخواستیں۔	2
04	سالانہ مطالبات زربابت مالی سال 2019-2019 ع پر رائے شماری، رواں اخراجات۔	3
87	اخراجات کا گوشواروں کو ایوان میں رکھا جانا۔	4
87	قانون سازی۔	5
88	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	6

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میر عبدالقدوس بزنجو
 ڈپٹی اسپیکر-----سردار بابرخان موتی خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب شمس الدین
 ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)-----جناب عبدالرحمن
 چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ 27 جون 2019ء بروز جمعرات بھطابن 23 شوال المکرم 1440 ہجری، بوقت دوپہر 01 بجھر 25 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہاں کوئیہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْعَى رَبًا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ط وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ح وَلَا تَنْزِرُ
وَازْرَةً ط وَرَأْخُرَاءِ ح ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فِيْنَ يُكْتُمُ فِيهِ تَخْتِلُفُونَ ح وَهُوَ
الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَتَ لَيْلُوكُمْ فِيْ مَا اتَّشَكُمْ ط
إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ ط وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيْمٌ ط ۱۶۵

﴿پارہ نمبر ۸ سورۃ الانعام آیات نمبر ۱۶۳ اور ۱۶۵﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - تو کہہ کیا اب میں اللہ کے سوا تلاش کروں کوئی رب اور وہی ہے رب ہر چیز کا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے سو وہ اُس کے ذمہ پر ہے اور بوجہ نہ اٹھائے گا ایک شخص دوسرے کا پھر تمہارے رب کے پاس ہی تُم سب کو لوٹ کر جانا ہے سو وہ جتنا ہے گا جس بات میں تُم جھگڑتے تھے۔ اور اُسی نے تُم کو نائب کیا ہے زمین میں اور بُند کر دیئے تُم میں درجے ایک کے ایک پر تاکہ آزمائے تُم کو اپنے دیئے ہوئے حکموں میں تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہی بخشے والا مہربان ہے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ -

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم خان ریسنسنی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زینت شاہوں ایڈوکیٹ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سالانہ مطالبات زربابت مالی سال 2019ء پر رائے شماری، رواں اخراجات۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر خزانہ! مطالبه زر نمبر 1 کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 7 کروڑ 22 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "جزل ایڈمنیسٹریشن بشمول ایگزیکٹیو جسیلیٹو آر گنز پر سینیز وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 1 پیش ہوا۔ اس میں جناب اختر حسین لانگو صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا جناب اختر حسین لانگو صاحب! اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میر اختر حسین لانگو: ایک رقم جو 2 ارب 7 کروڑ 22 لاکھ 83 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد "جزل ایڈمنیسٹریشن بشمول ایگزیکٹیو جسیلیٹو آر گنز پر سینیز وغیرہ" میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جناب اختر حسین لانگو صاحب! آپ اپنی تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت فرمائیں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! اس میں میں زیادہ کچھ نہیں کھوں گا۔ میری وزیر خزانہ صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ رقم جو 2 ارب 7 کروڑ 22 لاکھ سے زیادہ ہیں یعنان ڈولپمنٹ کے لیے ہیں اس میں اگر کمی کر کے اس کو ڈولپمنٹ سیکٹر میں اس کے کچھ پیسے ٹرانسفر کیے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا جس سے عوامی فلاح و بہبود کے لیے جو منصوبے ہیں ان میں اس رقم کو شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه زر نمبر 1 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جواراً کین مطالبه زر نمبر 1 میں

کٹوئی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 1 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 1 اصل حالت میں منظور ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 2 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 88 کروڑ 94 لاکھ 96 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مصوبائی ایکساائز برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 2 پیش ہوا۔ اس میں مولانا نور اللہ صاحب، جناب اختر حسین لانگو صاحب اور جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا تینوں میں سے ایک کن تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

مولانا نور اللہ: بسم اللہ الرحمٰن الرّحيم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو مبلغ 88 کروڑ 94 لاکھ 96 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ میں ایک صوبائی ایکساائز میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی مولانا نور اللہ صاحب، جناب اختر حسین لانگو صاحب اور جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب، ارکین اسمبلی آپ اپنی تحریک کی بابت وضاحت فرمائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! وزیر خزانہ صاحب نے جو رقم مانگی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم صحیح طور پر اپنے ڈیپارٹمنٹ کا حساب لگائیں تو وہ واحد ڈیپارٹمنٹ ایکساائز ہے جو شروع ہی سے، آج کی میں بات نہیں کر رہا ہوں ہر وقت یہ ایک ناکام ڈیپارٹمنٹ رہا ہے۔ اس ڈیپارٹمنٹ میں آج تک کوئی کام کیا ہی نہیں ہے۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کرپشن کا سب سے بڑا وہ ادارہ ہے جو لوگوں سے کرپشن کرتا ہے۔ اور ان کے آفسران کا، یہ اچھی بات نہیں ہے کہ میں ایک ایک افسر کا نام لے لوں۔ ہر افسر انتہائی کرپٹ افسر ہے اور وہ کروڑوں، اربوں روپے کے مالک بن گئے، اس کا مطلب ہے کہ آپ جب اس رقم کو اس ڈیپارٹمنٹ کو دیں گے تو یہ لامحالہ یہ کرپشن کا شکار ہو گا اور یہ رقم کسی اور ڈیپارٹمنٹ کو آپ دیدیں۔ ایکجگیشن کو آپ دیدیں یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ کو دیدیں جو پہلک سیکٹر میں سوچل سیکٹر میں عوام کے لیے کام کریں۔ اب آپ نے اتنی بڑی رقم مانگی ہے 88 کروڑ روپے تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل عوام کا بیسہ ایسا ہے جیسا کہ آپ گھر میں ڈالیں گے یہ پیسہ میں آج تمام عوام کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کے 88 کروڑ روپے 34 لاکھ یہ حکومت ایک گھر میں دال رہی ہے۔ لہذا میری تجویز ہے کہ اس رقم میں تخفیف کی جائے اور یہ پیسہ کسی اور ڈیپارٹمنٹ کو دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی اختر حسین لانگو صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! جیسے نصر اللہ خان زیرے صاحب نے کہا کہ کچھ ڈیپارٹمنٹس ہمارے ایسے ہیں۔ میں اس ڈیپارٹمنٹ کے بالکل خلاف بھی نہیں ہوں کیونکہ بلوچستان کے روپیں میں ایک share ڈیپارٹمنٹ کا بھی ہے اگر یہ ڈیپارٹمنٹ اپنے فرائض منصی کو صحیح معنوں میں بروئے کار لے آئے تو یہ ڈیپارٹمنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن یہ بلوچستان کے روپیں میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کو چند لوگوں کو نواز نے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اگر میں غلط نہیں ہوں منظر صاحب ہمارے بیٹھے ہیں قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ وہ واحد ڈیپارٹمنٹ ہے جہاں لوگوں کو نواز نے کے لیے ڈائریکٹوریٹ تک بنائے گئے ہیں۔ کہ اس ڈیپارٹمنٹ کے ایکسائز کے کچھ اسٹیشنز ایسے ہیں جو کمائی کا ذریعہ ہیں اُن ڈیپارٹمنٹس میں وہ لوگ بجیت ETO گئے پھر جب پر موشن ہوئی اس اسٹیشنز سے نکلنے کی باری آئی تو وہ صاحبان وہاں سے نکلنے کے لیے تیار نہیں تھے پر موشن چھوڑنے کے لیے بھی تیار نہیں تھے تو وہاں اس اسٹیشن کو باقاعدہ ایکسائز کا ڈائریکٹوریٹ بنایا گیا یہ واحد ڈیپارٹمنٹ ہے لائیو اسٹاک ہمارا بہت بڑا ہمارا ملکہ ہے اس کا ایک ڈائریکٹوریٹ ہے۔ ایجوکیشن کا ایک ڈائریکٹوریٹ ہے۔ ہیلتھ کا ہمارا ایک ڈی جی بیٹھتا ہے یہ واحد ڈیپارٹمنٹ ہے جو لوگوں کو نواز نے کے لیے دو دو ڈائریکٹوریٹ میں بنائے گئے ہیں تاکہ اُن منظور نظر لوگوں کو ان کی کرپشن کے جو ذرائع ہیں ان کو maintain کرنے کے لیے وہ وہاں الگ ڈائریکٹوریٹ بنایا گیا تاکہ وہ سسٹم انہی لوگوں کے ہاتھ میں انہی لوگوں کے کنٹرول میں رہے تو میں نصر اللہ زیرے صاحب کی بات کو endorse کرتا ہوں کہ اس ڈیپارٹمنٹ کو جو یہ پیسے دیئے گئے ہیں ان کے بجائے ان محکموں کو دیئے جائیں آپ کا سول اپنال میں سرخ نہیں ہے نہ دوائیاں ہیں آپ کے مریض در بدر اور خوار ہو کر پھر رہے ہیں۔ پی ایچ ای میں لوگوں کو پینے کا پانی نہیں ہے یہ پیسے پی ایچ ای کو دیئے جائیں ہیلتھ کو دیئے جائے ایجوکیشن کی ہماری حالت یہ ہے کہ اس کی پیش کوئٹہ شہر میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں یہاں ہمارے shelterless schools ہیں shelterless schools کا مطلب ہے کہ وہ اسکول جس کے code بھی ہے جہاں ٹیچرز بھی ہیں جہاں اسٹوڈنٹس بھی ہیں لیکن ان کو بیٹھنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہیں ان کے سروں پر کوئی چھپت نہیں ہے ان کے پاس کوئی واش روم نہیں ہے کرایے کے مکانوں میں در بدر وہ بچے بھی اس گلی میں کبھی اس محلے میں وہ اسکولز شفت ہوتے رہتے ہیں تو یہاں لوگوں کی کرپشن کو encourage کرنے کے بجائے ہم یہ پیسے وہاں لگائیں جہاں ہمارے لوگوں کی ضرورت ہے اور ہمارے لوگوں کو فائدہ ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبہ زر نمبر 2 میں تخفیف۔۔۔ جی مولانا نور اللہ صاحب۔

مولانا نور اللہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! الحمد للہ یہ مطالبہ زر جواہیکسانز کے حوالے سے 88 کروڑ کی رقم سے زیادہ ہے، یہ قومی خزانے کے پیسے ہیں یہ امانت ہیں اس کا اللہ حساب کریگا۔ جتنے بھی ملاز میں ہیں خواہ ایکسانز کے ہوں یاد گیر ملکہ جات کے۔ یہ حکومت جو اس کے حوالے سے بل پاس کرتی ہے مطالبات زر پیش کرتی ہے تو یہ یہاں کے عوام کی خدمت کے حوالے سے دیئے گئے ہیں۔ مگر ان لوگوں کا کردار ثابت نہیں۔ بجائے اس کے کہ عوام کی خدمت کریں عوام کو لوٹ رہے ہیں ہمارے ترقیاتی بجٹ میں بھی ہمارے ان آفیسروں کا 40% کمیشن ہے ہمارے ایکسانز کے ایس ڈی او دیگر ملاز میں جو حکومت کی مراعات پر پل رہے ہیں اور عوام کی خدمت کے لیے ان کا تقریر ہوا ہے اور ضرورت کی بنیاد پر ان کی پوستنگ ہوئی ہیں تو یہ سب عوام کو لوٹ رہے ہیں جب کہ ہمارے دین میں یہ ہے کہ اللہ کا فرمان ہے۔ (عربی) جو بھی ایک ذرے کے خیر کا عمل کریگا اس کا جزا اس کو ملے گا اور جو بھی شر کے ایک ذرے کے برابر عمل کا ارتکاب کریگا اس کو ضرور سزا ملے گا۔ اس قاعدے سے نہ پرائم منستر مستثنی ہے نہ چیف منستر نہ وزیر خزانہ۔ وزیر خزانہ کو بھی یہ بات ذہن میں رکھ کر یہ پیسے رکھتے ہوئے کہ یہ ہمارے صوبے کی اجتماعی امانت ہیں میرے ہاتھوں اس کے اختیارات میرے پاس ہیں۔ کیا یہ ملاز میں اور یہ ملکہ وہ قطعاً عوام کی خدمت کر رہے ہیں عوام کو مصائب اور تکالیف سے بچا رہے ہیں۔ تو عرض یہ ہے کہ ایک روپیہ تخفیف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف ایک روپیہ کی تخفیف کی جائے۔ وہی آیات والا معاملہ ہے ایک روپیہ بہت حقیر رقم ہے مگر یہ حقیر رقم بھی اللہ کی نظروں سے نہ غائب ہے نہ اللہ اس کے حساب سے غافل ہے اللہ حاضر و ناظر ہے۔ تو ہم یہ یاد دلانے کی غرض سے یہ مطالبہ زر ایکسانز کے حوالے سے یہ کہنا چاہتے ہیں۔ سب سے بڑی کرپشن یہی ایکسانز کا ملکہ، حب، ندی کے بارڈر پر کر رہے ہیں لوگوں سے پیسے لے کے ہمارے صوبے میں گاڑیاں بیچ کے ہمارے صوبے کے نام پر پیسے لے کے وہ جو دھنہ کر رہے ہیں سب کو معلوم ہے۔ تو اس کا احتساب ہونا چاہئے اتنی خطیر رقم اس ملکہ کو دینا یہ اس کے مترادف ہے کہ اس کی کرپشن کو دعوت دینا ہے تو ہمیں اس میں تخفیف کرنا چاہئے اور اس کا احتساب ہونا چاہئے۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ مولوی صاحب۔ آیا مطالبہ زر نمبر 2 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو اراکین مطالبہ زر نمبر 2 میں کٹوتی کی تحریک کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نام منظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 2 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبہ زر نمبر 2 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 3 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 43 لاکھ 63 ہزار روپے سے زائد نہ ہو

وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”اسٹا مپس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 3 میں ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ صاحب، جناب عبدالواحد صدیقی، جناب اختر حسین لاگوار اکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا کوئی ایک رکن تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 43 لاکھ 63 ہزار روپے کی کل مطالبات زر بسلسلہ مد اسٹا مپس میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ صاحب، جناب عبدالواحد صدیقی، جناب اختر حسین لاگوار اکین اسمبلی آپ اپنی تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت فرمائیں۔

ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ (قادہ حزب اختلاف): جناب اسپیکر! اسٹا مپس کی مد میں تو گورنمنٹ کے پاس پیسے آنے چاہئیں۔ سوکا بھی اسٹا مپ ہے دوسوکا بھی ہے ہزار کا بھی ہے۔ اس کے باوجود اگر اس ملکہ کے لئے پیسے مانگے جاتے ہیں تو ایک عجیب سی بات ہے۔ تو گراونڈ ریلیٹی بھی بھی ہے کہ یہ پیسے اسٹا مپس کی مد میں کسی صورت میں منظور نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کی حکمت عملی بھی صحیح نہیں ہے اور یہ جو پیسے ہیں اس کے بارے میں ہماری جو تحریک ہے جو کٹ موشن ہے اُس کو پذیرائی دے کر اس منظوری کو مسترد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔

میرا ختر حسین لاگو: اجازت ہے جناب اسپیکر صاحب؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی لاگو صاحب۔

میرا ختر حسین لاگو: جناب اسپیکر صاحب! جیسے ملک سکندر صاحب نے کہا کہ کچھ ایسے ملکے ہوتے ہیں جو حکومت کو سپورٹ کریں اور حکومت کو کما کر کے دیں۔ یہاں الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ جیسے ملک صاحب نے کہا کہ یہاں ہزاروں روپے مالیت کے اسٹا مپس جو ایک کاغذ کا پرنٹ ہوتا ہے جس کا اگر خرچ ہم لگائیں ہزار روپے والے اسٹا مپ پر بھی زیادہ سے زیادہ دوروپے یا تین روپے خرچ آئے گا اُس کو بنانے میں جو ہزار روپے میں بتا ہے جو سوروپے بتا ہے اُس پر بھی وہی خرچ آتا ہے۔ جو دو ہزار کا اسٹا مپ ہے اُس پر بھی وہی خرچ آتا ہے۔ تو یہ ملکہ یہ اسٹا مپ یہ گورنمنٹ کو کما کر کے دینے کے لئے ہیں گورنمنٹ پر بوجھ بننے کے لئے نہیں ہے۔ میں کہوں گا کہ جو عوام کے ٹیکسون عوام کی محنت عوام کے خون پسینے کی کمائی پر جو ملکے بوجھ ہیں ان میں تخفیف کر کے جو عوام کو سہولیات دینے والے ملکے

ہیں جو عوام کی فلاج و بہبود کے ملکے ہیں جو عوام کی ترقی کے ملکے ہیں جو عوام کی صحت اور تعلیم کے ملکے ہیں۔ جوان کو پیسے دینے کے بجائے اگر ہم ہیمن ریسورس ڈپلمنٹ کی طرف یہ پیسے ڈائیورٹ کر دیں جو آنے والے ہمارے سی پیک کے جو معاملات ہیں اُس میں ہم اپنے نوجوانوں کو تیار کر سکتے ہیں ان تمام بنس کے لئے جو کاروبار بلوچستان کی طرف آرہے ہیں جو چیزیں آرہی ہیں اُس کے لئے ہم ہیمن ریسورس ڈپلمنٹ کے لئے ہم یہ پیسے لگا لیں جائے ان کو دینے کے لئے تو میرے خیال سے یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ لہذا میری ریکوئیٹ آپ سے یہ ہے کہ وہ ان پیسوں میں کٹوٹی کر کے ان پیسوں کو تغیراتی کاموں میں خرچ کریں جس سے لوگوں کا فائدہ ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ جی صدیقی صاحب۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب اسپیکر! آپ کے علم میں ہے کہ اسٹامپ، یہ ہمارے تجارتی معاملات ہماری زمینوں کے انتقالات اور عوام کے آپس میں جو بھی معاملات ہوتے ہیں اس پر اسٹامپ استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی بڑی تعداد جس طرح کہ ہمارے شناختی کارڈز بنتے ہیں ہمارے لوکل بنتے ہیں جس پر ایک غریب گھرانے سے جس کا تعلق ہو بغیر اسٹامپ کے انکے لوکل دستخط نہیں ہوتے بغیر اسٹامپ کے آپ کے شناختی کارڈ کے کاغذات دستخط نہیں ہوتے۔ جس طرح اختر حسین لاگو صاحب فرمائے ہیں کہ ہزار روپے کا جو اسٹامپ پیپر جب بنتا ہے ان پر اتنا ہی خرچ آتا ہے۔ تو براہ کرم اگر یہ واقعی ہم عوام کو ریلیف دینا چاہتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ہم اسٹامپ تو ہمارے پیسے کمانے کے ذریعہ ہیں۔ ہم عوام کو ریلیف دے دیں یا پھر اس طرح کریں کہ جو شناختی کارڈز کے لئے اسٹامپ بنتے ہیں یا لوکل کے اسٹامپ بنتے ہیں اس کا براہ راست تعلق ایک غریب فرد سے ہوتا ہے انکا اسٹامپ پیپر بنانے سے پُر کرنے کے ان کو چھوٹ دیا جائے اگر نہیں دیا جاسکتا تو کم از کم یہ تو ختم کیا جائے۔ کہ ہزار روپے کا اسٹامپ پیپر اُس پر اتنا ہی خرچ آتا ہے جتنا کہ پندرہ اور تیس روپے کے اسٹامپ پیپر پر آتا ہے۔ لہذا میں مناسب نہیں سمجھتا کہ اتنی رقم اسٹامپ پیپر کے لئے رکھی گئی ہے۔ اس تخفیف زر کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ صدیقی صاحب۔ آیا مطالبہ زر نمبر 3 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو ارکین مطالبہ زر نمبر 3 میں کٹوٹی کی تحریک کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں؟ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 3 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبہ زر نمبر 3 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 4 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 33 ارب 78 کروڑ 38 لاکھ 27 ہزار 290 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام

30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد پیش کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 4 پیش ہوا۔ مطالبه زر نمبر 4 میں جناب عبدالواحد صدیقی صاحب تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب عبدالواحد صدیقی صاحب اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 33 ارب 78 کروڑ 38 لاکھ 27 ہزار 290 روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد پیش میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جناب عبدالواحد صدیقی صاحب! آپ اپنی تخفیف زر کی وضاحت فرمائیں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب اسپیکر! ہمارے بجٹ کی خطیر رقم نان ڈولپمنٹ پر خرچ ہوا کرتی ہے جو کہ ایک الیہ ہے۔ لوکل ڈولپمنٹ چاہتے ہیں۔ ہمارے سارے پیسے نان ڈولپمنٹ پر خرچ ہورہے ہیں۔ تین سو انیس ارب کا اگر آپ جائزہ لیں اس میں آپ کے اکثر پیسے تقریباً دوسو نوے دو سو اسی تک یہ سارے پیسے اب نان ڈولپمنٹ میں جا رہے ہیں۔ تو کم از کم ڈولپمنٹ کے لئے تو پیسے رکھیں کہ براہ راست عوام کو دے دیں۔ ہماری تقاضات ابھی تک ختم نہیں ہوئی ہے۔ جام صاحب کی جو حکومت بنی ہے، ہم تو قرع رکھ رہے ہیں کہ کچھلی جتنی حکومتیں بنی ہیں ہمارا بھی تحریر ہا ہے کہ بغیر کسی پلانگ کے اب سب کچھ ہورہا ہے لیکن جام صاحب جیسے پڑھے لکھے بندے سے کم از کم ہم تو قرع رکھ رہے ہیں کہ اس طرح کی نان ڈولپمنٹ میں ہم پیسے رکھ رہے ہیں اس میں کٹوتی کی جائے اور زیادہ تر پیسے عوام کی ڈولپمنٹ کے لئے اور ان کی ترقی کے لئے اور ان کو ریلف دینے کے لئے دیجے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه زر نمبر 4 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو ارکین مطالبه زر نمبر 4 میں کٹوتی کی تحریک کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں؟ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 4 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 4 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 5 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 32 لاکھ 86 ہزار 8 سورپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد ایمفسٹریشن آف جسٹس برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 5 پیش ہوا۔ اس میں جناب میرزا بدلی ریکی صاحب، جناب اختر حسین لاگو صاحب اور جناب محمد اکبر مینگل صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا تینوں میں سے کوئی ایک رکن تحریک

تحفیف زر پیش کریں۔

میرزادعلی ریکی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 32 لاکھ 86 ہزار 8 سوروپے مطالبات زر بسلسلہ مداری ڈنفریشن آف جسٹس میں بعد رایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ میرزادعلی ریکی صاحب، جناب اختر حسین لانگو صاحب اور جناب محمد اکبر مینگل صاحب آپ اپنی تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت فرمائیں۔

میراختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! اس میں آپ اگر دیکھ لیں دوارب بتیں لاکھ چھیساںی ہزار 8 سوروپے سے زائد اسکے رکھا گیا ہے اور یہ ایڈمنیستریشن آف جسٹس۔ اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ سرے سے اس ڈیپارٹمنٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جسٹس کے لئے آپ کے پاس آپ کے سول کوڑس آپ کے سیشن کوڑس موجود ہیں۔

آپ کے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ موجود ہیں۔ ان تمام عدالتوں میں آپ کے جو سرکاری وکلاء ہائیکورٹ ہوئے ہوئے ہیں وہ ہر کیس پر مدعيوں سے پیسے لیکر ان کو بیان دیتے ہیں آج دن تک کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ انہوں نے کیس کی صحیح معنوں میں پیروی کی ہوا اور یہ رقم اتنی بڑی رقم ہے کہ جس کی اس ڈیپارٹمنٹ کو ضرورت نہیں ہے اسکو دیا جا رہا ہے اس کی ایڈمنیستریشن کے لئے آپ کے پاس آپ کالاء ڈیپارٹمنٹ موجود ہے اگر ہم اس کو لے لیں تو لاء ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟ پھر ہم ان کو کیوں تنخوا ہیں دے رہے ہیں پھر ہم ان کو کیوں خرچ دے رہے ہیں پھر عوام کے ٹیکس کے پیسے

ان پر کیوں بر باد کر رہے ہیں جو اس ڈیپارٹمنٹ کی اپنی کارکردگی ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ اس کو نیچ میں وہ ایک مفت کا کمیشن ایجنس بنائے بھایا گیا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دوارب روپے کے مکمل ان پیسے کا ضیاع ہے اس کو اس

ایڈمنیستریشن کی کارکردگی کوئی اس ایوان میں بیٹھا ہوا مجھے قائل کر دے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی آج تک کارکردگی کیا رہی ہے انہوں نے وہ کو نساتیر مارا ہے جن کو ہم دوارب روپے سے زائد کی رقم دے رہے ہیں۔ میں آخر میں آپ کے

توسط سے اس ایوان سے بھی میری یہ ریکوئیسٹ ہو گی کہ ان پیسوں کو اس طریقے سے بر باد کرنے کے بجائے ہم اپنی عدالتوں پر توجہ دیں ہم انصاف کے اس نظام پر توجہ دیں ہم ان لوگوں کو بیان دیں جو سالوں سے سول اور سیشن

عدالتوں میں ان کے فیصلے نہیں ہو رہے ہیں۔ میں ذاتی طور پر ان لوگوں کو جانتا ہوں کہ دادا نے کیس شروع کیا تھا ب

اُس کا نواسا یہ کیس چلا رہا ہے لیکن آج دن تک فیصلے نہیں آ رہے ہیں۔ آج دن تک اس طرح کی مثالیں بھی ہمارے سامنے آگئی ہیں کہ لوگ مر گئے ہیں لیکن مر نے کے بعد ان کا فیصلہ آگیا ہے سپریم کورٹ کا حالیہ ایک فیصلہ ہمارے سامنے ہے۔ میں کہتا ہوں کہ انصاف کے آن ذریعوں کو بہتر بنایا جائے نہ کہ اس طرح کے ایڈمنیستریشن کے نام پر

دوسری چیزوں کے نام پر ہم یہ پیسے کر پیش کی نذر کر دیں اور ان کو بر باد کر دیں۔ لہذا آپ کے توسط سے ایوان سے یہ

گزارش ہے کہ یہ پیسے ان کو نہ دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی۔ اکبر مینگل صاحب۔

میر محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں بحیثیت بلوجتنی کہ یہ جو پیش کیا گیا ہے اس میں شاید misprint ہوا ہے لہذا وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ اس کو غور سے دیکھیں۔ اس کو چاہیے تھا کہ administration of injustice ہوتا۔ کیونکہ بلوجتنی لوگوں کے ساتھ جس طرح کہ ہو رہی ہے، نا انسانی ہو رہی ہے سب سے زیادہ منگ پرسن آپ کے بلوجستان کے۔ سب سے زیادہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی بلوجستان کے لوگوں کے ساتھ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ رقم یہاں کے لوگوں کے خلاف استعمال ہو رہی ہے۔ اگر یہ رقم صحیح معنوں میں استعمال ہوتی تو جیلوں میں پڑے ہوئے لوگوں کی حالت زار پر توجہ دی جاتی۔ لیکن اتنی بڑی خطیر رقم ہم شروع دن سے آج تک جسم قائم کرنے میں ناکام رہے اور آج جسم کے نام پر اتنی بڑی رقم رکھ کر ہم لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھوک رہے ہیں۔ یہ خطیر رقم چاہیے تھی بلوجستان کے دور دراز علاقوں میں جہاں لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں اُن کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جاتا۔ یہ خطیر رقم چاہیے تھا کہ بلوجستان کے نوہاں بچ جو تعلیم سے محروم ہیں، اُن کے لئے رکھی جاتی تاکہ بلوجستان میں تمام لوگوں کو یکسر انداز میں ایک ساتھ تعلیم کی سہولت فراہم کی جاتی۔ اور خاص کر معدود افراد میرے خیال میں بلوجستان میں معدود افراد جہاں سے میں آ رہا ہوں خضدار سے وہاں وہ ہڑتاں پر ہیں، اُن کی حالت زار بھی بہت خراب ہے لہذا اُن کے لئے یہ رقم رکھ دی جاتی تو یہی بہتر تھی۔ لہذا جو میں نے کٹ موشن کا لگایا ہے میں سمجھتا ہوں بحیثیت بلوجتنی میں صحیح کہہ رہا ہوں، اس کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے خیال سے زابر کی بھی ان پربات کر دیں پھر۔ جی۔ بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! میں اسکیوضاحت کرتا ہوں۔ میرے خیال سے شاید اپوزیشن یہ مطالبات زر کو صحیح معنوں میں نہ سمجھ سکر رہی ہے یا شاید وہ یہ چاہتی ہے کہ بلوجستان میں جو justice کا نظام ہے وہ ختم ہو جائے یہاں جنگل کا قانون لا گو ہو جائے۔ جناب اسپیکر! میں تو حیران ہوں کہ ہمارے معزز اپوزیشن ارکین بلوجستان کے غریب پیشہ کے خلاف بھی قرارداد لے آئیں۔ اور basically یہ جو ہم قرارداد ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ پیسے ایڈمنیسٹریشن کیلئے دیئے ہیں۔ بلوجستان میں جو عدل کا نظام ہے جو ہماری جو ڈیشی ہے یہ پیسے ہم نے اُن کے لئے خفیض کئے ہیں تاکہ بلوجستان کے لوگوں کو یہ فیصل جائے اور ڈیکو کریں بغیر جو ڈیشی کے چل نہیں سکتی۔ اسی وجہ سے یہ پیسے فائل ڈیپارٹمنٹ نے اسمبلی سے مانگے ہیں یہ ایڈمنیسٹریشن کے نہیں مانگے ہیں اگر وہ نہیں

سمجھ سکے تو اسی لئے میں نے وضاحت کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی انترحسین صاب۔

میر انترحسین لاغو: جناب اسپیکر! اس میں میں تھوڑی سی clarify کر دوں کہ عدد اتوں کو اور ہائی کورٹ وغیرہ کا وہ چارچ بجٹ میں آتا ہے۔ وہ اس میں نہیں آتا ہے وہ چارچ بجٹ میں۔ وہ اس کے علاوہ یہ ایڈمنیسٹریشن کی کچھ اور چیزیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زابری کی صاحب۔

میرزا بدلی ریکی: جناب اسپیکر! یہ 12 ارب 32 لاکھ 86 ہزار روپے رکھے ہیں، فناں منسٹر ظہور صاحب! خدارا یہ اُن ڈسٹرکٹوں میں دے دیں کہ بھی ورثہ بینک تمام اداروں نے کہا ہے کہ بلوچستان میں یہ واحد ڈسٹرکٹ ہے اس میں کام ہی نہیں ہوا ہے۔ (مدخلت) جناب اسپیکر صاحب! آپ جذباتی نہ ہو جائیں فناں منسٹر صاحب! آپ برداشت کریں۔ جناب اسپیکر صاحب! میرا ایک کیس ہے زمین کا تقاضا میں۔ میرا دادا فوت ہوا بھی تک ہو کیس چل رہا ہے۔ میرے والد صاحب فوت ہوئے وہ کیس ابھی تک چل رہا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ ظہور صاحب یہ کہا کا انصاف ہے پھر آپ یہ دو ارب روپے وہاں دے دینگے۔ آپ ایک سال کا مہربانی کر کے ریکارڈ لائیں کتنے آپ نے فیصلے کئے اور کتنے آپ کے کیس pending میں ہیں۔ پھر بعد میں یہ پیسے مہربانی کر کے دے دیں۔

جناب وزیر اعلیٰ صاحب!، قائد ایوان صاحب اس پر توجہ کریں انشاء اللہ جناب— thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه نمبر 5 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جوار آکین مطالبه زر نمبر 5 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں؟ تحریک نام منظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 5 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبه نمبر 5 اصل حالت میں منظور ہوا۔

وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 6 کی بابت تحریک پیش کریں۔ میرے خیال سے اس کا روائی کے بیچ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہیں ہو سکتی۔ نہیں ہے پوائنٹ آف آرڈر قادر صاحب۔

جناب قادر علی نائل: اس میں تین تحریکیں ہیں لیکن وہ صرف ایک ہی تحریک لائے ہیں استبداد جبکہ آپ کو یہ حق ہے اگر اس میں بحث نہیں ہو سکتی ہے اس میں کفایت شعاراتی کی بات کرتی ہے لیکن تحریک استبداد بھی لائی گئی آپ ذرا شق نمبر 122 مطالعہ کریں جناب اسپیکر! یہ معاملات قواعد کے خلاف جا رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قادر صاحب! وہ اُس کی مرضی ہے جو لا نیلنے۔ شکریہ۔

سید احسان شاہ: اگر اس طرح بحث ہوتی رہی تو میرا نہیں خیال کہ آج کے دن یہ مکمل ہو۔ طریقہ کار جناب والا!

آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ لیکن جب تحریک پیش کی جاتی ہے اگر اس پر کٹ موشن ہے تو کٹ موشن والا اٹھ کے اپنا جو motion ہے بتا دیتا ہے تو منستر صاحب نے پہلے سے پیش کیا ہوتا ہے۔ آپ ہاؤس کی رائے لیں اور اس پر فیصلہ دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاہ صاحب! دونوں سے ہمیں رائے لینا ہوگی۔ order in the House۔
مطالبہ زر نمبر 6۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دنیا کی واحد اپوزیشن ہے جو عدالتون کو بند کرنا چاہتی ہے۔ میں نے کبھی بھی یہ نہیں دیکھا ہے کہ اپوزیشن تحریک لائے کہ یہاں عدالت بند ہو جائے۔ صرف ہائی کورٹ چارج ہے باقی کوئی چارج نہیں ہے۔

میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 21 ارب 18 کروڑ 8 لاکھ 9 ہزار 410 روپے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”بلوچستان پولیس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 6 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 6 میں جناب ثناء بلوج صاحب، اختر حسین لانگو صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب ثناء اللہ بلوج: ڈسمبر اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میر امطالہ زر نمبر 6۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم مبلغ ایک رقم جو 21 ارب 18 کروڑ 8 لاکھ 9 ہزار 410 روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مد بلوچستان پولیس میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی، جناب ثناء اللہ بلوج صاحب اور اختر حسین لانگو صاحب آپ تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت فرمائیں۔

جناب ثناء اللہ بلوج: شکریہ جناب اسپیکر! موضوع مطالباتِ زر میں تخفیف کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میرے معزز دوستوں نے یہ کہا کہ شاید اپوزیشن بہت سے اداروں کو بند کرنا چاہتی ہے یا اداروں کی کارکردگی متابڑ کرنا چاہتی ہے تخفیفِ زر یعنی یہ ہمارے جو کٹ موشن ہیں کہ ہم یہ پیسے بچا کے کہیں اور لگائیں۔ اگر اپوزیشن سے یہ توقع کی جا رہی ہے کہ وہ کفایت شعاراتی کی مدد میں بہت مدل اور بہت اچھے طریقے سے اپنے مطالباتِ زر کی باتیں کرے یا پیش کرے تو یہ چیزیں حکومت کی طرف سے ہمیں آنی چاہئے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں سے چالیس کے قریب مطالباتِ زر کی قراردادیں ہیں اور وہ دولائسوں سے زیادہ انہوں نے پیش نہیں کی ہیں۔ یہ اکنے مطالباتِ کی ڈیماڈز

میرے سامنے پڑی ہوئی ہیں اور اگر حکومت خود ان کے بارے میں تفصیل فراہم کرتی تو شاید یہ کنفیوژن، ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سب کو پتہ ہے کہ Administrator of justice کیا ہے۔ اس سے مراد demands and grants کی وہ انگریزی میں فراہم کی نہیں ہے۔ جی آپ نے جو books فراہم کی demands and volumes تھے۔ یہ اجلاس گزشتہ چار دنوں سے چل رہا ہے۔ ہم اسی لیئے کہہ رہے ہیں جس طرح شاہ صاحب نے کہا کہ ان مطالباتِ زر کو approve کرنے میں کافی ٹائم لگے گا۔ بحث، کفاریت شعاراتی یہ جو resources ہیں چار سو بیس یا چار سو انیس ارب کا ہمارا اس میں ڈولپمنٹ، نان ڈولپمنٹ اُنکے بڑے ثابت انداز میں اپنے معاشرے میں تقسیم، یہ بہت ہی اہم پہلو ہیں۔ اور اس پر صرف وقت کی بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر ہم وقت کا صحیح استعمال کریں ان کے اوپر بیٹھ کے مل انداز میں بحث کریں اور اس کے بعد حکومت بھی بہت سے معاملات میں engage رہے اور یہ سمجھے کر جی اگر اپوزیشن کی طرف سے اچھی تجویز آ رہی ہیں اور ہمیں کرنا چاہئے تو شاید بلوچستان کے بہت سے معاملات حل ہو جائیں۔ میں اب اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا میں آتا ہوں بلوچستان پولیس کے حوالے سے جو مطالباتِ زر کیتے گئے ہیں۔ جناب والا! بلوچستان وہ صوبہ ہے جہاں فیصد اخراجات ہمارے لاءِ اینڈ آرڈر کے وہ بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں۔ لاءِ اینڈ آرڈر یا امن و امان کے حوالے سے پولیس، لیویز اور کنسپلپری کا اور ہماری فیڈرل گورنمنٹ کے جو law enforcement agencies ہیں اور civil arms forces ہیں کا بہت بڑا اور کلیدی کردار ہے۔ تو کیا ہم ایک معاشرے میں ہم صرف اور صرف امن و امان کو بندوق، تھانے، چیک پوسٹ، چوکیوں ورديوں جوتوں اور سلاح کے ساتھ دیکھتے ہیں یا بلوچستان کے جو چیزیں ہیں جو لاءِ اینڈ آرڈر سے related ہیں انکو ہم نے socioeconomic analysis کیا ہے۔ اگر ہم بلوچستان کو ایک جو جو context میں دیکھتے ہیں کہ کی law and order کی صورتحال خراب ہو رہی ہے چار سے چالیس پچاس گھروں پر مشتمل ایک علاقہ ہے اور وہاں ایک نیا پولیس اسٹیشن بنانا چاہیے۔ نئے لوگ بھرتی کرنے چاہئیں forces میں، نئے check posts بنانے چاہئیں۔ یا نئے اور جدید سلاح خرید کے ہم بلوچستان کے اندر امن و امان برقرار رکھیں گے۔ یہ والا جو سوچ ہے یہ بلوچستان کے اندر جو رہی سہی ہمارے دستخوان پر پڑی روٹی ہے غریبوں کی جواہی ویسے، ہی آدمی ہے وہ جناب والا! وہ آدمی روٹی بھی بلوچستان کے غریبوں کے دستخوان پر نہیں رہے گی۔ غربت اس حد تک بڑھے گی۔ جو صوبہ 2002ء اور 2003ء میں 50 فیصد multidimensional poverty یہاں دی یعنی کثیر اچھتی غربت 2006ء میں 50 سے 52 فیصد تھی آج 2018ء اور 2019ء میں اکنا مک سروے رپورٹ ہے

unfortunately جو اکنامک سروے رپورٹ فیڈرل گورنمنٹ کا بجٹ پیش ہوتا ہے وہ ایک اکنا مک سروے رپورٹ بناتے ہیں اُس کی کاپیاں ادھر ہمیں۔ اُنکا بجٹ میرے خیال سے 6،7 جون کو پیش ہوا تھا ہماری لا بیر یوں میں اور ممبران کے سامنے ہونی چاہیے تھیں۔ اُس میں پاکستان کا پورا scenario جو ہے وہ اُس کا پورا ایجاد کیا کہتے ہیں؟ اُس کے مطابق بلوچستان Economic Landscape اور اس کی Snapshot multidimensional poverty کیشا جھتی غربت۔ کیشا جھتی غربت سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ آپ کی جیب میں کتنے پیسے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کی قوم کتنی تعلیم یافتہ ہے کتنی صحت کے حوالے سے جو ہے وہ، اُس کے پاس سہولتیں ہیں کتنی سڑکیں ہیں کتنے infrastructure ہیں کتنے لوگوں کے روزگار کے موقع۔ ان سب چیزوں کو calculate کر کے کیشا جھتی multidimensional poverty Index کے نکالا جاتا ہے۔ بلوچستان میں 86 فیصد لوگ poverty Index کے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ اور ہمارا trend کیا ہے؟ بلوچستان میں trend یہ اس کا skyrocketing rapidly law enforcement agencies ہے جو ہر ہاں ہے۔ میں آپ کو تھوڑا سا بتاؤں۔ کیونکہ اگر ہم اس کو control نہیں کریں گے اس پر ایک اچھی سی debate نہیں ہوگی ہم اس کا ایک critical analysis نہیں کریں گے تو یہ رکے گا نہیں۔ ہم ہر سال اس دفعہ جو بجٹ میں یہ white paper ہے میرے سامنے پڑا ہوا ہے اس میں clearly ہے 25 think page 1 ہے میں رات کو پڑھ رہا تھا۔ جو ہمارا بجٹ تھا 2018-19 کا وہ جانب والا! 38 ارب روپے کا تھا۔ Law enforcement، اس میں پولیس، انٹیپری لیویز، آپ کے ہوم ڈپارٹمنٹ اور Jails وغیرہ یہ سارے آجاتے ہیں۔ یعنی ایک سال میں 17.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 17.6 فیصد اضافہ یعنی 38 ارب روپے سے 44.7 ارب روپے تقریباً 45 ارب تک پہنچ گیا ہے۔ لیکن اگلی دفعہ اسی طرح پھر کچھ قراردادیں آئیں گی، مطالبات زرکی جس میں 6 سے 7، 8 ارب آپ additional خرچ کریں گے۔ بلوچستان میں اس وقت امن و امان پر ہمارا یعنی development budget جس میں ہم کتنے دنوں سے بحث کر رہے ہیں یہ جو PSDP ہے ایک سونو، ایک سو دس ارب روپے کا ہے جس میں سے 60 سے 70 فیصد اس سال خارج ہونا ہے۔ سارا بھی نہیں ہوگا یعنی 60 سے 70 ارب روپے بلوچستان میں تعلیم، صحت، Water and Sanitation، Education، Human resource development، Mining Minerals، Fisheries، Agriculture سب پر آپ کے 70 ارب روپے خرچ اس سال نہیں ہوں گے لیکن بلوچستان میں سالانہ 70

سے 80 ارب روپے صرف law enforcement agencies پر یا پھر law and order law enforcement agencies کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ تو آپ اس کا اگر قابلی جائزہ لیں تو کیا ایسا غریب صوبہ یہ برداشت کر سکتا ہے؟ کہ جہاں پوری ایک کروڑ بیس لاکھ کی آبادی کے لیے آپ اتنی رقم خرچ نہیں کرتے جہاں law and law enforcement criticise as a Politician, Political Representative دستخوان پر رودھیوں کی تعداد میں اضافہ کریں۔ ہم روزگار کی تعداد میں اضافہ کریں۔ ہم اپنے معیاری تعلیمی اسکول بنائیں۔ ہم تھانوں کے بجائے عام لوگوں کے لیے روزگار کے ذرائع پیدا کریں۔ Hospitals or Schools میں۔ اب میں آپ کو ایک جھوٹی detail اور بتاؤں گا۔ میں تھوڑی دیر کے لئے فرض کر لیتا ہوں کہ ہم پیسے زیادہ دیں گے پولیس کو امن و امان کی صورتحال اچھی ہوگی۔ یہ ایک توجہ ہوگی میرے دوست یہی کہیں گے نا۔ میرے پاس ایک chart data ہے میں اُس کی مدد سے آپ کو بتاؤں گا کہ ہم اس کنوئیں میں جتنا پیسے ڈال رہے ہیں یہ پانی صاف ہونے کا نام نہیں لے رہا بدنی بڑھ رہی ہے crimes incidents ہے یہ 2014ء میں بلوچستان میں 8843 crimes report ہوئے۔ اُس کے بعد ہم نے 2015ء سے 2016ء کے میرے پاس detail ہے۔ ہم نے 9 سے 10 ارب روپے کا اور law and order کے بجٹ میں اضافہ کیا۔ یہ trend ہے۔ یہ بلوچستان میں 15 سے 16% annual increase کا 16% increase ہے۔ یہ بھتیجا رہا ہے۔ 2015ء میں 15% اضافہ کا جو بجٹ ہے law and order کے حوالے سے یہ بڑھتا جا رہا ہے۔ 2016ء میں 28917 crimes ہوئے۔ یعنی کیا ہوا جناب والا! دوسوئیں سو اور crimes میں اضافہ ہوا۔ 2017ء میں ہم نے 2015ء میں اضافہ کیا کہ 2016ء اور 2017ء میں 29 ارب۔ یعنی 2014-2015ء میں یہ 23 تھا ہم میں ساتھ میں رقم بھی پڑھوں گا کہ 2016ء اور 2017ء میں یہ graph ہے اگر کہتے ہیں تو 9479 کو دیے لیکن کیا ہوا کہ 2016-2017ء میں ساڑھے 29 ارب law and order record ہے۔ یہ سارے crimes bomb blast, target, ڈیکٹی، چوری، incidents killings, incidents یہ ساری چیزیں شامل ہیں۔ اسی طرح 2018ء میں تھوڑی سی کچھ general crimes ہوئی لیکن آپ دیکھ رہے ہیں گزشتہ ایک سال سے جو ہماری نئی حکومت آئی

ہے ہمارے دوستوں کی جام صاحب کی، بلوچستان میں شرح بدامتی وہ 44% بڑھ گئی ہے۔ کل کا incident لورالائی کا آپ کے سامنے ہیں یعنی بلوچستان میں incidents law and order related 9 سے مہینے میں بلوچستان میں 44% اضافہ ہوا ہے۔ ان کی اگر documentation بنا کے بھیج دی جائے اسمبلی کو تو آپ خود حیران ہو جائیں گے۔ تو اس کے بعد جب ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ جی آپ law and order کیلئے مزید قسم دیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پیسے مسئلے کا حل نہیں ہیں۔ اگر کسی سے یہ کہیں کہ ہم اس شعبے میں زیادہ سے زیادہ پیسے ڈالیں گے اور ہم crime کم کریں گے، نہیں، آپ سمجھتے ہی نہیں کہ crimes ہوتے ہی کیوں ہیں۔ آپ کبھی یہ debate کرتے ہی نہیں ہے کہ crimes کی وجوہات کیا ہیں، اس کے external، اس کے internal factors کیا ہیں۔ کبھی ہم نے کبھی بلوچستان کے internal factors کو سب جانتے ہیں، لیکن ہم نے کبھی بلوچستان کے external factors پر بات کی ہے؟ ہم نے کبھی بڑھتی ہوئی پروگرامی پر بات کی ہے؟ ہم نے بلوچستان میں بڑھتی ہوئی غربت پر بات کی ہے؟ ہم نے بلوچستان میں بڑھتی ہوئی احساس محرومی پر بات کی ہے؟ ہم نے بلوچستان میں بڑھتی ہوئی خراب حکمرانی پر بات کی ہے؟ ہم نے بلوچستان میں بڑھتی ہوئی اسلام آباد اور بلوچستان کے مابین احساس بیگانگی پر بات کی ہے؟ ہم بلوچستان میں 25 لاکھ بچوں کی تعلیم سے محرومی کے حوالے سے بات کی ہے کہ جو اسکول سے محروم ہیں؟ ہم نے بلوچستان میں hepatitis A B C اور صحبت کے شعبے میں خرابی پر بات کی ہے؟ ہم نے بلوچستان میں service delivery پر بات کی ہے؟ بلوچستان کے اندر 62% لوگ پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں۔ جناب والا! بلوچستان میں 62% لوگ جس طرح قرون وسطی میں کنوئیں کا پانی پینے تھے ابھی تک 62% لوگ کنوئیں کا پانی پینے ہیں۔ بلوچستان کی 44% آبادی وہ معلوم ہی نہیں ہوتی اُن کو کہ روشنی light، بجلی، تاریں یہ کیا ہوتی ہیں۔ جناب والا! یہ کوئی مہمان خانہ ہے یا اسمبلی ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اپنی تحریک سے متعلق بات تھوڑی مختصر کریں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: میں تحریک سے متعلق ہی بات کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے law and order کا مسئلہ اُدھر زیادہ لگ رہا ہے۔ لگتا ہے اُدھر بھی law and order کا issue ہو گیا ہے۔ تو جناب والا! دیکھیں! میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت ہمیں justify کرے اس مطالباتِ زرکو، پیش کی تعداد زیادہ ہے وہ اس مطالباتِ زرکو قبول بھی کروالیں گے۔ justify کریں کہیں کہ جی ہم نے پیسے زیادہ دیے یہ یہ بہتر یاں آئیں۔ ہم نے زیادہ پیسے دیے، ہم نے دستِ خوان سے روٹی آپ کی کم کی، ہم نے آپ کے روزگار کے ذرائع کاٹ دیے، ہم نے آپ کے اسکولوں کے پیسے کاٹے، ہم نے 12 ارب روپے سالانہ law and order کو دیے ہیں۔ ہم نے

آپ کو پر سکون کیا ہے۔ ہم نے بلوچستان میں چوری، ڈیکنی، قبضہ گیری، مافیاں کو ختم کر دیا ہے۔ ہم نے بلوچستان کے لوگوں میں احساس کی اعتمادی میں اضافہ کیا ہے۔ میں elected representative سے دفعہ کرتاتے ہیں اپنے گھر سے نکلنے سے پہلے۔ جو عام شہری ہیں وہ خدا کے آسمان پر ایک جگہ سے دوسرا جگہ نکلتے ہیں۔ اور اب میں آپ کو چھوٹی سی ایک اور حقیقت بتاؤں 2003ء میں بلوچستان میں ٹول 91 تھا نے تھے۔ اُس کے بعد 2015ء میں یہ 222 ہو گئے۔ جب ہمارے پاس یہ 91 تھا نے تھے تو اُس وقت بالکل crimes کی تعداد کم تھی۔ جب ہمارے پاس تھا نے زیادہ ہو گئے تو crimes کی تعداد اور بڑھنے لگی تو اُس کی وجہ کیا ہے؟ اُس کی وجہ تو یہ نہیں ہے کہ خدا نخواستہ میں کہتا ہوں کہ پولیس والے جا کے لوگوں سے crime کرواتے ہیں۔ دیکھیں ریاست کا شہریوں کے ساتھ تعلق کیسے بنتا ہے یہ آپ سب دوستوں کے لیے ہیں۔ جو ووڑ آپ کے ہوتے ہیں وہ شہری ہیں ریاست کے، ریاست اپنا تعلق شہریوں کے ساتھ تھا نوں کے ذریعے، بندوق کے ذریعے، چیک پوسٹوں کے ذریعے نہیں بنتا۔ ریاست اور شہری کے درمیان جو رشتہ ہے تعلق ہے وہ بجلی کی تاروں سے بنتا ہے، وہ اچھی سڑکوں سے بنتا ہے، پانی کی پانپ لائنوں سے بنتا ہے، گیس کی سہولت سے بنتا ہے، اچھے تعلیمی اداروں کے ذریعے بنتا ہے۔ اچھے hospitals کے ذریعے بنتا ہے، اچھی service delivery کے ذریعے بنتا ہے پھر عوام اپنے آپ کو ریاست کے ساتھ ہم آہنگ سمجھتے ہیں۔ آج بلوچستان میں کوئی بھی شہری اپنے آپ کو ریاست کے ان تمام سہولیات کے ساتھ منسلک ہی نہیں سمجھتے۔ میں آپ کو خاران لے جاؤں گا کوئی مجھے یہ بتائیں کہ وہاں ریاست نے یا حکومت نے کون سی چیزوں پر لوگوں کو اپنے ساتھ منسلک کیا ہے۔ اور ہم اسی لیے سمجھتے ہیں کہ یہ جو مطالبات زریں یہ جتنا پیسہ یہ ہمارے دوستوں نے یہاں پر مانگا ہے۔ یہ 21 ارب 18 کروڑ روپے کا بلوچستان میں ہم اُن کو 21 کھرب روپے بھی دینے کے لیے تیار ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ہم آپ کی مفت میں مخالفت کر رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ظہور صاحب اس کو defer کریں اور ایک debate بلوچستان میں governance or law and order کے اوپر لے آئیں۔ ہم بلوچستان کو 10 سے 15 سال کے حکمرانی، اچھی حکمرانی، انصاف اور امن جس کی بات میرے دوستوں نے کی۔ یہ تینوں چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ ان تینوں چیزوں پر آئیں چار، پانچ دن اپنے دوستوں کو سمجھائیں، home work کر کے آئیں، ہم اس پر debate کرتے ہیں۔ بلوچستان کو ورنہ جناب والا!۔۔۔

جناب عبدالائق ہزارہ (وزیر کھیل و ثقافت): جناب اسپیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ cut-motion پر اتنی زیادہ تقریر نہیں ہو سکتی۔ یہ rules of business کے مخالف ہے، آپ پوری تقریر

نہیں کر سکتے۔ آپ پوری تقریبیں کر سکتے آپ rules پر جائیں نا۔

جناب شاء اللہ بلوچ: عبدالائق صاحب! سب سے زیادہ بدمانی کا شکار آپ ہوئے ہیں۔ آپ تو کم سے کم بیٹھ کر سنیں۔ سب سے زیادہ لاشیں آپ کے گھر میں گری ہیں آپ تو سنیں، اگر دوسرا کوئی نہیں سنتا۔ میں روز اور گیلیشن پر بات کر رہا ہوں۔ آپ بیٹھ جائیں آپ کے پاس فلوورنیں ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت: آپ rules پر جائیں آپ اپنی motions cut پر بات کریں لیکن آپ اضافی بات کر رہے ہیں، آپ جذباتی ہو رہے ہیں۔ آپ facebook پر اپناریکارڈ بنارہ ہے ہیں۔ بھائی! rule کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the House

وزیر کھیل و ثقافت: بھائی! آپ ایک مختصر تقریر کر سکتے ہیں آپ توجہ دلا سکتے ہیں لیکن مانیٹر صاحب! اتنی تقریروں نہیں کر سکتے۔ آپ violet rules کو violet کر رہے ہیں آپ لوگوں کا time ضائع کر رہے ہیں اور غلط کر رہے ہیں۔ بھائی اس طرح نہیں ہو سکتا۔ میرے بھائی! cut motion کو صحیحیں۔ موجود rules of procedure موجود ہے، conduct of business موجود ہے اُس کے مطابق چلیں۔ آپ rule کو violate کر رہے ہیں۔۔۔ (مداخلت۔ شور۔ مائیک بند)

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبدالائق ہزارہ صاحب! آپ تشریف رکھیں، میں بتاتا ہوں۔ شاء بلوچ صاحب! آپ تھوڑا مختصر کریں۔ جی

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! میں conclude کروں گا۔ ایک منٹ۔ میں یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے دوست جو میں نے تجویز دی ہے کہ governance، justice and security سب میں سب سے زیادہ debated، دنیا کی آبادی جس تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے، دنیا کے اندر مسائل جس تیزی کے ساتھ ہوئے ہیں، وہاں تو میں سب سے زیادہ سنجیدہ forum ہیں، ہو سکتا ہے ہم عمر میں اپنے بزرگوں سے بہت کم ہوئے گے جو ابھی اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن اُن سب نے ہمیں ووٹ دے کر اس لیے بھیجا ہے کہ ان کا علم و دانش سب ہمارے ساتھ ادھر آئے گا، ٹرانسفر ہو گا، ہم اس صوبے کو پسمندگی، بدهالی، بھوک، افلام، پیاس سے نکال سکیں۔ اور میں یہ سمجھ رہا تھا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ میں 12 ارب کے مطالبہ زر میں کہہ رہا تھا justificcation میں نہیں۔ میں نے جو justification ہے ایک منٹ نصر اللہ بھائی! ایک منٹ چھوڑیں آپ اس کو میں بول رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی بلیدی صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): آپ کی لمبی چوڑی تقریر ختم ہوتے میں آپ کو justification دے دتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شناع صاحب!

جناب شناع اللہ بلوچ: سرا مری wish ا کہ بلوچستان میں کوئی لمبا چوڑا problem نہیں ہوتا تو ہم لمبی چوڑی بات بھی نہیں کرتے بلوچستان میں کسی بھی مسئلے کو لیکر دیکھیں تو سارے مسائل اتنے لمبے چوڑے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم مختصر ہر چیز کو کرنا چاہتے ہیں، ہم shortcuts پر believe کرتے ہیں۔ بلوچستان کا مسئلہ shortcut سے حل نہیں ہو سکتا اور shortcut کی policy اسلام آباد والوں نے اسلام آباد کے منظور نظر ادارے نے اور بلوچستان میں حکمران نے یہ جو بھی بلوچستان کا حل انکلاچار ہے ہیں وہ بلوچستان کو مزید پسمندگی، بدهالی، بدانی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ عدم استحکام کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ میں conclude کرتا ہوں۔ دیکھیں! میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کیونکہ ظہور صاحب کا یہ subject نہیں ہے وہ فناس نظر ہے یہ law and order security ہے ہماری law enforcement agencies، security agencies related کیونکہ ان کی اپنی مہارت ہے وہ آکے in camera ایک منٹ میں آرہا ہوں۔ وہ آکے بلوچستان کی session کو defer کریں۔ یہ مطالہ زر کو defer کریں اگر وہ justify کر سکیں ہم 21 ارب کے بجائے ان کو 31 ارب دینے کے لیے تیار ہیں۔ اور اگر بلوچستان کے اندر long-term impression یہ ہم یہ create کر رہے ہیں۔ ہم آپ کو بتا رہے ہیں کہ یہ بلوچستان میں ایک بہت ہی سنجیدہ issue ہے کیونکہ بلوچستان میں human security physical security سے زیادہ اور human security کیا ہوتی ہے جناب والا! physical security تو یہی ہے کہ آپ کی physical security agencies کے ساتھ interlink کر کے اس بحث و مباحثہ اور سنجیدہ بلوچستان میں بدانی human security کی وجہ سے ہے۔ بلوچستان کا کوئی شخص بیماریوں سے محفوظ نہیں ہے بلوچستان کے نوجوان پیروزگاری سے محفوظ نہیں بلوچستان کے بچے بے تعلیمی سے محفوظ نہیں ہیں، جب تک آپ human security کو ختم کر دیں۔ اس بحث و مباحثہ کے ساتھ physical security کو ختم کر کے اس بحث و مباحثہ اور سنجیدہ گفتگو نہیں کرتے۔ اب یہ غیر سنجیدگی سے اس طرح کہاں ہو گا جناب والا! یہ بلوچستان کی پتہ نہیں تاریخی خوش قسمتی ہے یا بد قسمتی ہے کہ ہم سب اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ مطالہ زر جو پیش کئے جا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے باقیوں پر ہم اتنی مضبوط دلیل نہ دیں۔ لیکن بلوچستان کے اندر خدارا! اس culture کو ختم کر دیں۔ بلوچستان میں اس

culture کو ختم کریں کہ ہر سال آخر میں اس طرح paragraph میں بھیجا جاتا ہے ابھی آئینے 2015-2016ء یہاں مطالبہ زر ہے کہ جی باقاعدہ بنائے یعنی وہ بے قاعدگی بڑی ہوئی ہے اب اس کو باقاعدہ بنائیں، وہ lines میں مجھے امید ہے یہ بھی پاس نہیں کریں گے۔ 2015-2016 میں کس نے کیا کیا وہ پیسے کہاں گئے کس نے کھائے، ہم پتے نہیں کہتا ہے یا اسمبلی اس کو باقاعدہ بنائے یعنی کسی نے چوری کی ڈیکٹنی کی جرم کیا اس اسمبلی کو استعمال کیا جا رہا ہے یہ جرگہ ہے بلوچستان کی نمائندہ اسمبلی ہے کسی نے اگر غلط کاری کی ہے یہ جرگہ اس کا فیصلہ کریں کہ اس کو کیا سزا دینی چاہئے۔ آپ لوگوں کی بے قاعدگی یہاں سے باقاعدہ کرنا چاہئے ہیں۔ تو جناب اسپیکر جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ثناء بلوج صاحب۔ جی۔

جناب عبدالخالق ہزارہ (وزیر کھیل و ثقافت): جناب اسپیکر! آپ کا time بھی precious ہے لوگوں کا بھی، برائے مہربانی آپ رول کے مطابق چلیں۔ اتنا لمبا چوڑا یہ سب کچھ فیس بک کے لیے ہو رہا ہے بھی۔۔۔ (مدخلت۔شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in House میرضیاء لانگو صاحب! آپ اس پر اپنی وضاحت پیش کریں۔ جی خیاء لانگو صاحب! آپ اس حوالے سے قادر نائل صاحب، انخر حسین لانگو صاحب! آپ لوگ بات سنیں۔ دیکھیں آپ لوگ اس طرح سے اسمبلی کا وقت ضائع کر رہے ہیں نا۔ دیکھیں میں آپ لوگوں کو ان کو سب کو بول رہا ہوں صرف آپ نہیں میں سب کو بول رہا ہوں کہ آپ لوگ اسمبلی کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ثناء بلوج صاحب! مہربانی کر کے ختم کریں۔

جناب ثناء اللہ بلوج: جناب اسپیکر! ایک جملے میں ختم کرتا ہوں مایک میرے پاس ہے خیاء جان۔ آپ تو Custodian ہیں اس ہاؤس کے، آپ ہمارے بہت محترم ہیں، ہمارے بھائی ہیں، ہمارے دوست ہیں لیکن جس کرسی پر اس وقت آپ بیٹھے ہیں اُس کرسی کی وجہ سے آپ کی حیثیت اور اہمیت بہت زیادہ ہے۔ آپ کبھی بھی یہ الفاظ استعمال نہ کریں کہ آپ لوگ بھی اسمبلی کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ کبھی یہ نہ کہیں۔ میں to be very honest کیونکہ یہاں even اگر شور شراہ بھی ہو رہا ہے۔ آج کل کیمرہ کی آنکھ کی وجہ سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں اس حوالے سے بات کر رہا ہوں کیونکہ کارروائی آج بہت زیادہ ہے تو اُس کو۔ جی۔

جناب ثناء اللہ بلوج: جناب اسپیکر صاحب! ابھی میں آپ کو ایک فوٹو کا پی بھیجتا ہوں جس میں آپ خود بتا دیجئے گا کہ 2008 اور 2009 میں جب ہمارا کیا law ایسا ہمارا order and safety public order and safety دیجئے گا کہ جس کو کہتے ہیں اُس کا بجٹ 8 ارب روپے تھے۔ وہ 44 ارب روپے 45 ارب روپے پر پہنچ گیا 10 سال affair

میں سر! خدا کو مانیں خدا جانتا ہے دل جلتا ہے بلوجستان میں لوگ بھوکے پیاس سے مر رہے ہیں۔ دیکھنے دیں کیسرہ کی آنکھ کی وجہ سے اگر آپ سمجھتے ہیں آپ اس پر بحث کریں کہ کیوں جا رہا ہے یہ ٹریننڈ۔ what are the reasons ہاں ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب والا! آپ رول دیں اس پر بحث کروایں۔ اس پر ووٹنگ نہیں کروائیں یہ بلوجستان کے عوام کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ اُن کی روزی، روتی، دوائیوں کے تعلیم کے کتابوں کے روزگار کے پیسے اگر ہم تھانوں کی تعمیر بندوق کی خریداری، آنسو گیس کی خریداری پر اگر صرف کر دیں گے تو یہ بلوجستان کے ساتھ انصاف ہے کیا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اپنی speech complete کر دیں اب موقع دیں کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ جی۔

جناب شاعر اللہ بلوج: لہذا جناب اسپیکر اس پر بحث کروایں دو تین چار دن ہم 21 ارب کے بجائے 31 ارب روپ پر منظور کروانے کے لیے تیار ہیں اور آپ بھی خدارا سے support کریں۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ظہور صاحب!

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! میرے معزز رکن نے بڑی بھی چوڑی تقریر کی پولیس کے حوالے سے جو رقم فناں ڈیپارٹمنٹ نے مانگی ہے۔ جناب اسپیکر! یہ توبات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ بلوجستان کے حالات کافی عرصے سے مندوش رہے ہیں۔ اور یہاں ہماری لیویز نے بھی بڑی قربانیاں دی ہیں ہماری پولیس نے بھی بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے بلوجستان کے کافی شہری بھی اس law and order کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں کافی شہادتیں ہوئی ہیں۔ ہم نے اس دفعہ کوشش کی ہے کہ ہم چیزوں کو مزید بہتر کریں۔ اُن کو streamline کریں نہ صرف یہ دوست مانگ رہے ہیں بلکہ ہم نے بلوجستان ایک terrorist victim کیا ہے۔ خدا نخواسته terror کا واقعہ ہو جاتا تھا جس میں composition گورنمنٹ اُن کو دیتی ہے اُس کے file-work میں کوئی پائچ پائچ چھ چھ مہینے لگتے تھے اور اُس کے جو مصوم بنچے اور بتیم کافی پریشان ہوتے تھے تو اُس کا مسئلہ بھی ہم نے حل کر دیا ہے۔ دوسری بات جناب اسپیکر! دیکھیں اُن کی شہادتوں کو اور اُن کی قربانیوں کو دیکھ کر ہم نے اس دفعہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اُن کی promotion کریں اُن کی skill upgrad کریں۔ جس میں کوئی 32 ہزار کے قریب ہمارے پولیس کے لوگ مستقید ہوں گے اُن کی تنخواہیں بڑھیں گی اُن کا گریڈ بڑھے گا۔ 10 ہزار کے قریب ہمارے تقریباً لیویز اہلکار مستفید ہو جائیں گے اور بدقتی سے باقی صوبوں نے کئی عرصے پہلے کرچے ہیں۔ اُن کی جو law enforcement agencies ہیں وہ مستفید ہو رہے ہیں۔ بلوجستان وہ صوبہ تھا اس سال اس گورنمنٹ نے کیا ہے میری اب آخر میں دیکھیں ہماری جو گورنمنٹ کی کوشش

ہے یہ جو قربانیاں ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپنی نہیں ہیں کل لورالائی کا واقعہ ہوا تھا۔ پولیس نے جام شہادت نوش کیا تھا تو ان کی قربانیاں اگر ہم اس طرح بہاں اچھائیں گے۔ اور ان سے کہیں جی کہ ہم ان کے پیسے کنوں میں پھینک رہے ہیں بھتی خدا را ان کی تنخواہیں جاری ہیں ان کی مراعات جاری ہیں اور وہ ہمارے لیے قربانیاں دے رہی ہے۔ بلوچستان کے امن کے لیے قربانیاں دے رہی ہے ہمارے عام عوام کے لیے قربانیاں دے رہی ہے۔ تو جناب اسپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے وضاحت آگئی ہے۔ اب آپ اس کو ووٹنگ کے لیے پیش کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اختر حسین! جی بات کریں۔

میر اختر حسین لانگو: آَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الظُّنُنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ جناب اسپیکر! یہ انتہائی اہم issue ہے اور بہت ہی بڑی رقم اس لیے رکھی گئی ہے 21 ارب 18 کروڑ سے زائد کی جناب والا! ہمیں جیسے ظہور جان نے کہا ہمیں اپنی forces کی قربانیاں سے ان کی شہادتوں سے ہمیں کوئی دورائے ہیں نہیں۔ نہ ہی ہمیں اس شہر میں شہید ہونے والے اپنے وکلاء کو ہم نے بھولا ہے اس شہر میں ہزاروں اور سینکڑوں کی تعداد میں ایک ایک دھماکے میں ہزارہ قوم کے ہمارے بھائی دو دسو لاشیں نہ ان کو ہم کبھی بھولے ہیں، نہ target killing میں سینکڑوں اپنے ان دوستوں کو ان جنوواں کو ان سیاسی کارکنوں کو حبیب جالب شہید جیسے ہمارے زیریک Politicians کو نہ ان کو ہم کبھی بھولے ہیں ہمارا صرف کہنے کا مقصد یہ ہے اس پر کٹ موشن لانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کی، forces کی قربانیاں، civilians کی قربانیاں، وکلاء کی قربانیاں، ہمارے پروفیسرز جو شہید ہوئے ہیں، ہمارے students جو اس شہر میں شہید ہوئے ہیں ہمارے سیاسی کارکن جو شہید ہوئے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں بم دھماکیوں میں آج بھی لوگ شہید ہو رہے ہیں۔ کیا ان کا حال یہی ہے جو ظہور بھائی نے بتایا کہ ان کے ورثاء کے لیے چار پیسے رکھ دیں؟ یہاں تو ان پیسوں میں کوئی اپنی انگلی کٹانے کے لیے راضی نہیں ہوتا۔ کیا یہ مدارا ہے ان تمام جانوں کے ضیاع کا کیا یہ justification ہے ان تمام گھروں کے چراغوں کے بھجنے کا تو جناب والا! ہم یہ چار ہے ہیں کہ بد منی کی جو root-causes RCD ہے جو کوئی کو صرف ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ 14-13-2012ء سے پہلے یہ جو ہمارا کوئی کراپی کاپی کا RCD ہے جو کوئی سے شروع ہوتی ہے جس میں نواب اسلام صاحب کے علاقے سے گزرتی ہے جس کے نمائندے وہ بیٹھے ہوئے ہیں اکبر مینگل کے علاقے سے گزرتی ہے جس کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں میر نعمت کے علاقے سے گزرتی ہے میر یونس کے علاقے سے وہ گزرتی ہے، میر ضیاء کے علاقے سے وہ گزرتی ہے۔ کوئی اس روڈ پر سفر کرنے لیے تیار

نہیں تھا۔ جب چھوٹی گاڑیوں میں چھوٹی business کرنے کی اجازت دی گئی لوگوں کو آج ہزاروں کی تعداد میں اس روڈ پر لوگ مزدوری کرتے ہوتے آپ کو نظر آئیں گے۔ تو آج اس روڈ پر وہ کون سی forces نے آپریشن کیا۔ وہ کون سی جو یہاں bombardment کی گئی۔ کتنی گولیاں چلائی گئیں کہ اس روڈ کا امن آج بحال ہوا۔ آپ نے صرف ایک کام کیا کہ لوگوں کو بندوق کے بجائے روزگار پر لگا دیا، لوگوں کو بندوق سے کنٹرول کرنے کے بجائے پیٹ کی آگ بجھا کے آپ نے لوگوں کو کنٹرول کیا، لوگوں کو دو وقت کی باعزت روٹی کا راستہ آپ نے دکھادیا اس روڈ کا امن بحال ہوا۔ کروڑوں، اربوں روپے اس امن پر خرچ ہو رہے تھے آپ نے لوگوں کو دو وقت کی روٹی کا راستہ دکھادیا باعزت روزگار کا راستہ دکھادیا اس روڈ کا امن بحال ہوا۔ آیا یہ پالیسی، میں نے کل بجٹ اسٹیچ میں بھی یہی کہا کہ ہم ڈیرہ بلگٹی کی مثال بھی میں نے دی کہ لوگوں کو بندوق سے ہانکنے کے بجائے ہم لوگوں کو باعزت، باوقار روزگار اور باوقار زندگی کی طرف اگر لے آئیں تو کوئی شوق سے جناب والا! کر مثل نہیں بنتا۔ پھر بلوچستان کا تمیں فیصلہ ایریا پولیس کے پاس ہے ستر فیصلہ ایریا یویز کے پاس ہے۔ اگر آپ نے کرنا ہی ہے تو اس تیں فیصلہ ایریا میں آپ اپنا کرامم کا ریشود کیھیں اور ستر فیصلہ حصہ کا کرامم ریشوا پ د کیھیں آپ کو تمام چیزوں کی سمجھ آجائے گی کہ کس فورس کو ڈویلپ کرنا چاہئے۔ کون سی فورس آپ کی effective ہے لاءِ اینڈ آرڈر کو سمجھنے اور کنٹرول کرنے میں۔ اور ان چیزوں کو streamline کرنے میں تو اس میں ایک سیر حاصل بحث کی ضرورت ہے۔ صرف پولیس نہیں ہے جناب والا! اس میں موشن تو پولیس کے حوالے سے دی گئی ہے جو کیس ارب روپے ہیں۔ جناب فناس منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اس کوئی شہر میں آیا صرف پولیس کام کر رہی ہے؟ اس میں ہمارے جو فیڈرل ہماری law enforcement agencies ایس اس میں ہم پیسہ بر باد کر رہے ہیں یہ نہیں ہے یہاں الیف سی کام کر رہی ہے یہاں پولیس کام کر رہی ہے اُس کے باوجود ہم نے اس شہر میں نئے تجربات کیئے۔ ہم نے quick-response کے نام سے ہم نے ایک فورس بنائی اُس میں ہم نے لاکھوں اور کروڑوں روپے بر باد کیئے اُس فورس کی کارکردگی کیا ہے؟ سو شل میڈیا پر آئے دن on the spot لوگوں نے ویدیو زبان کے شیئر کیئے ہیں کہ وہ فورس لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں کر رہی ہے انہوں نے کرامم کو کنٹرول کرنے کے بجائے آپ نے اُن کو کر پیش کا راستہ دکھادیا آپ نے اُن کو لوگوں کو ذلیل کرنے کا راستہ دکھادیا جب معاشرے کے عوام ہر چوک پر ذلت برداشت کریں گے ایک دن آئے گا کہ وہ ذلت آمیز زندگی کے خلاف وہ اس تذلیل کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور اُن کا سامنا پھر آپ کو اس صورت میں کرنا پڑے گا کہ وہ کر مثل بن کے آپ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔ تو جناب والا! ان پیسوں کو ہم آج ہوم منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے ابھی تھوڑی دیر پہلے اور

منشی ناس صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں کوئی کارنٹی دے کہ یہ جو پیسے ہم دے رہے ہیں اس کے بعد کوئی شہر کے لوگ سکھ کا سانس لیں گے اور تحفظ کا احساس کریں گے۔ ہم بندوقوں کی سائے کے بجائے ہم پہلے جس طرح جناح روڈ پر بلوچستان کے تمام اکابرین یہ آ کے شام کو بیٹھتے تھے اور اپنے حلقے اپنے شہروں کے مسائل کے اوپر بات چیت کرتے تھے آج اگر وہ ما حول ہمیں پولیس دے تو میں اس بات پر خوش ہو جاؤں گا اور اعلان کرتا ہوں کہ یہ پورے کا پورا پی ایس ڈی پی آپ پولیس کو دے دیں لیکن ہمارا وہ امن ہمیں لا کر کے دے دیں۔ لیکن یہ کبھی ہم اُسکی اجازت نہیں دیں گے اس کی دلیل کوئی دے نہیں سکتا کہ ہم ہر سال اُسکے بجٹ میں اضافہ کر رہے ہیں اور وہ ہر سال ہمارے کرامم اور عدم تحفظ کا ریشو ہے وہ اُس میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں یہ دونوں چیزیں parallel ہیں جو اس کے اضافے کے ساتھ امن و امان کی حالت بہتر ہوتی آج ہم حمایت کرتے کہ ان کو مزید سہولیات دی جائیں ان کو مزید پیسے دیجے جائیں۔ کیونکہ آج میں بے خوف و خطر اپنے گھر سے نکل سکتا ہوں۔ آج یہ میر پر ختم ہو جانے چاہئے تھے۔ جو مری آباد اور ہزارہ ناؤں کے سامنے کھڑے کر دیے گئے ہیں۔ آج کوئی شہر میں لوگوں کو احساسِ تحفظ ہو جانا چاہئے تھا کہ اتنے پیسے لا اینڈ آرڈر پر خرچ کرنے کے بعد ہم اپنے وکلاء ساتھیوں کی لاشوں کو نہیں اٹھائیں گے آج اس شہر کے لوگوں کو ایک تحفظ کا احساس ملننا چاہئے تھا۔ تو میری آپ سے درخواست ہے پورے ایوان سے دست بستہ میری یہ درخواست ہے کہ ان چیزوں کو فوکس کرنے کے بجائے بندوق کو فوکیت دینے کے بجائے بندوق سے لوگوں کو آپ دباتو سکتے ہیں لیکن کثروں نہیں کر سکتے۔ بندوق مسائل کا حل نہیں ہے۔ جناب والا! اگر بندوق مسائل کا حل ہوتی تو آج پورے کا پورے NATO آپ کے افغانستان میں گئی اور امن قائم نہیں کر سکی وہ ہم سے اور آپ سے well-equipped force تھی۔ اگر بندوق اور گولی مسئلے کا حل ہوتا تو آج افغانستان میں امن قائم ہو چکا ہوتا۔ آپ نے اگر بلوچستان میں حقیقی امن قائم کرنا ہے تو آپ نے یہاں پر لوگوں کی عزت نفس کو بحال کرنا پڑے گا۔ آپ کو یہاں لوگوں کو باعزت روزگار دینا پڑے گا آپ کو یہاں لوگوں کو صحت کی سہولتیں دینی پڑیں گی۔ آپ لوگوں کو تعلیم کی سہولتیں دینی پڑیں گی پھر جا کر کے ہم امن و امان بحال کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے امن و امان کو قائم کرنے کے لئے۔
بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس مطالبہ زر کو پورا کرنے کے بعد پھر وقفہ دیا جائے گا۔ جی آپ کہنا چاہیں گے میرے خیال سے پھر آپ کر بھی نہیں سکتے اس تحریک کے اوپر صرف محکیں کر سکتے ہیں۔ اچکزی صاحب! پھر میرے خیال

سے اس پر بحث بہت لمبی ہو جائے گی کسی اور دن پھر آپ کو اس حوالے سے موقع دیا جائے گا۔ دیکھیں! ٹائم کی کی وجہ سے نہیں آپ دیکھیں اس پر صرف محرك بات کر سکتا ہے۔

جناب اصغر خان اچخزی: نہیں اگر ہم یہاں پولیس کی خداحواسہ اس طریقے سے اپنی فورسز کی اس طریقے سے کردار کشی کریں گے تو وہ ہماری وہ فورسز ہمارے enforcement law کے وہ جوان جو ہمارے تحفظ کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں اور ہم اُسکے بجٹ میں کٹوتی کے لئے کھڑے ہو کر کے اُس کو کم کرنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں تک معاملہ امن و امان کو بجٹ سے جوڑنا ہے تو میرے خیال میں غلط ہے۔ جناب اسپیکر مسئلہ یہ ہے کہ اس ملک کی پالیسیوں کا ہے۔ اس پر تو بات نہیں ہو رہی ہے اور پالیسی مرکز بنا رہا ہے۔ جہاں میں ابھی بات کر رہا تھا آج وفاق میں یہی کٹ موشن آئے گا وہ سو نیصد گیس بڑھے گی اور بی این پی (مینگل) اُس کی حمایت کرے گی کل فیصلہ ہوا ہے تو میرے خیال میں یہیں لیویز اور پولیس کو مضبوط کرنا ہے۔ مجاء اس کے کل اُس کی جگہ کوئی اور فورس لے لیں یہ کوئی طریقہ ہی نہیں ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! امن و امان کا مسئلہ پولیس اور لیویز فورس سے نہیں ہے، اس ملک کی داخلہ اور خارجہ پالیسیوں سے ہے اُس پر پھر بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ آیا مطالبه زر نمبر 6 میں تخفیفِ زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جواراً کین مطالبه زر نمبر 6 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ آپ لوگ ہاتھ نہیں اٹھا رہے ہیں نا؟ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 6 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ آپ کی آواز نہیں آ رہی ہے۔ تحریک منظور ہوئی مطالبه زر نمبر 6 اصل حالت میں منظور ہوا۔ اب پندرہ منٹ کے لئے نماز کا وقفہ ہے۔

(اجلاس دوبارہ تین بجکر میں منٹ پر ڈپٹی اسپیکر کی زیر صدارت شروع ہوا)

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم، میں نے اناؤنسment کی تھی آپ لوگ شور کر رہے تھے، منظور ہو گیا، ریکارڈنگ پڑی ہوئی ہے۔ میں نے گورنمنٹ پیپر سے دو دفعہ پوچھا دنوں دفعہ انہوں نے جواب دیا، تحریک منظور ہو گئی ہے۔ اس پر مزید بحث و مباحثہ کی ضرورت نہیں ہے، وہ ہو گیا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 7 کی بات تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: مطالبه زر نمبر 7۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 ارب 64 کروڑ 89 لاکھ 43 ہزار ایک سوروپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مدد لیویز، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 7 پیش ہوا۔ اس میں جناب اختر حسین لاغو صاحب اور جناب ثناء بلوچ صاحب اراکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اسمبلی اپنی تحریک

تحفیض زرپیش کریں۔

میر اختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو مبلغ 11 ارب 64 کروڑ 89 لاکھ 43 ہزار ایک سو روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدیویز میں بعد رایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زرپیش ہوئی۔ جناب اختر حسین لانگو صاحب اور شاء بلوج صاحب اپنی تحریک تخفیف زر کی بابت وضاحت فرمائیں۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! ایک آپ سے گزارش ہے کہ وقت کا تعین رکھ لیں کیونکہ آپ سمجھ رہے ہیں کہ کوئی تیس، تیس منٹ، ایک گھنٹے کی تقریبیں کر کے ہمارا ٹائم ضائع کر رہے ہیں جس نے بھی کوئی محرک ہو وہ کم از کم دو منٹ یا تین منٹ سے زیادہ نہیں بولے۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! اس میں معذرت چاہوں گا اپنے معزز وزیر صاحب بھی یہاں ہم ٹائم ضائع کرنے کے لئے نہیں آتے بلوچستان کے ایشوز کوڈسکس کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اس پر kindly الفاظ کا چنان ذرا احتیاط سے کیا جائے کیونکہ پیسے تو ہم ضائع کر سکتے ہیں لیکن وقت عموم کا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ شاء بلوج صاحب، محض تراکہ ہم لوگ آج کی کارروائی وقت پر کمل کر سکیں۔

جناب شاء اللہ بلوج: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب پولیس کے لئے 21 ارب 18 کروڑ روپے مانگے گئے تھے اب لیویز کے لئے 11 ارب 64 کروڑ روپے۔ اگر آپ ایک ایک گھنٹہ بھی دیدیں تو کم از کم گیارہ گھنٹے اس پر بات ہو سکتی ہے گیارہ ارب کے لئے، ایک ارب روپے ہم کسی دے رہے ہیں ایک گھنٹہ تو اس اسمبلی کا حق بنتا ہے کہ اس پر بات کریں یا نہیں؟ آپ سمجھتے ہیں ایک ارب روپے ایک منٹ میں ہم ان کو دیدیں؟ اور دوسری بات یہ ہے میں ایک چھوٹی سی بات دوبارہ دہراؤں گا، شاید میرے کافی دوست تھوڑے سے سر! پیسے دینے کے لئے تیار ہوں۔ جناب اسپیکر! بلوچستان میں اس وقت جو overall ہمارا بجٹ ہے کیونکہ یہ ساری چیزیں مل کے پھر بجٹ بنتا ہے بلوچستان کا اس وقت چار سو انیس، چار سو بیس ارب روپے کا ہمارا بجٹ ہے۔ ہمارے پاس resources کی crisis کے پکھ دستوں سے اصغر خان صاحب نے اٹھ کے کہا تھا کہ جی ہم پولیس کی خدا نخواستہ لیویز کی یا آرمڈ فورسز کی یا سول آرمڈ فورسز کی یا نیشنل سیکورٹی کے جو ہمارے انسٹیٹیوشن کی ہم خدا نخواستہ ان کے حوالے سے یہ کٹوتی کر رہے ہیں، ہم ان کی حوصلہ نکلنی کر رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے گورننس میں دو تین چیزیں بڑی اہم ہوتی ہیں ایک جس کو

کہتے ہیں ٹرانسپرنسی، شفافیت آپ جب کوئی روپیہ پیسہ خرچ کر رہے ہیں تو آپ کو اور آپ کے عوام کو اپنے عوام کو تانا ہوگا کہ وہ پیسہ کس طرح کس ٹرانسپرنس، شفاف طریقے سے میں ان پر خرچ کر رہا ہوں دوسرا اہم چیز ہوتی ہے گورننس میں اکاؤنٹنیلیٹی، اس کے اپنے میکنزم ہے کچھ انٹیشوںل میکنزم ہے کچھ ڈیپارٹمنٹل میکنزم ہے لیکن ایک جو بڑا میکنزم ہے جو overall پرونشل یوں پر آتا ہے وہ ہے یہ ادارہ، بلوچستان کا سب سے زیادہ مقصداً دار یہ ہے جو اکاؤنٹنیل بناتا ہے ان انٹیشوںز کو تو جب آپ اکاؤنٹنیلیٹی اور transparency کی بات کرتے ہیں جناب اصغر خان صاحب وہ خدا نخواستہ حوصلہ شکنی نہیں ہے اور یہ بلوچستان میں بڑی ریت بن گئی ہے جب آپ کو معاملات پر عبور نہیں جب آپ کو معاملات کا اندازہ نہیں جب ہم معاملات کو بہتری کی طرف لیجانا نہیں چاہتے جب بلوچستان chronicle ڈولپمنٹ، سیکورٹی چینج بزر پر آپ بات نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کہتے ہیں ”جی آپ حوصلہ شکنی کر رہے ہیں ہم سیکورٹی فورسز کے خلاف ہیں اداروں کے خلاف ہیں۔ ہم تو بڑے محبت وطن ہیں“ یہ فارمولہ ہے کم پڑھے لکھے، جو کم داشمند لوگ ہیں، جو دُور انداز لیش لوگ ہوتے ہیں اس فورم کا بڑا پر استعمال کرتے ہیں۔ وہ ایک accountability اور transparency اور efficiency اور transparency اور efficiency اور accountability آتی ہے جب آپ ہاں ٹرانسپرنسی تھوڑی بہت اکاؤنٹنیلیٹی ہو گی رسپاپنیلیٹی ہو گی پھر تیری بات گورننس میں برہتی ہے ہم پولیس کی efficiency برہانا چاہتے ہیں ان ماڈرن اسٹائل ہم لیویز کی efficiency برہانا چاہتے ہیں ہم سوں آرمڈ فورسز کی efficiency برہانا چاہتے ہیں ہم ایک سو لیئن ان کا face ہے وہ faced ہے ابھارنا چاہتے ہیں بجائے سیکورٹی فورسز کو اور عوام کو الگ سے دیکھنے کی اور یہ بلوچستان کے اندر یہ گیپ برہتنا جا رہا ہے سیکورٹی فورسز اور عوام کے درمیان میں نے آج سے ڈیڑھ دو سال پہلے ایکشن سے پہلے بھی کہا تھا کہ بلوچستان میں امن ہے خوشحالی نہیں ہے امن قبرستان میں بھی تو ہے آپ جائیں آپ کو شور کی آواز نہیں آئیگی آپ کو بندوق کی آواز نہیں آئیگی آپ کو کسی کے لڑنے جھگڑنے کی آواز نہیں آئیگی۔ تو بلوچستان خدا نخواستہ قبرستان نہیں ہے کہ جی صرف آپ کہیں ”کہ جی ہم نے ادھرامن لانا ہے، خاموشی لانا ہے، لوگوں کے منہ بند کرنے ہیں، لوگوں کی حرکت بند کرنی ہے، جلسے و جلوس بند کرنے ہیں، تحریر پر، تقریر پر، اجتماع پر پابندی لگانی ہے“ وہ تو قبرستان والا قانون ہوا شہروں میں ریاستوں میں مملکتوں میں وحدتوں میں فیڈریٹنگ یونیٹس میں لوگوں کی بہل جعل، لوگوں کے اجتماع، لوگوں کے تحریر لوگوں کی، تقریر یہ ریاست کی جو فرنٹ لائز ہیں، ریاست کے جو دراٹیں ہیں ریاست کے اندر جو پڑ رہی ہوتی ہیں ان کو بھرنے کا کام دیتی ہیں پھر ریاست مضبوط ہوتی ہے۔ تو یہی چیز ہم آپ کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ بلوچستان کی اسمبلی کو اکیسویں صدی کی اسمبلی بنائیں۔ اور یہ جو یہ سارے معاملات ہم ساتھ، ستر سال سے بحث نہیں کر رہے تھے ان کو

زیر بحث لاکیں۔ لیویز سب سے بلوچستان کا historical institution اور traditional institution ہے میں نے پچھلی دفعہ لیویز کے حق میں بات کی کہ جوتین، تین اضلاع میں آپ ان کو ختم کر رہے ہیں ختم کرنے کے بجائے feelings کریں یہ modernize کر جائیں۔ ”جی ایک انسٹیٹیوشن خراب ہے۔“ تین اضلاع میں آپ نے ختم کر دیا باقیوں میں رہنے دیا۔ یہ خود اچھا ایک message نہیں ہے یا تو سب میں ختم کر دیں یا پھر سب میں برقرار رکھیں۔ اُس کی historical identity کے ساتھ اُس کے responsible role اور identity اور law enforcement کو کی الگ سے تعیناتی کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پولیس کا اسی طرح۔ ہم اپنے زیادہ پیسہ دینا چاہتے ہیں لیکن تین میکنزم۔۔۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میری طرف سے اُن کاموں قف آ گیا ہے لہذا ووٹنگ کی طرف جائیں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: ابھی کہ ہڑ ہے بادشاہ۔

وزیر خزانہ: اور پولیس پر بھی انہوں نے اچھا خاصابو لے ہیں۔ یہی ہو گا کہ ایک ایک گھنٹہ بولتے رہیں آپ مہربانی کریں ووٹنگ کریں پھر اگلے ایجنڈا پر آ جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ پانچ منٹ ایک مرک اسپیچ کریں تاکہ ہم لوگ یہ کرسکیں۔

وزیر خزانہ: دس منٹ تک وہ بول چکا ہے اور کتنا بولے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں اگر پانچ منٹ سے زیادہ ہو گا اور اگر میں ڈائریکٹ ووٹنگ کی طرف آؤں گا تو یہ مناسب نہیں ہو گا۔ پانچ منٹ بات کر لیں۔ شاء بلوچ صاحب سمجھ گئے ہیں انہوں نے سر ہلا دیا ہے۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! آپ ووٹنگ کریں اُنکے پاس اگر automatically majority ہے تو یہ defer ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاء بلوچ صاحب! مہربانی کر کے پانچ منٹ بات کریں۔۔۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! کیونکہ یہ واقعی زیر بحث والا موضوع ہے جس کو لاءِ اینڈ آرڈر کہتے ہیں اور لاءِ اینڈ آرڈر میں آیڈینسٹریشن آف جسٹس ہے، بلوچستان کا نسلبری ہے، آپ کی پراویشل لیویز ہے، آپ کا جسٹس ہے۔ آپ کا ہوم ڈیپارٹمنٹ ہے اور ہمارے جیل خانہ جات ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس طرح ہم نے تعلیم کے شعبے کو اہمیت نہیں دی ہے آج تک بلوچستان تعلیم کے شعبے میں دوسرے صوبوں سے پچھے رہ گیا ہے۔

امن و امان کے حوالے سے ایک وقت میں بلوچستان جنت نظیر ہوا کرتا تھا۔ بلوچستان میں کم بجٹ پر اس سے زیادہ یہاں امن تھا۔ اور اسی لیئے میں کہتا ہوں کہ یہ perception جو بلوچستان میں ڈوبیلپ ہوئی ہے کہ ہم

لاء اینڈ آرڈر سیکورٹی فورسز سیکورٹی ایجنسیز یہاں ہمارے ادارے ہیں ہم ان کو نو کریوں سے نکالنے کی بات نہیں کر رہے ہیں ان کو تغواہیں دیں مراعات دیں ان کو مضمبوط کریں، ماؤنر نائز کریں well-equipped کریں لیکن یہ جو یہ سوچ ہے اس میں تھوڑی سی رکاوٹ آفی چاہیے ورنہ یہ جو آپ کا ریٹ ہے جس ریٹ سے یہاں بڑھوٹری ہو رہی ہے ہر سال سترالٹھارہ پرسنٹ کے حساب سے اب آپ کا لاء اینڈ آرڈر overall باقی سارے ڈیپارٹمنٹس، چھیس، ستائیں ڈیپارٹمنٹس ایک سائیڈ پر، لاء اینڈ آرڈر ایک سائیڈ پر۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ان کی جوڑو دلپمنٹ ہے آپکی دلپمنٹ ہے اور لاء اینڈ آرڈر تقریباً equal ہے یہ 70 سے 80 ارب روپے بلوچستان میں امن و امان پر خرچ ہوتے ہیں اور 70 سے 80 ارب روپے باقی تعلیم، سخت۔ اور آپ کو چھوٹی سی مثال دوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شناۓ بلوج صاحب! آپ کے پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! آپ ووٹنگ کریں، پانچ منٹ ہو گئے اُن کے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو میں یہی بول رہا ہوں پانچ منٹ آپ کے پورے ہو گئے۔

جناب شناۓ اللہ بلوج: ok میں میں conclude کر رہا ہوں میرے بعد اختر صاحب بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں! میں اور شناۓ بلوج سمجھ گئے آپ لوگ بیچ میں ویسے بحث میں حصہ لے رہے ہیں۔

جناب شناۓ اللہ بلوج: میں conclude کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ پورے ہو گئے۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! دس منٹ پہلے بول چکے ہیں، آدھا گھنٹہ پولیس پر بول چکے ہیں، ان کا مو قف اسمبلی کو پوری طرح سمجھ آگیا ہے جو انہوں نے بولنا تھا لاء اینڈ آرڈر پر، جس طرح انہوں نے فلاسفی جھاڑی تھی سب کو پتہ لگ گیا ہے، مہربانی کر کے اس پر ووٹنگ کر دیں اگر ان کے پاس کوئی اکثریت ہے۔

جناب شناۓ اللہ بلوج: جناب اسپیکر صاحب! فلاسفی نہیں، میں بلوچستان کے facts آپ کو بتا رہا ہوں۔

بلوچستان میں آپ کا ایک ہے ہمیلتھ نیوٹریشن کا ایشو جو بلوچستان کے ماٹھے پر سب سے بڑا داغ ہے کہ بلوچستان اکنامک سروے رپورٹ 2018ء اینڈ 2019ء جو وہاں اسمبلی میں ٹیبل ہوا، according to that 52% report 52% kids. children in Balochistan are in malnutrition.

فیصلہ بچ غذائی قلت کا شکار ہیں۔ ایک منٹ ابھی آتا ہوں اب میں تعلق بنائے دوں گا آپ تھوڑا سائنس تو صحیح۔ اب

میں تعلق بنائے دوں گا۔

وزیر خزانہ: اگر بچوں کی غذائی قلت کا ہے تو یوں کیا تعلق ہے اس سے۔ یہ ڈسکشن اس لئے کر رہے ہیں تاکہ

اسمبلی کا تمام صالح ہو، ہم نے بجٹ منظور کرنا ہے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: اپیکر صاحب، اپیکر صاحب۔۔۔ (مائیک بند۔ شور۔)

جناب ڈپٹی اپیکر: میں ووٹنگ کر رہا ہوں۔

جناب شاء اللہ بلوچ: میرے لئے میرے سارے جناب اپیکر۔

جناب ڈپٹی اپیکر: آپ چیونگم چبار ہے ہیں؟

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اپیکر! اردو میں ایک محاورہ ہے، ”پنے چانا“۔ پنے نہیں ہیں تو چیونگم چبار ہے ہیں۔ ہاں تو میرے لئے سارے دوست معزز ہیں۔ اگر وہ ہمارے موقف کو غیر سنجیدہ سمجھتے ہیں سمجھنے دیں، ہم تاریخ کے لئے اور اپنے عوام کے لئے اپنا تاریخی آئینی کردار ادا کر رہے ہیں، وہ ان کی مرضی جو آپ ہمیں سمجھتے ہیں، جو سڑپلٹ دیتے ہیں یہاں تو آپ نے غیر سنجیدگی کا دے دیا ہے، اس ملک میں تو وفاداری اور غداری کا سچفیکیٹ بھی آپ لوگ دیتے رہتے ہیں۔ تو ابھی میں جو ظہور صاحب کہہ رہے تھے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شاء اللہ بلوچ صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوچ: جناب اپیکر! میں ختم کر رہا ہوں۔ سات کروڑ روپے صرف نیو ٹریشن کی مدد میں یعنی 52 فیصد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں، لیکن صحت میں جو نیو ٹریشن کے لئے آپ نے اس سال سات کروڑ روپے رکھے ہیں۔ تو اس کا یہ ہے کہ لا اینڈ آرڈر کے حوالے سے آپ 44 ارب روپے مانگ رہے ہیں۔ گیارہ ارب لیوپز کے لئے۔ ساڑھے گیارہ ارب روپے، اکیس ساڑھے اکیس ارب روپے پولیس کے لئے مانگ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جناب والا! آپ مانگ رہے ہیں جو بلوچستان پولیس اینڈ پراؤنشل کا نسلبری کوئی چھارب کے قریب آپ الگ سے مانگ رہے ہیں۔ پھر ڈیڑھ، ڈیڑھ ارب روپے آپ تھانوں اور جیلوں کے لئے مانگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ شاء اللہ بلوچ صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوچ: نہیں سر! میں اس کو ختم کرتا ہوں یہ میری رائے ہے، دوبارہ، میں یہ رائے دیتا ہوں کہ یہ ایسا موضوع ہے جس پر بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ہم مزید پیسے بھی دینے کے لئے تیار ہیں لیکن اس کو ڈیفر کیا جائے اور اس پر تفصیلی بحث کی جائے ایک دو دن کے لئے تاکہ بلوچستان میں properly ہم آنے والے دس، پندرہ، بیس سال کا، گورنمنس کا، لا اینڈ آرڈر کا سیکورٹی کا ایک پلان بناسکیں، شکریہ جناب اپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ، اختر حسین لانگو صاحب! پانچ منٹ بات کریں، اس کے بعد ووٹنگ اسٹارٹ

کر دوں گا، سردار صاحب! آپ مہربانی کریں پانچ منٹ کے بعد میں ووٹنگ شروع کر دوں گا۔

میر اختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب والا! اس اہم issue پر باقی ساری تفصیلی بحث شاء بلوج نے کر لی میں اس پر زیادہ وہ نہیں کروں گا لیکن ایک چیز میں اس ایوان کے سامنے اور ریکارڈ کی تھیج کے لیے لانا چاہوں گا جناب والا! لیویز کے لیے آپ نے 11 ارب روپے سے زائد کی خطریر ق رکھی ہے اس کے حوالے سے ہماری گورنمنٹ خود بھی تک confused ہے ابھی تک خود اس کو سمجھنہیں آ رہا ہے کہ اس فورس کو رہنا چاہیے یا ختم کرنا چاہیے کیونکہ cabinet میں کچھ اضلاع میں لیویز کو ختم کیا گیا، ہی فیصلہ cabinet کا پڑا ہوا ہے 3 اضلاع میں اسی cabinet کے کچھ دوست ہائی کورٹ گئے ہیں اس فیصلے کو چیخ کیا ہے اب ہم یہ جس معاملے میں ابھی تک حکومت وقت اور اس کے ساتھی خود confused ہیں اس معاملے میں ہم اتنی بڑی رقم جو رکھ رہے ہیں اس رقم کا حشر کیا ہوگا اس فورس سے ہم کس طرح کام لے سکیں گے تو جناب والا! یہ رقم ججائے کہ ان چیزوں کا ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ ان causes کو پہلے ایڈریس کیا جائے جن کی وجہ سے law and order کے معاملات خراب ہوتے ہیں۔ تو جناب والا! پہلے میری حکومت سے درخواست ہے کہ اس کو ڈیفر کیا جائے۔ اس پر تفصیلی بحث کی جائے اور اس میں ان کا بھی فائدہ ہے کہ ان کو بھی موقع ملے گا کہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے درمیان جو confusion ہے وہ بھی ختم کر سکیں اور اس کا confusion سے گورنمنٹ خود بھی نکلے کہ لیویز کو رکھنا چاہیے یا ختم کرنا چاہیے ایک طرف تو لیویز کو gradually قسطوں میں دو دو تین تین اضلاع کر کے آہستہ آہستہ ختم کرنے کی طرف جا رہے ہیں یہ ہم سب کو سمجھ آ گیا ہے دوسرا یہ ہے کہ لیویز کی modernese کرنے کی بھی بات کرتے ہیں اس کو strengthen کرنے کی بھی بات کرتے ہیں اور اس طرف ہائی کورٹ بھی جاتے ہیں دوسری طرف cabinet میں بیٹھ کر اس کو ختم کرنے کے فیصلے بھی کرتے ہیں یہ confusion گورنمنٹ کو خود ہے پہلے وہ اس confusion سے نکلیں اس کے بعد ہم اس پر ووٹنگ بھی کر لیں گے اس کو پاس بھی کر لیں گے اور لیویز کو پہلے بھی دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ اختر حسین لانگو صاحب۔ آیا مطالیہ زر نمبر 7 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جوار اکیں مطالیہ زر نمبر 7 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ اپنے ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالیہ زر نمبر 7 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ مطالیہ زر نمبر 7 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ! مطالیہ زر نمبر 8 کی بابت تحریک پیش کر لیں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 92 کروڑ 78 لاکھ 30 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران

بسسلہ مدد "حیل وہ قید و بند مقامات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 8 میں مولانا نور اللہ نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا مولانا نور اللہ صاحب اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔ چونکہ وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ آپ نہیں کر سکتے۔ جو ارکین مطالبہ زر نمبر 8 کی کٹوتی میں تحریک کی حمایت میں ہیں وہ اپنا ہاتھ اٹھائیں۔ آیا مطالبہ زر نمبر 8 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبہ زر نمبر 8 کو اصل میں منظور کیا جاتا ہے۔ وزیر خزانہ! مطالبہ زر نمبر 9 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 49 لاکھ 82 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مدد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 9 پیش ہوا۔ اس میں ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ صاحب، جناب ثناء بلوج اور جناب اختر حسین لاگو صاحب ارکین اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا تینوں میں سے کوئی ایک محکم اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ (قائد حزب اختلاف): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 49 لاکھ 82 ہزار روپے مطالبہ زر بسلسلہ مدد شہری دفاع میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ لہذا ملک صاحب! آپ اس پر وضاحت فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف: میں یہ عرض کروں گا کہ اس محکمہ شہری دفاع کے حوالے سے، اس پر بلوچستان کے کسی بھی فرد کا کوئی بھی اعتباً نہیں ہے یہ پیسے صرف انہوں نے ڈائریکٹر وغیرہ تو لگائے ہیں لیکن شہری دفاع کا جو اصل concept ہے اس کی طرف ایک بھی قدم جب سے یہ محکمہ بناتے ہیں اٹھایا ہے یہ پیسے ضائع ہو رہے ہیں۔ بلوچستان کے لوگوں کے حقوق، اس شہری دفاع کے حوالے سے، وہ ان کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ شاید یہ صرف کوئی میں اس کا ایک میں آفس ہو گا دوسری جگہ۔ تو کوئی میں بھی شہری دفاع کے حوالے سے آج تک کسی بھی فرد بشرطیں یہاں تشریف فرما لوگوں کے، کہیں بھی کسی بھی جگہ شہری دفاع کے حوالے سے کسی کو کوئی مدد پہنچی ہے، نہ کسی کی کوئی مدد کی ہے۔ لہذا میں یہ کہتا ہوں کہ بلا وجہ یہ پیسے ضائع ہو رہے ہیں یہ پیسے نقصان ہو رہے ہیں نقصان صوبے کا ہو رہا ہے صوبے کے عوام کا ہو رہا ہے۔ تو اس لیے میری گزارش ہے کہ اس میں جو ہماری گزارش ہے ان پیسوں کا جو ہم نے مطالبہ کیا ہے یہ جو رقم ہے اس کو مسترد کیا جائے اور یہ پیسے عوام کی کسی اور فائدہ مندرجہ میں استعمال کیے جائیں۔

یہاں ضائع ہو رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ نہیں کسی کا بھی نہیں ہے یہ بلوچستان کا ہے اور اس میں آپ کے آپ کے بھائی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب! آپ اس پر بات نہیں کر سکتے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: جناب اسپیکر صاحب! میں ایک بات کروں گا میری بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب! آپ اس پر بات نہیں کر سکتے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: اس میں ہمارے بلوچستان کے سپوتو، میں ان کو سرخ سلام پیش کرتا ہوں انہوں نے جام شہادت نوش کیا ان کی زندگیوں کو بچانے کے لیے بم ڈسپوزل اسی میں۔

میراخڑھسین الاغو: جناب اسپیکر! یہ کیا۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: چاچا! ایک منٹ آپ تو بات کرنے دیں آپ کے لوگ شہید ہوئے۔ میرے بھائی شہید ہوئے آپ کی بات کرتے ہیں۔ نہیں نہیں چاچا! آپ لوگ وقت ضائع کرتے ہیں میں اس فور پر میں شہداء کا ذکر کر رہا ہوں ہماری زندگیاں بچاتے ہوئے انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کے ڈی ایس پی ان کے سپاہی آج بھی وہ اپنی زندگی ہتھیلی پر رکھ کر ہم بھم کا سنتے ہیں دو کلومیٹر دور سے بھاگتے ہیں وہ جا کر اس بھم کو کاٹتے ہیں اپنی زندگی داؤ پر لگاتے ہیں اس بلوچستان کی اس سرزی میں کتنے شہداء ہیں میں ان کو سرخ سلام پیش کرتا ہوں پھر میں اپنی فور سز کو سرخ سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آیا مطالبه زر نمبر 9 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو ارکین مطالبه زر نمبر 9 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نا منظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 9 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 9 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 10 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 ارب 90 کروڑ 49 لاکھ 41 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلہ مدد "سول و رکس بیشواں اٹھیلہ شمنٹ چار جز" برداشت کرنا پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 10 پیش ہوا۔ اس میں ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ اور مولانا نور اللہ رکن اسمبلی

نے تحریک تخفیف کا نوٹس دیا ہے لہذا دونوں میں سے کوئی ایک کن اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف: میں تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 9 ارب 90 کروڑ 49 لاکھ 41 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مسول ورکس بنیتوں اسٹیبلشمنٹ چار جز میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ ملک صاحب اوضاحت فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر یہ ملکہ جب سے بنتا ہے اس کو صرف جوں کے مہینے میں اس کا کام بڑی تیزی سے چلتا ہے باقی تمام سال، میری گزارش ہو گی کہ جب تک انکو ائری نہ ہوا اور اس کو streamline نہیں کیا جائے یہ پیسے ضائع ہوں گے تو میری گزارش ہے کہ اسکی مکمل انکو ائری ہوا اور انکو ائری کے بعد پھر اس ملکہ کو، کیونکہ بلوچستان کا ہر فرد اس ملکہ کی کارکردگی سے واقف ہے۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔ آیا مطالبہ زر نمبر 10 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو اراکین مطالبہ زر نمبر 10 میں کٹوتی کی تحریک کی جمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 10 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ نمبر 10 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 11 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 30 کروڑ 7 لاکھ 53 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد پیلک ہیلتھ سرویز، برداشت کرننا پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 11 پیش ہوا۔ اس میں میرزا بدعلی ریکی صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف کا نوٹس دیا ہے لہذا وہ اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میرزا بدعلی ریکی: میں تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 4 ارب 30 کروڑ 7 لاکھ 53 ہزار روپے کا بسلسلہ مدد پیلک ہیلتھ سرویز میں ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تخفیف زر کی تحریک پیش ہوئی میرزا بدعلی صاحب! اس کی اوضاحت فرمائیں۔

میرزا بدعلی ریکی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ پیلک ہیلتھ چار ارب ڈیپارٹمنٹ کو دے رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! یہ چار ارب میں کہتا ہوں کہ سوائے کرپشن کے میرزا نظر میں نہیں آ رہے ہیں۔ یہ بلوچستان کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ یہ پیسے قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں اور فناں منستر صاحب بیٹھے ہیں، اس کو ڈیلفر کیا جائے۔ ایک دو دن اس پر بحث کی جائے۔ باقی جناب اسپیکر صاحب! اس کو اس فورس کی مد میں ایجکوکشن کی مد میں کہیں اور جگہ پر کو

دیا جائے تو بہتر ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں نے کل اسی منстр صاحب نور محمد صاحب اب یہاں نہیں بیٹھے ہیں XEN کو بھیجا ہے واشک میں۔ سوائے وہ پانچ سال ہے اُس نے دیکھا نہیں ہے سوائے وہ کرپشن میں مانوس ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کو باقاعدہ میں نے لیٹر بھی دیا ہے کہ آپ بلوچستان کے چیف سیکرٹری ہیں۔ اس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ وہاں کیوں نہیں بیٹھتے ان کے عوام نے کیا گناہ کیا ہے وہاں کے عوام پانی کے لئے ترس رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تحریک تخفیف زر کے متعلق بات فرمائیں۔

میرزادعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں پانی کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں آپ XEN کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

میرزادعلی ریکی: یہ چار ارب ایسی جگہ میں جائیں یقین کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب قسم نہیں کھاتا ہوں قسم کھانا ناجائز ہے صبح جب میں موبائل کھولتا ہوں واشک بسیمہ میں دیکھیں عوام کہتے ہیں کہ خدارا ہمیں کوئی چیز نہیں دیں ہمیں پانی دیں۔ اس گرمی میں اس ڈسٹرکٹ میں ایسی صورتحال ہے کہ رات کو جب اسمبلی کا جلاس ختم ہو گیا میں گیا نور محمد صاحب کے پاس کہ بھئی اس XEN کا کیا کرنا ہے۔ کہتا ہے مجھے NOC نہیں ملا sorry۔ بس ٹھیک ہے وہ بیٹھا ہوا ہے۔ کوئی میں بیٹھیں کراچی میں بیٹھیں بس ٹھیک ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ علم کیوں ہو رہا ہے، جناب اسپیکر صاحب! قائدِ ایوان صاحب جام صاحب! خدارا اس ڈسٹرکٹ کے اوپر رحم کیا جائے خدارا ایک دن میں اور آپ سب اس زمین کے اندر جائیں گے اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔ میں اپنے رب کو کیا بتاؤں گا۔ میں رب کو یہی بتاؤں گا کہ رب العالمین میں نے اپنی آواز بلوچستان اسمبلی کے سامنے اٹھائی وہ نہیں سُئے۔

شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ آیا مطالبہ زر نمبر 11 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جوارا کین مطالبہ زر نمبر 11 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 11 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ نمبر 11 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 12 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 20 کروڑ 53 لاکھ 43 ہزار 8 سورو پے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "شہری امور اور کیو و اسا" برداشت کرنا پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 12 پیش ہوا۔ اس میں مولوی نور اللہ صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا

نوٹس دیا ہے لہذا نور اللہ صاحب اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔ موجود نہیں ہیں۔ آیا مطالبه زر نمبر 12 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبه نمبر 2 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 13 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 10 ارب 13 کروڑ 7 لاکھ 98 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد "اعلیٰ تعلیم" برداشت کرنا پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 13 پیش ہوا۔ اس میں میرزادہ علی ریکی صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف کا نوٹس دیا ہے لہذا محکم اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میرزادہ علی ریکی: میں تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 10 ارب 13 کروڑ 7 لاکھ 98 ہزار روپے بسلسلہ مد اعلیٰ تعلیم میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تخفیف زر کی تحریک پیش ہوئی میرزادہ صاحب اس کی وضاحت فرمائیں۔

میرزادہ علی ریکی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ تعلیم سب کے لئے ہے۔ یہ دس ارب روپے، محمد خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں منظر تعلیم، فناں منستر صاحب بیٹھے ہیں یہ دس ارب کم ہیں۔ اس کو میں کہتا ہوں کہ چالیس پچاس ارب ہو جائیں اس تعلیم کی مدد میں۔ محمد خان صاحب! میں تعلیم کا دشمن نہیں ہوں۔ قائد ایوان صاحب یہ دس ارب ہیں جام صاحب! یہ کیا آپ نے کیا ہے یہ دس ارب ہیں۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! محکم اپنی تحریک کے حق میں ہیں، اسی لیے اس کو ووٹنگ کے لئے بھج دیں۔

میرزادہ علی ریکی: یہ دس ارب ہیں اس میں لکھا ہوا ہے یہ کیوں اس طرح ہو رہا ہے۔ فناں منستر صاحب! آپ ہیلائچہ اور ایجوکیشن کو زیادہ ترجیح دیں جام صاحب قائد ایوان صاحب اس کو زیادہ ترجیح دی جائے یہ ایجوکیشن ہے یہ سب کے لئے ہے اس میں مزید رقم رکھی جائے محمد خان منستر صاحب! آپ مہربانی کریں آپ واشک آجائیں وہاں ایجوکیشن کی حالت دیکھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زادری کی صاحب۔ آیا مطالبه زر نمبر 13 کو اصل حالت میں منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبه نمبر 13 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 14 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 93 کروڑ 52 لاکھ 9 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے

دوران بسلسلہ مذکور کیا لوگی و میوزیم ولاہوری، برداشت کرنا پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 14 پیش ہوا۔ اس میں عبد الواحد صدیقی، جناب اختر حسین لانگو صاحب اور نصراللہ خان زیرے نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا تینوں میں سے ایک اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ 3 ارب 93 کروڑ 52 لاکھ 9 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مذکور کیا لوگی و میوزیم ولاہوری میں بقدر ایک روپے تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تخفیف زر پیش ہوئی محرکین میں سے ایک اس کی وضاحت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! جو ہمارا آرکیا لوگی و میوزیم ولاہوری ڈیپارٹمنٹ ہے یہ وجود رکتا ہے یا نہیں؟ اس کی وجودیت کا۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبد الخالق ہزارہ صاحب! مداخلت نہیں کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ان کو ثائم دے دیں وہ بولیں پھر میں بعد میں بات کروں گا بولیں، بولیں آپ بولیں آپ کو وقت دے رہا ہے۔ کیوں نہیں بولتے ہیں؟ جناب اسپیکر! اسپورٹس منسٹر صاحب کا۔۔۔ (مداخلت) نہیں اسپورٹس منسٹر صاحب کا دل چارہ ہے بات کرنے کا آپ اُسے وقت دے دیں پرواہ نہیں ہے پانچ مہینے کے بعد پھر میں بولوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نصراللہ خان زیرے صاحب! اگر آپ بات نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! نہیں نہیں میں بات کرنا چاہرہ ہوں منسٹر صاحب بولے ہیں درمیان میں۔ جناب اسپیکر! یہ جو آرکیا لوگی ڈیپارٹمنٹ یا لاہوری ڈیپارٹمنٹ ہے مجھے، شاید آپ بھی منسٹر ہیں اس کے عبد الخالق ہزارہ صاحب۔ مجھے منسٹر صاحب سمجھادیں فناں منسٹر یا اسکا متعلقہ وزیر موصوف کہ اس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کیا رہی ہے؟ اس ڈیپارٹمنٹ نے آخر کیا کیا ہے؟ کتنی لاہوری یاں بنائی ہیں اور آرکیا لوگی پر انہوں نے کیا کام کیا ہے؟ ہمارے جتنے بھی تاریخی آثار ہیں، آثار قدیمہ ہیں اُن کی کیا صورتحال ہے؟ میں دو نہیں جاتا ہوں یہاں اس اسمبلی سے کوئی چار پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر کلی گل محمد کا بہت بڑا آثار قدیمہ ہے۔ اُس کی حفاظت کے لئے اس ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے؟ اور لوار الائی میں کیا کیا ہے؟ باقی ہمارا جو مرگ ہے اُس کے لئے کیا کیا ہے؟ اچھا! پسیے اتنے بڑھے لیکن برس رز میں ڈیپارٹمنٹ کی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ صرف ہے ڈیپارٹمنٹ کوئی وہ نہیں ہے کتنی لاہوری یاں آپ نے بنائی ہیں؟ مجھے بتائیں کہ اس کیپٹل میں اور ہر ڈسٹرکٹ میں کتنی لاہوری ہیں؟ اور پنجگور میں لاہوری یاں آپ کی تھی اس پر بھی چرچا ہے کہ وہ قبضہ ہو گئی ہے۔ اب یہ صورتحال ہے پھر اس کے لئے پیسوں کی کیا ضرورت

ہے جب ایک ڈیپارٹمنٹ کی اپنی کوئی کارکردگی ہے نہیں وہ کچھ کرتا نہیں ہے۔ اور اس کے باوجود حکومت تین ارب تیرہ کروڑ روپے کی اتنی خطیر رقم وہ ڈیپارٹمنٹ کی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ لہذا ضرورت ہے کہ کم از کم یہ آر کیا لو جی بڑا اہم ایشو ہے۔ یہ ہماری ثقافت ہے یہ ہماری تاریخ ہے اس تاریخ میں زندہ قومیں زندہ رہتی ہیں اس تاریخی اُس میں ہمیں یہاں سیر حاصل ڈیپیٹ ہونی چاہئے اسمبلی پر ہر ممبر کھل کے بولیں کیونکہ کسی قوم کی تاریخ آپ اُٹھالیں جس کی ماضی ہے آپ ختم کر دیں وہ حال اور مستقبل کی طرف نہیں جاسکتی۔ لہذا جناب اسپیکر! میری گزارش ہو گئی آپ سے آپ زیادہ جلدی میں ہیں پتے نہیں کیوں پورا دن پڑا ہوا ہے کل کا دن پڑا ہوا ہے اس پر آپ طویل بحث کریں۔ ماہرین آجاتے ہیں بولتے ہیں پھر اس پر تو کافی بولنا چاہئے آپ جلدی میں ہوتے ہیں کہ بس انکو یہ پیسے دے دوتا کہ یا گے جا کر کے کسی گھر میں ڈال دیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبہ زر نمبر 14 میں تخفیف زر۔ اچھا جی بولیں۔ بات کریں ٹائم ضائع نہیں کریں۔
جی اندر حسین صاحب۔

میر اندر حسین لاگو: جناب والا! آپ Chair ہیں آپ سے ڈر بھی لگتا ہے آپ کے پیچھے وہ صاحب کھڑے ہیں وہ نکال نہیں دیں اس لئے احتیاط سے بات بھی کرتے ہیں۔ تو جناب والا! جیسے نصر اللہ زیرے صاحب نے کہا یہ واقعی یہ انتہائی اہم ڈیپارٹمنٹ تھا اس میں ہماری ثقافت کو ہمارے کلچر کو ہماری تاریخ کو ہماری تہذیب و تمدن کو محفوظ رکھنا تھا۔ لیکن جناب والا! جس طریقے سے اس ڈیپارٹمنٹ میں غفلت کی گئی جس طریقے سے اس ڈیپارٹمنٹ میں کرپشن کی گئی اُس سے تو یہ لگتا ہے کہ جان بوجھ کے انہوں نے ہمارے کلچر، ہماری تہذیب، ہماری زبان، ہماری ثقافت کو ملیا میٹ کرنے کا ٹھیکہ اٹھایا ہے اور ان تمام چیزوں کے لئے ہم اکونفڈ گر خود کر رہے ہیں تاکہ اس خطے میں یہاں کے بنے والے جو تاریخی اقوام ہیں اُن کے کلچر ان کی زبان اُن کی ثقافت انکا نام و نشان باقی نہ رہے۔ جناب والا! اسی ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے آر کیا لو جی یہاں سبی کا تاریخی میرچا کر کا قلعہ، وہاں انہوں نے اُنکی حفاظت کے لئے ایک پیسہ نہیں لگایا اس ڈیپارٹمنٹ کی غفلت اس کی نالائقی اور اس کی مجرمانہ غفلت کی وجہ سے چاکرا عظیم قلعہ زبوں حامل کا شکار ہے۔ مہرگڑھ کی ہماری وہ تہذیب جو موہن جوڑ سے بھی اُس تہذیب کا نام و نشان مٹنے والا ہے۔ وہ تمام آثار ختم ہونے والے ہیں۔ کچھ دن پہلے منش صاحب نے خود مجھ سے کہا تھا کہ ہمارے کچھ نوار دات انہوں نے یہاں سے اٹھا کے کراچی اور پتے نہیں کہاں کہاں کی میوزیم میں رکھے تھے۔ کچھ تو اُن کی مہربانی انہوں نے مجھے کہا لیکن ابھی تک میں نے دیکھا نہیں ہے لیکن اُن کی مہربانی کچھ تو انہوں نے وہاں سے مٹاوا لیے ہیں۔ وہ آگئے ہیں، یہ ورنی ممالک ہمارے کتنے نوادرات اس ڈیپارٹمنٹ نے نیچے ہیں۔ ایک رپورٹ آئی تھی کہ UK اور جرمنی

کے میوزیم میں ہمارے بلوجستان کے نوادرات کو بیچا گیا۔ یہاں پڑے ہوئے ہیں اور اس کے باوجود ہم ان کو اتنی خطیر قسم اور ہم ان کو نواز رہے ہیں۔ صرف ڈائریکٹوریٹ بنانا۔ صرف لوگوں کو تجوہ اہیں دینا۔ صرف لوگوں کو مراعات و ڈیزیل، فیول اور گاڑیاں دینے کیلئے اگر ہم یہ فنڈنگ رکھتے ہیں تو یہ میرے خیال سے بلوجستان کے ساتھ، بلوجستان کے عوام کے ساتھ سراسر زیادتی ہو گی۔ جناب والا! ہمارا یہ کیپٹل ہے، یہاں کتنی لاہور یا یا establish کی ہیں۔ جو ایک آدھ بیڈنگ بنی تھی پچھلے دونوں میں نے ایک دو بیڈنگوں کا visit بھی کیا۔ وہاں کتابیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف لوگوں کو تجوہ اہیں دینے کیلئے SNE میں پوسٹ رکھنے کیلئے ہم نے ان ڈیپارٹمنٹس کو زندہ رکھا ہے ان کے گراونڈ پر جو function ہے وہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ لہذا میری اس ایوان سے درخواست ہے کہ اس طرح ہم نے حکومت بلوجستان نے ٹھیکنہ اٹھایا ہے کہ ہم لوگوں کو facilitate کریں اور ان پر ہم عوام کے ٹیکس کا پیسہ برداشت کریں۔ لہذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس کٹوتی کی تحریک کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ آیا مطالبہ زر نمبر 14 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جوارائیں مطالبہ زر نمبر 14 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نا منظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 14 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبہ زر نمبر 14 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 15 کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 22 ارب 38 کروڑ 24 لاکھ 30 ہزار 98 روپے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بدلہ مدد "صحیح" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 15 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 15 میں جناب عبدالواحد صدیقی رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب عبدالواحد صدیقی! آپ اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔ چونکہ وہ یہاں موجود نہیں ہے۔ آیا مطالبہ زر نمبر 15 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 16 کے بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 9 کروڑ 12 لاکھ 78 ہزار 98 روپے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بدلہ مدد "بہبود آبادی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 16 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 16 میں ملک سکندر خان ایڈووکیٹ، مولانا نور اللہ

اور اختر حسین لانگو صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا تینوں میں سے کوئی ایک تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو مبلغ 1 ارب 9 کروڑ 12 لاکھ 78 ہزار 9 روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد بہبود آبادی میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ وضاحت فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب اسپیکر! جس طرح اس کے لفظ سے پتہ چلتا ہے کہ پاپلیشن ویلفیر کیلئے یہ ملکہ بناء ہے۔ آبادی میں بلوچستان کے تمام لوگ آتے ہیں۔ لیکن کار کردار کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ویسے بھی لوگ اس ملکے کو اہمیت نہیں دیتے۔ آفسرز اس ملکے کو اہمیت نہیں دیتے۔ جو ان کو چلاتے ہیں وہ بھی اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ اس لئے ان کی جو بھی کار کردار ہے اُس کا کوئی بھی صلح بلوچستان کو آج تک نہیں ملا ہے۔ جب بلوچستان کے لوگ اس سے مستفید نہ ہوں۔ اور جو لوگ صرف اب نوازشات کے لئے اس میں آئے۔ اور وہ آئے بھی اگر کسی سیکرٹری کو وہاں ٹرانسفر کیا جائے تو اُس کو وہ اپنے لئے بطور سزا سمجھتا ہے کسی ڈائریکٹر کو ٹرانسفر کیا جائے تو بطور سزا سمجھتا ہے۔ جب ایک آدمی ڈینی طور پر اس کام کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ تو لوگوں کے بہبود کیلئے وہ کیا کام کر سکے گا۔ اور پھر اس ملکے سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچ سکے گا۔ اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک ارب نو کروڑ بہت بڑی رقم ہے اگر وہ رقم سارا سال سوائے تینوں ہوں کے اور فیول کے اور فضول خرچ کے اور کسی مد میں استعمال نہیں ہوتی تو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ یہ رقم کسی اور اچھے منصوبے کسی اچھے ملکے میں خرچ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔ اختر صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

میر اختر حسین لانگو: شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب والا! کچھ ملکے ایسے ہیں جن میں شاید میں غلط ہوں لیکن لگتا ایسا ہے کہ وہاں صرف لوگوں کو accommodate کرنے کیلئے یہ ڈیپارٹمنٹس بنائے گئے ہیں۔ اور اس میں پیسے رکھے گئے ہیں۔ میں آپ کو چھوٹی سی مثال دوں۔ یہ ملکہ ہے بہبودی آبادی۔ جناب والا! اس مردم شماری کا اگر آپ رزلٹ دیکھ لیں تو بلوچستان کی آبادی ڈبل ہو چکی ہے۔ 65 یا 70 لاکھ تھی اب ہم 1 کروڑ 22 لاکھ پر آ کے پہنچ گئے۔ جناب والا! یہ ملکے ہمیں اس کمپیٹ میں نظر نہیں آتے آپ انٹریئر کے ڈسٹرکٹس میں چلے جائیں ان مکملوں کا شاید کسی ڈسٹرکٹ میں سیکرٹریٹ ہو۔ شاید کسی ڈسٹرکٹ میں ان کے آفسر آن بیٹھتے ہیں۔ شاید ہی وہاں ان کے کوئی اس وقت چل رہے ہیں۔ باقی ان کے جتنے پروجیکٹس ہیں وہ مختلف NGOs ان کے ساتھ مل کے وہ چلا رہی ہیں۔ اب جیسے میں ہمیاں کی بھی مثال دوں۔ اُس میں ٹی بی کا الگ پروگرام ہے۔ ٹی بی کنٹرول پروگرام وہ

چلا رہے ہیں۔ ملیریا کنٹرول پروگرام الگ چلا رہے ہیں۔ اسی طرح جتنی این جی اوز ہیں یہ کام وہ لوگ کر رہے ہیں۔ تو اس مجھے کو اتنی خطیر قسم دینا میرے خیال سے بلوچستان کے عوام کی ساتھ زیادتی ہے۔ لہذا اس میں ہماری تحریک کو منظور کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه نمبر 16 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جوار اکین مطالبه زر نمبر 16 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 16 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ تحریک منظور ہوئی مطالبه زر نمبر 16 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 17 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 27 کروڑ 69 لاکھ 58 ہزار روپے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”افرادی قوت ولیبر انظام“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 17 پیش ہوا۔ مطالبه زر نمبر 17 میں میرزادبر کی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا میرزادبر کی صاحب اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میرزادبر علی ریکی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو مبلغ 2 ارب 27 کروڑ 69 لاکھ 58 ہزار روپے کے کل مطالبات زر افرادی قوت ولیبر انظام میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی، میرزادبر کی صاحب اوضاحت فرمائیں۔

میرزادبر علی ریکی: thank you جناب اسپیکر صاحب! یہ جو دو ارب رکھے ہیں لیبر کیلئے جناب اسپیکر! لیبر کیلئے بلوچستان کی کسی جگہ میں کوئی کام چاہے ہے پتال ہے چاہے اس مد میں کوئی اور سہولت، سکول ہو جائے یا پانی ہو جائے یا مختلف مد میں لیبروں کو فیس یا کوئی اور چیز دی جائے اُن کا حق ہے۔ مگر جناب اسپیکر صاحب! یہ جو دو ارب روپے رکھے ہیں لیکن یہ بھی کچھ دنوں کے بعد کر پیش ہو گی مگر ان کو نظر نہیں آئیں گے۔ یہ ظلم ہے لیبر ہیں غریب بندے ہیں بلوچستان میں جس جگہ میں ہیں اُن کے بچے ہیں کہاں پڑھائیں اپنے بچوں کو۔ براہ مہربانی فائلس منٹر صاحب بیٹھے ہیں اس کو تھوڑا سا بڑھایا بھی جائے اور یہ پسیے لیبروں تک پہنچایا بھی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه نمبر 17 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جوار اکین مطالبه زر نمبر 17 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہے وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 17 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبه زر نمبر 17 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 18 کی بابت

تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 99 کروڑ 50 لاکھ 79 ہزار روپے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد" ایڈمنیسٹریشن آف سپورٹس اور ریکریٹمنٹ سہولیات،" برداشت کرنے پڑیگے

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 18 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 18 میں ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ نے تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 99 کروڑ 50 لاکھ 79 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد" ایڈمنیسٹریشن آف سپورٹس اینڈ ریکریٹمنٹ سہولیات میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ ملک صاحب! وضاحت فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! بلوجستان میں سپورٹس سے متعلق جو قدمیم بلوجستان کا کھیل ہے۔ فٹ بال جس میں بلوجستان کے پچھے میں یہاں کے نوجوان شرکت بھی کرتے ہیں اور محنت بھی کرتے ہیں لیکن جن کھیلاڑیوں کو ہم جانتے ہیں یا جو صوبے یا قوم کے لیوں پر انہوں نے اپنی performance دی ہے بلوجستان میں شہرت پائی ہے۔ جس دن انہوں نے کھیل چھوڑا ہے اسکے بعد اس کی کوئی باز پرس نہیں کی گئی۔ ان کا کوئی پتہ نہیں لگایا گیا کہ جنہوں نے بلوجستان کے لئے قربانیاں دی ہیں بلوجستان کے لئے انہوں نے اپنی زندگی لگائی اُس کے بعد وہ پھر کہاں چلے گئے کس کھڈے میں گر گئے، تو یہ ایک الیہ ہے اگر سپورٹس ایڈمنیسٹریشن ہے تو ہونا یہ چاہیے تھا کہ بلوجستان کے جو مایہ ناز کھیلاڑی مٹی میں کھیل کے بلوجستان کا نام روشن کرتے تھے قوم کے لیوں پر کھیلتے تھے۔ پاکستان کے لیوں پر کھیلتے تھے ان کی کوئی شناوائی یا ان کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا تو 99 کروڑ روپے بہت خطیر رقم ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ سپورٹس کیلئے جو ماحول ہے جو اس ایڈمنیسٹریشن کے فرائض میں داخل بھی ہے شامل بھی ہے۔ اُس کے لئے کہیں بھی کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ کوئی کو لیجئے۔ کوئی میں شہر کے اندر اگر ایک آدھ سپورٹس کا کوئی میدان ہے جب آپ باہر نکلیں گے تو سوائے مٹی کے اور کچھ نہیں ہے۔ مثلاً میرے حلقات کو لے لیجئے نوال کی زرغون آباد، سرہ غرگئی تک پھر کوتوال، کلی عمر، شیخ ماندہ جو بہت بڑا علاقہ ہے پھر خیڑی، سمنگلی اور خروٹ آباد اتنا بڑا علاقہ ہے یہاں سپورٹس کیلئے اس محلے کی طرف سے کوئی میدان نہیں ہے۔ اب اُن جوانوں کی زندگی کیسے ہو گی اور ان کے ارمان کیسے رہیں گے۔ اس دفعہ بھی جو کوئی rural-areas کے ہیں وہاں کوئی بھی سپورٹس کمپلیکس نہیں دیا گیا ہے۔

جب اس ملکے کے زریعے لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچا گا لوگ اُس سے مستفید نہیں ہوں گے۔ تو 99 کروڑ کا مطلب ہے تو ایک ارب روپے اگر ایک ارب روپے صرف آپ کوئی شہر کے ایک علاقے کے آپ خرچ کرتے ہیں یا آفس کیلئے آپ خرچ کرتے ہیں اور پورے بلوچستان کو اس سے محروم کیا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی الیہ ہے، ظلم ہے اور میں یہ بھی مطالبہ کروں گا کہ اس حوالے سے ہمارے ہاں شیخ ماندہ جو بہت بڑا وسیع علاقہ ہے وہاں ایک سپورٹس کمپلیکس کی منظوری دی جائے تاکہ وہاں کے لوگ بھی اس جسمانی بودباش ہے اُس سے وہ مستفید ہو سکیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔ آیا مطالبہ زر نمبر 18 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جواراً کین مطالبہ زر نمبر 18 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 18 کو اصل حالات میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہو۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 19 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 56 کروڑ 1 لاکھ 51 ہزار 0580 روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائیں جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مدد سماجی تحفظ و سماجی بہبود، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 19 پیش ہوئی۔ اس میں جناب ثناء بلوج صاحب اور اختر حسین لانگو صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب ثناء اللہ بلوج: شکریہ جناب اسپیکر! مطالبہ زر نمبر 19 میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 56 کروڑ 1 لاکھ 51 ہزار 0580 روپے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد سماجی تحفظ و سماجی بہبود بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ محرکین میں سے ایک وضاحت فرمائیں۔

جناب ثناء اللہ بلوج: شکریہ جناب اسپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سماجی تحفظ و سماجی بہبود کو بلوچستان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے کہ بلوچستان جس طرح پہلے میں نے اپنی پہلی speech میں ذکر کیا کہ بلوچستان میں تقریباً 86 فیصد انسان کو غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ بلوچستان میں 14 ہزار کے قریب registered, UnRegisters کی میں بات نہیں کر رہا ہوں وہ تقریباً لاکھوں تک پہنچ جائیں گے۔

14 ہزار کے قریب افراد معذور ہیں۔ اس کے حوالے سے قرارداد لائے تھے وہ قرارداد یہاں منظور بھی ہوئی کہ اُن کو ایک تھوڑی سی اس طرح کی اُن کیلئے امداد مختص ہونی چاہیے، ہر مہینے۔ تیسری بات یہ ہے کہ بلوچستان میں نے اس سے پہلے بھی ذکر کیا کہ جب غربت کی شرح کسی صوبے میں سب سے زیادہ ہواں کو سب سے

زیادہ social protection کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن یہ جو میسے یہاں پر مانگے گئے ہیں۔ اب حکومت عملی کا فقدان ہے۔ میں دوبارہ حکومت کو یہ بتانا چاہتا ہوں یہ جو مطالبات زر کے حوالے سے ہماری باتیں ان کو ذرا غور سے یہ سنیں کہ دیکھیں social protection کسی بھی ریاست کا سب سے اہم ستون ہے۔ کیونکہ ایک ریاست میں مختلف نوعیت کے مختلف اقسام کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ کچھ امیر کچھ متوسط کچھ کم متوسط اور کچھ انتہائی غریب ہیں اور بلوچستان میں انتہائی غریب افراد کی تعداد، 86 فیصد سے زیادہ لوگ انتہائی غربت کی زندگی میں گزار رہے ہیں۔ جو صوبائی حکومت ہے بجائے ان 4 ارب جواہی اس بجٹ میں انہوں نے پیش کیا ہے۔ 4.3 billion یہ ہمارا پروٹیکشن یا social sector میں سماجی تحفظ و سماجی بہبود کے حوالے سے یہاں particularly 1 ارب 56 کروڑ روپے کی ایک بہت ہی ہمارے خیال سے کثیر رقم مانگ رہے ہیں۔ اس میں یہ سارا پیسہ 4 ساڑے چار ارب روپے سو شل پروٹیکشن کا صوبائی جو پیسہ ہے یہ بیچ سکتا تھا۔ ہم اسکو کسی اور مد میں وہ خرچ کر سکتے تھے۔ کیوں اسکی ایک وجہ ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کے چار سے پانچ بڑے social protection projects ہیں۔ مثال کے طور پر ایک پروجیکٹ ہے بنیظیر انکم سپورٹ پروگرام۔ بنیظیر انکم سپورٹ پروگرام بلوچستان کی گزشتہ حکومت کی کوتا ہیوں کی، میں نالائقی کا لفظ استعمال نہیں کرتا، پرانے دوست ساختی بہت۔ گزشتہ حکومتوں کی کوتا ہی کی وجہ سے کوئی نظیر انکم سپورٹ پروگرام جس کو اگر تقسیم ہونا چاہیے تھا غربت کی بنیاد پر، آبادی کی بنیاد پر نہیں، unfortunately، 88 ارب روپے کے قریب یعنی جناب والا! 2014 اور 2015 میں بنیظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت 88، ساڑے اٹھاسی ارب روپے صوبوں میں تقسیم کئے گئے۔ 88، ساڑھے اٹھاسی ارب روپے سو شل پروٹیکشن کی مدد میں بنیظیر انکم سپورٹ پروگرام کی مدد صوبوں کے مابین میں تقسیم کی گئی۔ ویسے تو انصاف یہ ہونا چاہیے تھا اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے یہاں زکوٰۃ خیرات وہ کم استعداد والے لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہے جو لوگ غریب ہیں جو غربت کی لکیر سے یخچ زندگی گزار رہے ہیں اور اس میں بلوچستان کے سب سے زیادہ ہیں۔ لیکن پاکستان میں ابھی social protection کی ساری اسکیمات آبادی کی بنیاد پر تقسیم کی جا رہی ہیں۔ تو میں آپ کو بتا دوں گا یہ اس حکومت کی سب سے بڑی کمزوری ہے کوتا ہی ہے کہ وہ اپنے پیسے جو اس کی مد میں خرچ کر رہی ہے۔ development کے لیے آتے ہیں ان کو social protection کی مد میں خرچ کر رہی ہے۔ social protection کی مد میں فیڈرل گورنمنٹ کے گریبان میں پکڑنا چاہیے۔ ہماری غربت، ہماری پسماندگی، ہماری بھوک اور افلas کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ گزشتہ 70 سال سے اسلام آباد کی غلط پالیسیاں ہیں۔ تو 88 ساڑھے 88 ارب روپے میں سے جناب والا! جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کو کیا ملا ہے؟ بلوچستان کو

صرف 3 ارب، اُس میں سے بلوچستان کو ملے ہیں۔ یعنی بلوچستان کو 3.7% جبکہ بلوچستان کی آبادی بھی 6 ہے۔ اگر 6% کے حساب سے social protection کی مدد میں بلوچستان کو پہنچانے تو بلوچستان کو 6 سے ساڑھے 6 ارب روپے even بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی مدد میں ملتے۔ یہ جو چار، ساڑھے چار ارب روپے social protection کا ہے یہ آپ ہمیلتا ہوا راجوی کیشن کی development پر خرچ کر دیتے۔ لیکن یہ حکومت کی ایک ناکامی۔ دوسری میں عرض کروں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاء بلوج صاحب! آپ کے پانچ منٹ پورے ہو گئے۔ مہربانی کریں۔

جناب شناع اللہ بلوج: سر! دیکھیں یہ بہت۔ لگنے کو تو یہ سماجی بہبود کسی ہاں کے سامنے سے گزاریں گے کہیں گے کم اہمیت والا موضوع ہے لیکن یہ بلوچستان کے حوالے سے سب سے اہمیت کا حامل موضوع ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ میں ابھی آپ کے پاس آتا ہوں یہ جو واشک کا نام بار بار لیتے ہیں آپ کو پتہ ہے کہ واقعی واشک Human Development Index میں انسانی وسائل کا جو گراف ہے، اُس میں واشک کا نمبر سب سے آخر میں آتا ہے۔ ڈیرہ گلی، واشک، خاران، چاغی، موئی خیل آپ کا یہ سب سے آخر میں آتے ہیں۔ آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں جہاں اس وقت ہزاروں کی تعداد میں لاکھوں کی تعداد میں وہاں لوگ registered ہیں اُن میں سے آپ کے خیال میں واشک والوں کی تعداد کیا ہو گی؟ یعنی بلوچستان کے ایک لاکھ 88 ہزار کے قریب افراد بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں registered ہیں۔ واشک کے کتنے لوگ ہوں گے؟ اسی طرح خاران کے کتنے لوگ ہوں گے؟ میں آتا ہوں آپ کے موئی خیل کی طرف آپ کے خیال میں کتنے لوگ ہوں گے؟ جناب والا! اس طرح میں آپ کو بتاؤں کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت، واشک ضلع میں جناب والا! صرف 422 لوگ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت registered ہیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے یہ دینی میں رہتے ہیں۔ جیسے خاران میں نوسو، ہزار کے قریب۔ یہ problem کیا ہے؟ ابھی political representative Government جو Government diagnose کرتی ہے۔ ہم اسلام آباد کے ساتھ بیٹھ کر 88 ساڑھے 88 ارب روپے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی مدد جانے ہم جا کے بلوچستان کے لئے 20 سے 22 ارب روپے social protection کی مدد میں لاسکتے تھے۔ اور یہ بات آج سے ایک سال سے مسلسل میں کھم رہا ہوں۔ آپ کا جو پیسہ ہے اس کو ضائع کرنے کی بجائے 1 ارب ادھر ڈیڑھ ارب ادھر، sector 27 ہیں میں آپ کا سارا جو پیسہ ہے وہ 16 سے 17 بھی نہیں ہے۔ اور آپ اپنے سارے پہنچانے کے لئے ایک ایک ارب کر کے دو دو ارب کر کے تین تین ارب

کر کے اسی طرح مختلف مکملوں میں ضائع کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت بلوچستان نے ایک اچھی سی شروع کی میں appreciate کرتا ہوں لیکن ایک consulative process scheme کے تحت نہیں کیا انہوں نے تین سے ساڑھے تین ارب روپے وہ مختص کیے گئے کہ جی کچھ بیماریاں ہے جس کا علاج بلوچستان میں ممکن نہیں وہ یہ دون بلوچستان جا کے کسی اور صوبے میں جائے ہم اُس کے لیے اُس کو پیسے دیں گے۔ اس میں flaw کیا ہے؟ سب سے بڑی خامی کیا ہے؟ ایک تو یہ ہے کہ یہ consultative process کے تحت نہیں ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ ساڑھے تین ارب روپے میں بلوچستان کا، جو ہمیلٹھ کا infrastructure ہے۔ یعنی اگر کینسر کا علاج نہیں ہوتا تو ضروری نہیں آپ سینٹ، سریا سے بہت بڑی بلڈنگ بنائیں آپ ایک اچھوٹی سی عمارت میں جو existing CENAR Hospital already ہے اپ وہاں کینسر سے متعلق ادویات، ایک بہترین آپ اُس کے بارے میں سرجن، فرنیشن اور experts بلا کے اچھی تنوڑیں دے کے، بجائے کہ ایک شخص جائے اپنا estimate لے آئے۔ 60 سے 70 لاکھ روپے آپ ایک مریض کو دے رہے ہیں، یہ کوئی حکمت عملی ہے؟ آپ نے کل اس کو appreciate کیا ہے لیکن ہو سکتا ہے نیک نیتی کی ہو گی۔ لیکن اس کا جو طریقہ کار ہے وہ کچھ افراد کے لیے فائدہ مند ہو گا بلوچستان میں مریضوں کی تعداد لاکھوں اور کروڑوں میں ہے۔ لہذا جب ایسا اہم صوبہ جہاں مریضوں کی تعداد سب سے زیادہ وہاں social protection کی جو ایسی اسکیم بناتے ہیں اُس میں آپ کو دیکھنا ہو گا، آپ استعداد کار، efficiency Hospitals میں کینسر سے متعلق، جگر liver transplant اسے متعلق، آپ باقی جو تین، چار بڑے امراض ہیں جن کا بلوچستان میں اس وقت علاج نہیں ہو رہے ہیں یہ ساڑھے تین ارب روپے لگا کے دکھائیں۔ دوسرے صوبے سے بھی لوگ آپ کے صوبے میں علاج کے لئے آئیں گے۔ ابھی میں ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ شاء بلوج صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوج: سر! ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اور اختر حسین دونوں کا time پورا ہو گیا۔

وزیر خزانہ: اس پر کافی زیادہ بحث ہو گئی ہے اس پر voting ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ہو گیا وہ بھی ہو گیا۔

جناب شاء اللہ بلوج: تو جناب اسپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں، سماجی بہبود کے ہمارے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میں 4,6 ارب نہیں بلوچستان کو اس وقت 40 سے 45 ارب روپے social protection کی مد میں

چاہئیں، لیکن وہ میرے بھائی اپنی جیب سے، اپنے خزانے سے نہیں دیں۔ آپ کے پاس 100 ایسے opportunities ہیں جن کو اس گورنمنٹ نے explore کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو جو پیسے ملتے ہیں ان کو آپ broader perspective development strategy کی بنا میں۔ یہ جو آپ کو یاد ہو گا ہم بار بار کہتے تھے کہ تحت consultative process بجٹ بنائیں۔ ہم اس صوبے کے لئے دو سے تین سوارب روپے development کی مد میں لاسکتے تھے۔ ایک سوارب پر آپ نے اس کو روک کر رکھ دیا۔ آپ اپنے جو social protection ہے اس کو 100% آنے والے 20 سالوں کے لئے وفاق کے گلے میں ڈال دیں۔ ہماری غربت کی ذمہ داری، ہمارے ہاں terrorism, drought, floods اور ابھی یہ جو گھاس کے اوپر جو آئے ہیں جس کو ڈل کہتے ہیں، اس کی ہر وجہ سے یہ جو بہت بڑا بلوچستان کونقصان ہوا ہے یہ Federal Government کی responsibility ہے۔ protection کی مد میں آپ 6 سے 10، 18 ارب روپے اس سے لاسکتے تھے ہم نے یہاں قرارداد منظور کی۔ ہمارے 15 ہزار کے قریب یہاں مخدور ہیں۔ وہ ہرامید کے ساتھ، جس دن قرارداد پاس ہوئی میرے شکر میں میں سینکڑوں کی تعداد میں آئے شکر یہ ادا کرنے اور یہ پیسے کب ملیں گے ہمیں؟ میں نے کہا کہ ابھی policy پاس ہوئی ہے اور implementation گورنمنٹ کا کام ہے۔ unfortunately ہم ان 14 ہزار کیلئے بھی کوئی اچھی پالیسی، ڈیڑھ ہزار، دو ہزار، تین ہزار کچھ نہیں ہے۔ وہ اسلام آباد نے کیلئے تیار ہے، یہ باہر کے ادارے دینے کیلئے تیار ہیں۔ اس حکومت کو چاہیے کہ اپنی حکمت عملی، پیسوں کی تقسیم اور اداروں کی استعداد کا بڑھانے کیلئے۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ شاء بلوج صاحب۔

جناب شاء اللہ بلوج: تو میں یہ سمجھتا ہوں اس کو زیر بحث لا یا جائے۔ اور اس کو منظور نہیں کیا جائے۔ شکر یہ جناب اسپیکر جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه زر 19 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو اکیں مطالبه زر نمبر 19 میں کٹوئی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 19 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ آپ لوگوں کی آوازیں نہیں آرہیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 20 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 40 کروڑ روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائیں جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”قدرتی افات اور دیگر حادثات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 20 پیش ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 20 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 20 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 21 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 2 کروڑ 51 لاکھ 45 ہزار 200 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائیں جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مدد "مدھی والقیتی امور" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 21 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 21 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 21 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 22 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 69 کروڑ 79 لاکھ 82 ہزار 100 روپے سے زائد نہ ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یا پس منوال جو flight mode پر کر دیں تاکہ disturbance نہ ہو۔

وزیر خزانہ: وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائیں جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مدد "خوارک" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 22 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 22 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 22 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 23 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 ارب 46 کروڑ 15 لاکھ 72 ہزار 800 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائیں جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مدد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: mistake میں آئی ہوئی ہے؟۔

قاائد حزب اختلاف: جی ہاں یہ ادھر یہ ذرا دھکائیں اسپیکر صاحب کو۔ اس میں غلطی ہوئی ہے اس کی وجہ سے یہ سارا کچھ ادھورا رہ گیا ہے۔ یہ 19 کے بعد print 26 ہوا ہے، باقی درمیان والے کل گئے ہیں۔۔۔ (مداخلت) میرے والے میں تو نہیں ہے۔ وہ جو باقی مطالبات زر ہیں وہ تو نہیں پتہ چلا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 23 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 23 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 23 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 24 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 25 کروڑ 75 لاکھ 80 ہزار سے زائد نہ ہو

وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون کے دوران بسلسلہ مد ”مالی اراضی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 24 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 24 منظور کیا جائے۔ مطالبه زر نمبر 24 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 25 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 2 کروڑ 79 لاکھ 5 ہزار 7 سوروپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون کے دوران بسلسلہ مد ”امور ایوانات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 25 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 25 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 25 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 26 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 42 کروڑ 11 لاکھ 6 ہزار 8 سوروپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون کے دوران بسلسلہ مد ”جنگلات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 26 پیش ہوا۔ مطالبه زر نمبر 26 میں ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ قائد حزب اختلاف نے تحریک تحفیض زر کا نوٹس دیا ہے لہذا ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ قائد حزب اختلاف اپنی تحریک تحفیض زر پیش کریں۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو مبلغ 1 ارب 4 کروڑ 11 لاکھ 6 ہزار 8 سوروپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد جنگلات میں بقدر ایک روپے کی تحفیض کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تحفیض زر پیش ہوئی ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ صاحبوضاحت فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! بلوچستان کے پہاڑ بلوچستان کے صحراء جنگلات کے تحفظ اور اس کے قیام اور بنی الاقوامی سطح پر اس کو tourism کا ایک بہت بڑا سلسلہ بنایا جاسکتا ہے۔ لیکن یہاں جو صورتحال ہے اس محکمہ کی یا اس میں اتنی جو خطیر رقم 1 ارب 42 کروڑ روپے ہے۔ اس سے نہ تو زیارت کے جنگلات کا تحفظ ہوا ہے اور نہ بلوچستان کے دوسرے علاقوں میں جنگلات سے متعلق کوئی خاطرخواہ ایسی چیز جسے ہم بطور مثال پیش کر سکے۔ یادِ نیا کو ہم اس سلسلے میں یہ بتائیں کہ ہمارے یہاں یہ جنگلات ہیں اور ان کا یہ تحفظ ہے یہ قدرتی جود رخت ہیں اُس میں ان

درختوں کا تحفظ ہے۔ یا جو جنگلی جانور ہیں اُن کا تحفظ ہے۔ تو یہ صرف لوگوں کو یا آفسران کو نواز نے کی لیے اتنی بڑی رقم دینا میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے۔ جب تک اس کو streamline کیا جائے۔ جب تک اس کو اُس کے اصل روح کے مطابق اس کی formation کی جائے اُس وقت تک یہ پسیے دینا زیادتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔ آیا مطالبه زر نمبر 26 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے۔ جو اراکین مطالبه زر نمبر 26 کی کوئی کی تحریک کی حمایت میں ہے وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 26 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 26 کو اصل حالت میں منظور کیا جاتا ہے۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 27 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 40 کروڑ 67 لاکھ 24 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 27 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 27 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 27 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 28 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 52 لاکھ 38 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "امداد بآہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 28 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 28 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 28 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 29 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 67 کروڑ 64 لاکھ 91 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "آپاشی" برداشت کرنا پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 29 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 29 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 29 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 30 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 ارب 82 کروڑ 27 لاکھ 18 ہزار 2 سوروپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختتام 30 جون

2020ء کے دوران بسلسلہ مددی ترقی، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 30 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 30 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 30 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 31 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 37 کروڑ 62 لاکھ 92 ہزار 9 سوروپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مددی صنعتیں، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 31 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 31 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 31 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 32 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 کروڑ 79 لاکھ 81 ہزار 9 سوروپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مددی اسٹیشنری و طباعت، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 32 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 32 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 32 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 33 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 26 کروڑ 71 لاکھ 47 ہزار 1 سوروپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مددی معدنی وسائل سائنس و شعبہ جات، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 33 پیش ہوا، آیا مطالبه زر نمبر 33 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 33 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 34 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 31 کروڑ روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کی اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مددی سبیڈی، برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 34 پیش ہوا، مطالبه زر نمبر 34 میں جناب اختر حسین لانگو، نصر اللہ خان زیرے صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب اختر حسین لانگو اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میر اختر حسین لانگو: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک جو مبلغ 1 ارب 31 کروڑ روپے کے کل مطالبات زر

بسیار مسیڈ یز میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جناب اختر حسین لاغو صاحب اور نصر اللہ خان زیرے صاحب وضاحت فرمائیں۔

میرا ختر حسین لاغو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! اس میں 1 ارب روپے سے زیادہ جو سیڈ یز اس وقت ہم حکومت بلوچستان دے رہے ہیں ان کے حوالے سے کوئی followup ہماری اس صوبائی حکومت کے پاس نہ کوئی data کچھ بھی نہیں ہے۔ اس میں میں صرف ایک مدد کی نشاندہی کروں گا۔ جناب والا! جس میں ایک خلیفہ قم ہم سالانہ سیڈ یز کی مد میں دے رہے ہیں جو کیسکو کو ہم زمینداروں کو بھلی مہیا کرنے کی مد میں ہم دیتے ہیں اس میں جناب والا! تین قسم کی payments ہیں جو کیسکو ہم سے لے رہی ہے۔ پہلا ایک 10 ہزار روپے monthly وہ ہمارے زمیندار سے لے رہی ہے، اُس کے بعد ہم جو صوبائی حکومت اُن کو سیڈ دے رہی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ جو سیڈ دے رہی ہے یہ سب ملا کے تقریباً سوا لاکھ، ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہم کیسکو کو monthly payments کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے بھلی ہماری جو بنتی ہے یہ ہمارا جو share بتتا ہے زمیندار کا اُس حوالے سے آج دن تک ہماری گورنمنٹ نے ان سے پوچھا نہیں ہے کہ کل آپ ہم سے کس قدر سیڈ یز اور جو individual ہے ہمارا اُن کی مد میں آپ لے رہے ہیں اور بھلی ہمیں کتنے گھنٹے مہیا کر رہی ہے۔ یہاں کوئی شہر اکثر ہم یہاں اس موضوع پر بات کرتے رہتے ہیں چونکہ ہمارا حلقة ہے یہ ہمارا شہر ہے، یہ ہمارا capital ہے، یہ ہماری پیچان ہے۔ یہاں جو مینکر مافیا ہیں جو پرائیوٹ ٹیوب ویز چل رہے ہیں وہ ہمارے میٹر پر جناب اسپیکر! چل رہے ہیں۔ وہ 15 سے 16 گھنٹے وہ ٹیوب ویل چلتے ہیں جن کا monthly bill اُسی، نوے ہزار روپے سے اوپر نہیں آتا۔ جب کہ یہاں کیسکو سوا لاکھ سے زیادہ ہم سے لے جا رہی ہے اور ہمارے زمیندار کو جو بھلی ملتی ہے بعض districts میں 4 گھنٹے ہیں اور بعض میں 6 گھنٹے ہیں۔ اب سنا ہے کہ کچھ districts میں انہوں نے 8 گھنٹے کر دیے ہیں۔ تو جناب والا! اس قسم کی سیڈی جس کا نہ سر ہے نہ پھر ہے جس کا نہ data گورنمنٹ کے پاس ہے۔ جس کا نہ followup گورنمنٹ کے پاس ہے۔ نہ جس کا کوئی result گورنمنٹ کے پاس ہے کہ انہوں نے یہ سیڈی جو دی ہے اُس کے بدلتے میں جو output ہے وہ ہمیں کیا مل رہا ہے۔ باقی چیزوں کی detail نہیں ہے۔ کھاد میں ایک زمانے میں سیڈی دی جاتی تھی زمینداروں کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے پیسوں سے کھاد خرید کے اپنے معاملات چلا رہے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے مدد کوئی نہیں ہے لہذا جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سیڈی، یہ پیسے کا ضیائع ہے۔ اس میں کٹوتی کی جائے اور ہماری

اس تحریک کو منظور کیا جائے کیوں کہ اس میں mismanagement کا ایک بہت بڑا factor ہے۔ اس میں followups کا ایک بہت بڑا factor ہے کہ ہماری گورنمنٹ کو آج دن تک یہ پتہ نہیں ہے سب سڈیز کی مد میں اور زمیندار کی مد میں جو کیسکو کو دے رہی ہے وہ کتنے یونٹس کی بجائی بنتی ہے اور اُس کے بد لے میں جو کیسکو ہمیں دے رہی ہے زمینداروں کو وہ کتنی ہمیں بجائی دے رہی ہے۔ یہ تمام کا تمام پیسہ misuse ہو رہا ہے لہذا اس پر کٹ لگایا جائے۔ شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکر یہ۔ جی نصراللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب! جناب اختر حسین لانگو صاحب نے اس پر بڑا اچھا بولا حکومت سب سڈی کے حوالے سے ایوان کو تو آپ بتائیں کہ اتنی خطیر رقم آپ کس مد میں دے رہے ہیں؟ پوری تفصیل تو دیں کہ واپڈا کو آپ دے رہے ہیں، آپ کھاد خرید کر کے زمینداروں کو دے رہے ہیں، اچھا واپڈا کو آپ دے رہے ہیں اتنی خطیر رقم اُس کے بد لے ہمیں کیا دی جا رہی ہے۔ آپ لیقین کریں زمیندار کے ٹیوب ویل کی بات آپ چھوڑ دیں وہ تو بڑا issue ہے۔ اُس issue کو آج تک ہم حل نہیں کر سکے۔ اچھا یہاں کوئی شہر میں کوئی 200 کے قریب ٹیوب ویل ہیں۔ واپڈا والوں نے وہ ٹیوب ویل disconnet کیے ہیں۔ ہم نے بارہاں فلور پر کہا ہے۔ ابھی تک کسی جانب سے نہ Minister PHE صاحب، نہ منسٹر فناں صاحب، اور نہ قائد ایوان نے ہمیں اس حوالے سے کوئی تسلی بخش جواب دیا ہے کہ جو ٹیوب ویل disconnect ہوئے ہیں اور واسا لے نہیں لے رہی ہے۔ واپڈا والے کہہ رہے ہیں کہ واسا س وقت پتہ نہیں کتنا کروڑ روپے قرض دار ہے۔ یہاں آپ ایک ارب ڈیڑھ ارب روپے سب سڈی کے حوالے سے رہے ہیں یہ اتنا اضافہ آرہا ہے اتنا بیسہ سب سڈی میں جارہا ہے لیکن عوام کو کچھ نہیں مل رہا ہے۔ وزیر خزانہ صاحب! آپ ہمیں یہ بتائیں please کوئی پانچ منٹ آپ ضائع کریں کہ یہ سب سڈی کاہماں جا رہی ہے کس مد میں جا رہی ہے؟ ہمیں آج بتایا جائے۔ نہیں وہنگ کا مسئلہ نہیں ہے۔ آج ہمیں بتائیں آپ کو جلدی کیوں ہے آپ کا بجٹ ویسے پاس ہو جائے گا۔ آپ کا یہ 419 ارب کا جناب اسپیکر انہیں میں تحریک پر آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! آپ تحریک پر بات کریں اور آپ کا time پورا ہو گیا۔ یہ طریقہ نہیں ہوتا آپ چیز کو address کریں۔ پانچ منٹ بھی پورے ہو گئے۔ جی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! ڈیڑھ ارب روپے کی بات ہے یہ پیسہ ہمارے عوام کے خون پسینہ کا یہ کسی نے خیرات میں ہمیں نہیں دیا ہے۔ ہم نے ٹیکس جمع کر کے، ہم ٹیکس جمع کرتے ہیں ابھی آپ بجائی کابل

اٹھائیں کتنا گلکس دیتے ہیں۔ direct گلکس کتنا دیتے ہیں indirect گلکس کتنا دیتے ہیں۔ پیسے تو اس عوام سے نکلنا ہے جو gallery میں بیٹھے ہیں اور ہم اتنا ضائع کر رہے ہیں۔ جناب وزیر خزانہ صاحب! آپ ہمیں بتائیں کہ یہ ڈیڑھارب روپے کس مدیں جارہے ہیں کیا ہورہا ہے۔ جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب۔ زمرک خان! اس پر میرے خیال سے بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں ہے۔ جی زمرک صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزی: (وزیر زراعت و کاؤنٹری ٹاؤن) ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بحث ہے بحث پر تین دن بحث ہوئی آپ نے ان کو تجویدی اگروہ تجویدی لکھ لیں گے ہمارے قائد ایوان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے جو فناں منظر بیٹھے ہوئے ہیں وہ لکھ لیں گے اور جو یہ جو کٹ مو شنز ہیں اس پر یہ صرف بول سکتے ہیں۔ سوال نہیں کر سکتے ہیں سوال اگر لانا چاہئے تو next session میں وہ اپنا question کریں۔ بنالیں یہ طریقہ کارہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ نے صحیح فرمایا شکریہ آیا مطالبه زر نمبر 34 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جن اراکین نے اسمبلی مطالبه زر نمبر 34 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں؟ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 34 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے۔ تحریک اصل حالت میں منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 35 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 33 کروڑ 54 لاکھ 19 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "پراسکیوشن ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 35 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 35 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 35 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 36 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ 92 لاکھ 98 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 36 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 36 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 36 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 37 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 48 ارب 1 کروڑ 19 لاکھ 45 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بنسلاہ مد ”ناوی تعلیم“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 37 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 37 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 37 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 38 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 77 کروڑ 62 لاکھ 66 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بنسلاہ مد ”میڈیکل اججکشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 38 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 38 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 38 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 39 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 47 کروڑ 89 لاکھ 47 ہزار روپے 5 سو سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بنسلاہ مد ”شفاقی خدمات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 39 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 39 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 39 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 40 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 45 کروڑ 41 لاکھ 11 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بنسلاہ مد ”قانونی خدمات و قانونی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 40 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 40 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 40 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 41 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 کروڑ 91 لاکھ 17 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بنسلاہ مد ”محکمہ ترقی نسوان“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 41 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 41 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 41 منظور ہوا

وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 42 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 89 کروڑ 50 لاکھ 4 ہزار 7 سورو روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”بلوچستان کا نٹسپلری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 42 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 42 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 42 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 43 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 15 ارب 50 کروڑ روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مد ”سرمایہ کاری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 43 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 43 میں جناب اختر حسین لانگو اور جناب اکبر مینگل صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا دونوں میں سے کوئی ایک تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب محمد اکبر مینگل: میں تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 15 ارب 50 کروڑ روپے کل مطالبات زر بسلسلہ مد (سرمایہ کاری) میں بقدر ایک روپے تخفیف کی جائے

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی اپنی تحریک کی وضاحت فرمائیں۔

میر محمد اکبر مینگل: شکریہ جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ سرمایہ کاری کے حوالے سے بلوچستان میں نہ ہونے برابر ہے ایک خطیر رقم جو اس سلسلے میں رکھی گئی ہے نہ یہ کہیں نظر آتا ہے نہ اس کا کوئی حساب کتاب ہے۔ تمام میدان جہاں پر کم از کم ایجوکیشن ہے پینے کے پانی کی جو سہولت ہے لائیواسٹاک ہے بلوچستان میں اگر ہم سرمایہ کاری کر سکتے تو سب سے پہلے لائیواسٹاک ایگر یکچھ اور معد نیات اور دوسرے شعبے میں بھی اس رقم کو خرچ کرنا چاہئے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس رقم کو ان field میں سرمایہ کاری کرنی چاہئے جہاں بلوچستان کے لوگوں کی زندگی سے وابستہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آپ بھی بات کرنا چاہتے ہیں اختر صاحب اس پر جی کریں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! اس میں انتہائی خطیر رقم سرمایہ کاری کے حوالے سے رکھی گئی ہے جو 15 ارب روپے سے زائد ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اپنا موبائل silent کریں۔

میر اختر حسین لانگو: میرے پاس موبائل ہے، ہی نہیں شاید آپ کا موبائل بچ رہا ہے 15 ارب 50 کروڑ

روپے نہیں میں نے کہا موبائل نج رہا ہے اسپیکر کے اوپر کیا بات چیت ہے یار۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مبین خان! آپ interfere نہ کریں۔ جی اختر صاحب۔

میر اختر حسین لاغو: اسپیکر کے اوپر کسی نے بات نہیں کی انہوں نے کہا آپ کا موبائل نج رہا ہے میں نے کہا میرے پاس تو نہیں ہے شاید اور ہر نج رہا ہے اس میں کیا ہے یا نہیں اگر آپ نے تختواہ حلال کریں ہمیں بولنے کا شوق ہے ہم تو بولتے رہیں گے آپ کو تختواہ حلال کرنی ہے کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے اور معزاز ارکین کے بیچ میں کسی کی بھی اجازت نہیں ہے بات کرنے کی۔

میر اختر حسین لاغو: بہت مہربانی جناب والا! اس میں 15 ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم سرمایہ کاری کے حوالے سے رکھی گئی۔ اس سے پہلے بلوچستان میں اس طرح کا کوئی department اس طرح کا کوئی ادارہ ہی نہیں کرتا۔ through گورنمنٹ آف بلوچستان اس سے پہلے کہیں پر بھی کوئی سرمایہ کاری کی ہو کہیں پر بھی کسی business کی بنیاد رکھی ہو۔ کہیں پر بھی کوئی اس طرح کے projects پر کام کیا ہو اب ایک دم سے اتنی خطیر رقم اتنی بڑی رقم جو ہم رکھ رہے ہیں۔ بغیر کسی consultancy کے بغیر کسی ادارے کے بغیر کسی directed expertise کے بغیر کسی debate and deliberation کے بغیر کسی program کے تحت کہ کس sector میں سرمایہ کاری کرنی ہے کیا business کرنی ہے گورنمنٹ آف بلوچستان نے کیا چیزیں بنانی ہے۔ اس سے پہلے بھی گورنمنٹ آف بلوچستان نے شاید 2009 یا 10 کے بعد اس طرح کی ایک سرمایہ کاری کرنے کو شش کی تھی آپ کے ریکوڈ میں وہ پیسہ وہ سرمایہ آپ کا وہ آج دن تک اُن کا کوئی حساب کسی کے پاس نہیں ہے کتنا پیسہ خرچ ہوا۔ کروڑوں ارب روپے کی مشینری وہاں خرید گئی تھی کروڑوں اربوں روپے کے جزیڑز وہاں پر لیں گئے تھے۔ power plants وہاں پر لے گئے تھے سامان ایک بہت بڑا لایا گیا تھا کہ ریکوڈ کو گورنمنٹ آف بلوچستان اپنے funds سے اپنی قوت پر start کر گی۔ اُن تمام مشینری جزیڑز اور جو investment Government of Balochistan میں بغیر کسی planing کے بغیر کسی consultation کے بغیر کسی expertise کے اس طرح شروع کیا گیا تھا۔ وہ تمام کا تمام پیسہ ڈوب گیا ہمارے فنڈر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔ mines کی وہ اس چیز کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ وہ پیسہ وہ جزیڑز کہاں گئے جو سامان خرید کے ریکوڈ ک پہنچایا گیا تھا۔ اُن تمام مشینری کا کیا بنا اُن تمام جو پیسے لگائے گئے تھے ان کا کیا بنا وہ investment جو کی گئی تھی اُس investment کا کیا بنا میرے خیال سے اس کو complete کیا جائے جب تک اس پر باقاعدہ directorate نہیں بنتا۔ جب تک اس پر ہوم ورک defer

نہیں ہوتا جب تک اس پر experts کی رائے نہیں لی جاتی جب تک اس ادارے کو establish نہیں کیا جاتا اُس وقت تک اتنی خطیر رقم 15 ارب 50 کروڑ روپے جور کئے گئے ہیں میرے خیال سے ان پیسوں کا حشر بھی ریکوڈ کے لیے جو پیسے رکھے گئے تھے، ان سے زیادہ برا ہو گا کیونکہ بغیر سوچے سمجھے بغیر consultation کے بغیر تیاری کے بغیر ہوم ورک کے آپ کسی بھی میدان میں جائیں گے۔ وہ پیسے ہمارے ڈوب جائیں گے یہ پیسے ہمارے ہیں ان کا باقاعدہ گورنمنٹ بیٹک hold in کر لے جب تک وہ کسی کو investment کی dircetorate کی consent طاہر نہیں کرتے جب تک وہ کوئی fund تلاش نہیں کرتے establish نہیں کرتے جب تک وہ کوئی investment کرنی ہے۔ اُس وقت تک اس بل کو hold کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ اختر حسین لاٹگو صاحب۔ آیا مطالبہ زر نمبر 43 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو ارکین اسمبلی مطالبہ زر نمبر 34 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں؟ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 43 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 44 کی بابت تحریک پیش کریں

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 ارب 70 کروڑ 40 لاکھ روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلہ مدد "محکمہ تو انا کی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 44 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 44 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 44 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 45 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 32 کروڑ 51 لاکھ 69 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلہ مدد "انفار میشن میکنالوجی ڈیپارٹمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 45 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 45 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 45 منظور ہوا، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 46 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 46 کروڑ 37 لاکھ 26 ہزار روپے سے زائد ہے وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بدلہ مدد "محکمہ مالیاتی کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 46 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 46 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 46 منظور ہوا، وزیر خزانہ! مطالبہ زر نمبر 47 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 40 لاکھ 49 ہزار 1 سو 20 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بنسلامد ”صوبائی مختسب“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 47 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 47 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 47 منظور ہوا، وزیر خزانہ! مطالبہ زر نمبر 48 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 78 کروڑ 10 لاکھ 21 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بنسلامد ”وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 48 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر جناب اختر حسین لاغو، محمد اکبر مینگل نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ لہذا دونوں میں سے ایک کوئی ایک رکن تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میر اختر حسین لاغو: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 78 کروڑ 10 لاکھ 21 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بنسلامد (وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ) میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وضاحت فرمائیں۔

میر اختر حسین لاغو: جناب اسپیکر! 78 کروڑ روپے 10 لاکھ روپے 21 ہزار روپے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے مانگے گئے ہیں۔ تمام سیکرٹری صاحبان، ان کے اپنے سیکرٹریٹ، ایس ائینڈ جی اے ڈی نے اس حوالے سے تھوڑی دیر پہلے جو غالباً پہلا مطالبہ تھا ان کا اُسمیں بھی اربوں کے حساب سے پیسے لیئے گئے ہیں جناب والا! اسی ایم صاحب بیٹھے ہیں یہ معاملہ بھی سی ایم سیکرٹریٹ کا ہی ہے کیونکہ اس کے علاوہ سی ایم ہاؤس اسکا ڈیمانڈ انہوں نے شاید اس میں نہیں دیا ہے میری نظروں سے ابھی تک نہیں گزر رہے اس کا الگ بجٹ ہے۔ یہ صرف سی ایم سیکرٹریٹ کا ہے۔ تو میرے خیال سے اس میں کفایت شعاراتی ہوئی چاہئے۔ اور اس کا فصلہ قائد ایوان بیٹھے ہوئے ہیں ان کے اوپر چھوڑتا ہوں کہ وہ اس میں کتنی کفایت شعاراتی کرتے ہیں کیونکہ ایک چھوٹے سے سیکرٹریٹ کیلئے ایک چھوٹے سے آفس کہہ لیں اس کیلئے 78 کروڑ کی خطیر رقم سالانہ یہ میرے خیال سے اس غریب صوبے کے وسائل پر ایک بوجھ ہے اس کو کم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبہ زر نمبر 48 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 48 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 49 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 1 ارب 64 کروڑ 34 لاکھ 60 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان خراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ داخلی و قائم امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 49 پیش ہوا ہے۔ آیا مطالبہ زر نمبر 49 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 49 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 50 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 3 ارب 35 کروڑ 75 لاکھ 5 ہزار 70 روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان خrajات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”بورڈ آف ریونواینڈ ایڈ فسٹریشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 50 پیش ہوا ہے۔ مطالبہ زر نمبر 50 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 50 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 51 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 2 ارب 93 کروڑ 69 لاکھ 81 ہزار 1 سو 37 روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان خراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ خزانہ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 51 پیش ہوا ہے۔ مطالبہ زر نمبر 51 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 51 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 52 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 24 کروڑ 63 لاکھ 24 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان خراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”شہری منصوبہ بندی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 52 پیش ہوا ہے۔ مطالبہ زر نمبر 52 منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 52 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 53 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 75 کروڑ 23 لاکھ 64 ہزار روپے سے زائد ہو

وزیر اعلیٰ کو ان خرچات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”منصوبہ بندی و ترقیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 53 پیش ہوا ہے۔ مطالبه زر نمبر 53 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 53 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 54 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 59 کروڑ 46 لاکھ 25 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان خرچات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ اطلاعات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 54 پیش ہوا ہے۔ مطالبه زر نمبر 54 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 54 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 55 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں ایک رقم جو 5 کروڑ 55 لاکھ 63 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان خرچات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”محکمہ بین الصوبائی رابطہ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 55 پیش ہوا ہے۔ مطالبه زر نمبر 55 میں جناب اختر حسین لانگو اور نصر اللہ خان زیرے نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا دونوں میں سے کوئی ایک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 کروڑ 55 لاکھ 63 ہزار روپے کل مطالبات زر بسلسلہ مد، محکمہ بین الصوبائی رابطہ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ جناب اختر حسین لانگو صاحب اور نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ محضروض صاحب فرمائیں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! جیسے پہلے بھی میں نے ایک اور اپنی تحریک پر یہ کہا تھا کہ کچھ ہجکے ایسے ہیں جن کیلئے پیسے تو جاتے ہیں سالانہ لیکن ان کی کارکردگی یا ان کی ضرورت کے اوپر اگر بات کریں تو شاید ان محکموں کی ضرورت بھی ہمیں محسوس نہ ہو یہ جو بین الصوبائی رابطہ کا محکمہ ہے جناب والا! اگر ان کی کارکردگی پر ایک نظر ڈال دیں تو سالانہ آپ کے لاکھوں کیوسک پانی سندھ لے جا رہا ہے آج تک اس محکمے کا جو بین الصوبائی رابطہ کا ذریعہ ہے آج دن تک انہوں نے کتنی میٹنگز کی ہیں سندھ گورنمنٹ کیسا تھوڑے کتنے معاملات انہوں نے takeup کیے ہیں؟ بلوچستان کے ساتھ جو ہونے والی زیارتی کے اوپر کتنی دفعہ رابطہ کیا ہے انہوں نے صوبوں کے درمیان جو رابطے کا ذریعہ

ہے وہ کتنی دفعہ ہوئے ہیں جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ ہمارا حب ڈیم کا پانی ہے وہ کراچی جا رہا ہے اس کے حوالے سے جو آج دن تک جو بلوچستان کا ریونیو ہے اس کے حوالے سے کوئی معاملات نہیں ہوئے ہیں جناب والا! اب ایک چیز اور جو انتہائی الارمنگ بچویشن ہے ذرا میں جام صاحب کی توجہ اس میں چاہونگا کہ ڈسٹرکٹ خپدار کے وہ بارڈ رائیز جو شہاد کوٹ کیسا تھا لگتے ہیں اب وہاں جن علاقوں پر پہلے ہمارے ووٹر زر ہتے تھے اب وہاں سنندھ گورنمنٹ نے دعویٰ کیا اور سنندھ گورنمنٹ ان کو اپنے علاقے شمار کر کے وہ تمام زمینیں اور وہ چیزیں اپنے اس میں لے لئے لیکن بین الصوبائی رابطہ کا جو ہمارا ملکہ یہ خواب خرگوش کے مزے لے رہا ہے اور جو پیسے ان کو دیے گئے ہیں وہ اس کے مزے لے رہے ہیں ان صاحبان کو تو یہ بھی زحمت نہیں ہوئی کہ گورنمنٹ تک کو انفارم کر لیں کیونکہ گورنمنٹ بھی اپنے پتے نہیں کن معاملات میں لگی ہوئی ہے ان اہم ایشوز پر جب یہاں بات ہوتی ہے تو گورنمنٹ کو خود بھی نہ ان کو سننا چاہتی ہے نہ ان پر ڈیبیٹ اور پن کرنا چاہتی ہے نہ ان کو سمجھنے کی کوشش کیجا تی ہے تاکہ یہ معاملات جس طرح چل رہے ہیں اسی طرح چلتے رہے میرے خیال سے تبدیلی کی باقی تقاریر تحریس و شمل میدیا یا معاملات ان میں تو چلتے ہیں لیکن پریلیکلی جو چیزیں کرنی چاہئیں ان حوالے سے کوئی بھی کام نہیں ہو رہا ہے تو جناب والا! وہ علاقے جو شہاد کوٹ کے ہمارے خپدار ڈسٹرکٹ کے جو سنندھ کلیم کر رہا ہے وہ تاریخی وہ ہمارے علاقے رہے ہیں ان کے حوالے سے بلوچستان کا جو پانی کا شیر ہے اس حوالے سے ابھی ڈبیر بگٹی کے کچھ علاقے ہیں بیکڑ وغیرہ کے، ادھر بھی یہ disputes چل رہے ہیں کہ گورنمنٹ آج پنجاب ان علاقوں میں دعویٰ کر رہی ہے بلوچستان اور پنجاب کے وہ ایشوز ہیں ان کے حوالے سے بھی اس ملکے کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان چیزوں کو takeup کرے۔ لیکن ان کا کام سوائے پیسے مانگنے کے اور کچھ نہیں ہے۔ لہذا میرے خیال سے اس ملکے کی افادیت کو ان تمام ان کی کارکردگی کو منظر رکھتے ہوئے اس ملکے کو ہی ختم کیا جائے اور یہ ذمہ داری جو ہمارے دوسرے ملکے ہیں ان کو سونپ دی جائے۔ شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب! میرے دوست نے بڑی تفصیل کے ساتھ بات کی۔ آپ یقین جانیں میں تو خود جو ڈیپارٹمنٹ ہے جس کیلئے کوئی پانچ، چھ کروڑ رکھے گئے ہیں بین الصوبائی رابطہ، اس کی آخر کار کردگی کیا ہے کیا کیا ہے ابھی تک اس ڈیپارٹمنٹ نے؟ کوئی رپورٹ آئی ہوئی ہے اس ایوان میں پیش کریں۔ disputes چل رہے ہیں مختلف صوبوں کیسا تھو مختلف issues پر، وفاق کیسا تھو ہمارے چل رہے ہیں صوبوں کیسا تھو چل رہے ہیں اس پر اس ڈیپارٹمنٹ نے آخر کیا کیا ہے پھر ہر چیز کیلئے آپ اتنی رقم دیتے ہیں کم از کم حکومت تو ایک مد میں کوئی کفایت شماری تو دکھائے اس صوبے کے عوام کو تو وہ دکھائیں کہ اس حکومت نے

کیا کیا ہے کس چیز میں انہوں نے پیسوں کو بچایا ہے ابھی اس سے پہلے جو ہمارا گزر اتحادیک وقت میں 78 کروڑ روپے سی ایم سیکرٹریٹ میں اس پر 1985ء میں سول سیکرٹریٹ کے پہلے بلاک جہاں چیف سیکرٹری صاحب بیٹھتے ہیں اس کے آخر میں وزیر اعلیٰ صاحب کا آفس ہوتا تھا۔۔۔ (داخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: مسٹر دنیش! یہ سارا آپ کی وجہ سے ہے۔ آپ ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔ کھیڑان صاحب! مہربانی کریں۔ زیرے صاحب! دومنٹ رہ گئے۔

جناب نصراللہ خان زیری: نہیں، میں کیسے بات کروں۔ نہیں جناب اسپیکر! اچھا میں کیسے بات کروں۔۔۔ (داخلت) دنیش بات کریں جناب اسپیکر!

سردار عبدالرحمن کھیڑان: جناب اسپیکر! ایک معصومانہ سوال جناب سی ایم ہاؤس بن رہا ہے اسی کروڑ روپے کا کس کے دور میں منظور ہوا ہے؟ آپ بس مجھے یہ بتا دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مسٹر دنیش۔ زیرے صاحب! اگر آپ نے اس پر بات کرنی ہے نہیں تو میں ووٹنگ کرتا ہوں۔

جناب نصراللہ خان زیری: جناب اسپیکر! انہوں نے بات کی۔ میں آج کی بات کر رہا ہوں۔ ماضی کے قصے آپ چھوڑ دیں ابھی کی بات کریں، ابھی آپ نے 78 کروڑ روپے، میڈیا سُن رہا ہے، 78 کروڑ روپے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کا خرچ آ رہا ہے یہ کیسی کفایت شعاراتی ہے؟ یہ کسی صوم و صلوٰۃ کی پابند حکومت ہے کیماں ہو رہا ہے یہ؟ جناب اسپیکر! ابھی میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کم از کم یہ نوے کے قریب مطالبات زرہارے سامنے ہیں۔ 419 ارب روپے حکومت نے کیا کفایت شعاراتی کی ہے؟ تینس کروڑ عوام کو کیا جواب دے گی، کہ اس حکومت نے آخر کیا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه زر نمبر 55 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جوارکین اسمبلی مطالبه زر نمبر 55 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 55 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 55 کو اصل حالت میں منظور کیا جاتا ہے۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 56 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 کروڑ 19 لاکھ 18 ہزار روپیے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”چیف فسٹر اسپیکشن ٹیم“ برداشت برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 56 پیش ہوا، مطالبہ زر نمبر 56 میں جناب اختر حسین لانگو نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب اختر حسین لانگو آپ اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میرا ختر حسین لانگو: بسم اللہ الرحمن الرحيم، جناب والا! میں دوبارہ یہی کہونگا کہ چیف انسپیکشن ٹیم آپ کا اینٹی کرپشن آپ ہی کے صوبے کا ایک ادارہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تحریک پیش کریں کہ پھر میں وضاحت کے لئے آپ سے کہوں گا۔

میرا ختر حسین لانگو: اچھا! آپ اتنا ڈرادیا ہم لوگوں کو سمجھنیں آرہا بھی کریں کیا۔ ہم ڈر رہے تھے ہم نے دائریکٹ بات شروع کی ہم ڈر رہے تھے ایسا نہیں میں پیش کر دوں آپ رائے شماری نہ کر دیں ۔۔۔ (مداخلت) کیا ہاں ادھر تو ہے لیکن آپ لوگ ادھر مخالف ہیں ادھر اتحادی ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 کروڑ 18 لاکھ ہزار روپے کے کل مطالبہ زر بسلسلہ مدچیف منشرا نسپیکشن ٹیم میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی۔ اختر حسین لانگو صاحب! وضاحت فرمائیں۔

میرا ختر حسین لانگو: شکریہ جناب اسپیکر، جناب اسپیکر! میں بار بار لفظ دھرا دیں گا۔ دیکھیں! یہاں بہت ساری چیزیں parallel چلی رہی ہیں اور انہی کے لئے آپ ایک کام کے لئے دو دو جگہ آپ پیسے دے رہے ہیں آپ کے پاس آپ کی صوبائی حکومت کا اینٹی کرپشن کا ڈیپارٹمنٹ موجود ہے پھر یہاں رچیف منشرا نسپیکشن ٹیم، گیارہ کروڑ روپے سے زائد رقم ہم ان کو بھی دے رہے ہیں جبکہ رزلٹ ہمارے پاس اگر ہم رزلٹ پر چلے جائیں تو اینٹی کرپشن اور چیف منشرا نسپیکشن ٹیم ان دونوں کے رزلٹ زیر ہیں۔ ایسی ایسی روپوں میں آئی ہیں جناب والا! چیف انسپیکشن ٹیم کے جہاں اربوں روپے کے روڈ سامنے سامنے fudge کئے گئے لیکن وہاں جا کے اُس تالاب میں ڈوپکی لائے یہ صاحبان بھی واپس آئیں اور اس کو Ok کیا گیا ہے ریکوریز کئے ہیں؟ معاملات کہاں ہیں؟ میں نام ڈیپارٹمنٹس کے لے سکتا ہوں بی ڈی اے کی بہت ساری اسکیمیں ایسی ہیں کہ بھی اگر میرے ساتھ کوئی کمیٹی بنائے چلیں تو میں پر الجیکلش ان کو دکھا دوں گا جو پر الجیکلش fudge ہوئے ہیں جن پر روپیہ خرچ نہیں ہوا ہے لیکن ان ٹیموں نے جا کے وہاں Ok کی رپورٹ دے کے وہ چیزیں submit کروائی ہیں۔ تو لہذا میری حکومت سے آپ کے توسط سے گزارش بھی ہے کہ اس طرح کے غیر ضروری جو اخراجات ہیں ان کو ختم کیا جائے اگر واقعی آپ نے کرپشن کو روکنا ہے اگر واقعی آپ نے بد عنوانی کو روکنا ہے اگر واقعی آپ نے ان تمام چیزوں کو streamline کرنا ہے تو آپ اینٹی کرپشن کے ڈیپارٹمنٹ کو ٹھیک کر لیں آپ اپنے جو آپ کے ڈیپارٹمنٹس ہیں ان میں

لے آئیں یہ تمام چیزیں خود بخود streamline ہو جائیں گی آپ کو مزید ایک ادارے کے اوپر transparency دوسرا ادارہ کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب تو ہمیں یہ لگ رہا ہے کہ چیف منٹر نسپیکشن ٹیم کے اوپر ہمیں پھر ایک ٹیم کو جا کے بھیشیت مانیٹر بٹھانا پڑیگا کیونکہ ان کو ہم نے اپنی کرپشن کے اوپر مانیٹر لا کے بٹھادیا اب ہماری ضرورت ہے کہ ان کے اوپر ہم ایک اور ٹیم بنالیں۔ تو پھر اس کے اوپر کل ہم ایک اور ٹیم بنائیں گے اور ہر ٹیم کو ہم گیارہ، گیارہ، بارہ، بارہ، پندرہ، پندرہ کروڑ روپے ہم ان پر آخر اجات کرتے رہیں گے۔ لہذا ہمیں اس کو فی الفور ختم کیا جانا چاہیے۔ اور یہ پیسے بچا کے جو صوبائی خزانہ ہے ہمارا ہمیں جمع کریں تاکہ ہمارے لوگوں کی فلاح و بہبود پر کام ہوں۔ کیونکہ اگر ان کا کام انکو جو ذمہ داری سونپی گئی تھی وہ کرپشن اور کرپٹ مافیا کے سامنے رکارت بننے کے لئے تھا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی کرپشن اپنے اس عروج پر ہے آج بھی کمیشن کا جو ریشو ہے وہ بڑھ گیا ہے۔ پہلے اگر دس پرسند تھا تو آج اٹھا رہ پرسند لے رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے سی ایم آئی ٹی کو بھی اپنے ساتھ نوازنا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ اختر حسین لاڳو صاحب۔

میر اختر حسین لاڳو: نہیں شکریہ نہیں میں ابھی بات کر رہا ہوں جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کا نام پورا ہو گیا پانچ منٹ۔

میر اختر حسین لاڳو: نہیں کہاں پورا ہوا ہے نہیں نہیں جناب اسپیکر! اس طرح ہم ادھر آکے قسم سے تقریر شروع کریں گے۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! پانچ منٹ پورے ہو گئے۔

میر اختر حسین لاڳو: ادھر آکے اس ڈاکس پر میں آکے آپ نہیں بولنے دیں گے ہم وہاں سے اپنی تحریک پیش کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ پورے ہو گئے۔

میر اختر حسین لاڳو: نہیں نہیں اس طرح نہیں جناب والا! اس طرح نہیں چلے گا ہر معاملے میں حکومت کو خوش کرنے کی روشن آپ کے سیکرٹریٹ کو چھوڑ نا پڑیگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ پورے ہو گئے اختر حسین لاڳو صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! ہم بانی کر کے ووٹنگ کریں۔

میر اختر حسین لاڳو: میں ادھر آکے تقریر شروع کروں گا اگر ہمیں نہیں بولنے دیا گیا۔

وزیر خزانہ: میرے بھائی! آپ آ جائیں۔

میر اختر حسین لاڳو: نہیں اگر اس طرح بلڈوز کرنے کی کوشش کی گئی ہم واک آؤٹ کبھی نہیں کریں گے میں وہاں

سے آکے اپنی تقریر کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلیدی صاحب!

وزیر خزانہ: کوئی مسئلہ نہیں سر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ میری بات سینیں اختر حسین لاگو صاحب۔

میرا ختر حسین لاگو: میں وہاں سے آکے اپنی تحریک پیش کروں گا میں احتجاجاً یہاں سے نہیں کروں گا میں سینٹر میں کھڑا ہو کر اپنی تقریر کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلیدی صاحب۔

وزیر خزانہ: آپ کی مرضی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ۔

میرا ختر حسین لاگو: آپ مت بولنے دیں مجھے میں وہاں سے آکر تقریر کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ پورے ہو گئے۔

وزیر خزانہ: آپ مہربانی کر کے ووٹنگ کریں اگر ان کی اکثریت ہو گی تو وہ ڈیفر ہو جائیگی اگر نہیں ہے تو پاس ہو جائیگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ پورے ہو گئے۔

میرا ختر حسین لاگو: نہیں پانچ منٹ کا کام ہی نہیں ہے جناب والا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پانچ منٹ پورے ہو گئے۔

میرا ختر حسین لاگو: اتنی بڑی کرپشن گیارہ کروڑ روپے کا حساب آپ پانچ منٹ اربوں روپے کی ہم نے کرپشن روکنے کی ذمہ داری اس سی ایم آئی ٹی کو دی تھی انہوں نے کیا کیا ان تمام معاملات کے اوپر بات کرنا پانچ منٹ۔ یہ ٹیکس کا پیسہ ہے جناب والا! یہ کسی کی ذاتی جاگیر نہیں ہے اس کا حساب پانچ منٹ؟

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! ان کی باقی ریکارڈ پر آگئیں مہربانی کر کے ووٹنگ کریں آپ۔

میرا ختر حسین لاگو: نہیں نہیں یہ ظہور صاحب! ووٹنگ نہیں ہم ادھر آجائیں گے۔

وزیر خزانہ: میں اسپیکر کو مخاطب ہوں آپ کو نہیں۔

میرا ختر حسین لاگو: میں ادھر سے آکے تحریک پڑھونگا میرے الجی اور الجی ہیں میں ادھر ہی سُنج لگا دوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لاگو صاحب! آپ نے پانچ منٹ بات کر لی ہے۔

وزیر خزانہ: آپ میرے بھائی ہیں آپ آجائیں۔

میرا خنزیر حسین لانگو: میں آجاؤ نگا میں ادھر سے آ کے سٹھن لگا دوں گا، نہیں یہ بلڈوز والا طریقہ کارنیں چلے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ بات سنیں پانچ منٹ آپ نے بات کریں۔

میرا خنزیر حسین لانگو: ظہور صاحب دیکھیں ہم نے جام صاحب کی تقریباً ساڑھے چھ گھنٹے سنی یہ والا طریقہ نہیں ہے آپ کو صبر کا مظاہرہ کرنا پڑیگا، سات بجے سے رات بارہ بجے تک جناب والا! اس میں بھی حالانکہ کچھ بھی نہیں تھا سارے لارے لپے تھے جو ہم آج اس کو ڈسکس کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلیدی صاحب اور آپ کھمیر ان صاحب تشریف رکھیں۔ بلیدی صاحب دیکھیں لانگو صاحب آپ میری بات سنیں۔

میرا خنزیر حسین لانگو: دیکھیں جناب اسپیکر! ہماری تحریک ہے ہم نے اس پر سیر حاصل بحث کرنی ہے ہم نے اپنے تمام points سامنے لانے ہیں اس میں اس طرح بلڈوز نہیں کرنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں لانگو صاحب! بات سنیں، آپ میری بات تو سنیں، دیکھیں صحیح طریقے سے کارروائی چل رہی ہے آپ نے پانچ منٹ بات کی دو منٹ آپ کو اور دیتا ہوں آپ اس پر بات کریں تاکہ ہم اپنی کارروائی تو پوری کر سکیں۔

میرا خنزیر حسین لانگو: جناب والا! میں آپ کو پانچ منٹ دیتا ہوں آپ اس پر سیر حاصل بحث کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں اس طرح تو نہیں ہوتا۔

میرا خنزیر حسین لانگو: میں ظہور صاحب کو اختیار دیتا ہوں کہ پانچ منٹ اس پر سیر حاصل بحث کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں سیر حاصل بحث اس پر ہو نہیں سکتی۔

وزیر خزانہ: سر! اب اس پر ووٹنگ کریں۔

میرا خنزیر حسین لانگو: اس میں جناب اسپیکر! دیکھیں میری ایک گزارش سن لیں اس میں دیش کی طرح پچیس لاکھ مجھے نہیں ملے کہ میں بولوں۔ ظہور صاحب نے جو کیا وہ بالکل ٹھیک کیا ہے۔ اب یہ میں بول سکتا ظہور صاحب اب یہ جب میں نہیں بول سکتا۔۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: آپ بولیں جتنا بول سکتے ہیں۔

میرا خنزیر حسین لانگو: میں وہ تو بولوں جو مجھے بولنا ہے۔

جناب دیش کمار: جناب!۔۔۔ (مداخلت۔ مائیک بند۔ شور)

میر اختر حسین لانگو: جام صاحب! پچیس لاکھ اور، جام صاحب پچیس لاکھ اور۔۔۔ (مدخلت۔ مائیک بند۔ شور)

وزیر خزانہ: دیش صاحب! دیکھیں آپ جذباتی نہ ہوں انہوں نے پندرہ ارب لیے ہیں بلوچستان کے لئے، آپ نے خداخواستہ نہیں لیے ہیں۔۔۔ (مدخلت۔ مائیک بند۔ شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب! تشریف رکھیں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! اب خود انہوں نے کہا ہے کہ آپ ان چیزوں پر جناب اسپیکر! اس طرح اسمبلی کی کارروائی اس میں بد مزگی ہو گی۔ پہلے دن عبدالخالق بھائی نے بھی یہی کہا تھا کہ اسمبلی کو رول اور قاعدے کے تحت بلوچستان اسمبلی کی روایات کے تحت چلائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لانگو صاحب! ایک ٹائم فنکس ہو گیا نا۔

میر اختر حسین لانگو: اگر اس طرح کریں گے تو اسمبلی مچھلی بازار ہی بنے گی جناب والا۔ اگر اس طرح رولز بلڈوز ہوں گے اس طرح کارروائی کو بلڈوز کرنے کی کوشش کی جائیگی اس طرح روایات کو پاماں کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں آپ تحریک تخفیف سے متعلق اپنی بات کریں۔

میر اختر حسین لانگو: تو جناب والا! پھر معاملات خراب ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ بات کریں تحریک تخفیف سے متعلق۔

میر اختر حسین لانگو: تو جناب والا! میں یہ کہہ رہا تھا کہ اب جو کرپشن کا ریشو تھا پہلے تین پرسنٹ acceptance کی جاتی تھی اور سات آٹھ پرسنٹ کمیشن لیا جاتا تھا جب نیب آیا وہ ریشو تھوڑا اس بڑھ گیا کیونکہ اور پر بھی ابھی دینا ہے۔ سی ایم آئی ٹی تو تھوڑی سی اور بڑھ گئی۔ تو جناب والا! کرپشن کے ریشو بنانے کے لئے آپ یہ سی ایم آئی ٹی ٹاپ کے ادارے بنانے بند کر دیں اس سے کرپشن کنٹرول نہیں ہو گی اس کاریشو بڑھے گا۔ ایک زمانہ تھا، بیٹھے ہوئے ہمارے ساتھی سارے ٹھیکیدار بھی اس میں کافی ہیں، میں بھی، میرا خاندان بھی ٹھیکیداری کے شعبے سے وابستہ رہا ہے ہم پاکستان بننے سے پہلے کے ٹھیکیدار تھے ایوب اسٹیڈیم میرے دادے کے ہاتھ کی لنسر کشن ہے جو ڈھائی لاکھ روپے کا ٹھیکیدار تھا۔ ہم اُس وقت کے ٹھیکیدار ہیں۔ اُس وقت کمیشن نہیں تھا اس وقت ایک transparency ٹھیکیدار تھی آہستہ آہستہ ان چیزوں کو ہم بڑھاتے جا رہے ہیں آج اگر کسی بھی ٹھیکیدار سے آپ پوچھ لیں تو جو کمیشن اور کرپشن کا ریشو ہے وہ چالیس سے 45 پرسنٹ وہ ان چیزوں پر جا رہا ہے تو کام کی کوالٹی، کام کی کوئی نہیں آئیں گے پھر improve کہاں سے ہو گی پھر پوجیکٹ fudge ہو نگے کام گراونڈ پر کوئی نظر نہیں آئیں گے پھر

ہمیں سی ایم آئی ٹی کی مانیٹر نگ ایک دوسرا پھر گورنر آئی ٹی کوئی بنانا پڑے گی۔ پھر ہمیں سردار چاچا کی کوئی نسپیکشن ٹیم بنانی پڑے گی پھر اس کو بھی ہم دس، پندرہ کروڑ روپے دینے گے تو جناب والا! اس کو ختم کیا جائے اور اس طرح کے اداروں کو کرپشن بڑھانے کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ اختر حسین لانگو صاحب۔ آیا مطالبه زر نمبر 56 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو ارکین اسمبلی مطالبه زر نمبر 56 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ سردار صاحب! یہ میں اس کارروائی کے نتیجے میں ہوناں اس طرح ثامم ضائع ہوتا ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتراں (صوبائی وزیر): ہماری حکومت کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ چیف منسٹر اسپیکشن ٹیم کو ہم نے فعال کیا اور ایٹھی کرپشن اور چیف منسٹر اسپیکشن ٹیم کا فرق ہے۔ یہ جاتے ہیں معافانہ کرتے ہیں نشاندہی کرتے ہیں اور انہوں نے خود کہا ہم ان کو welcome کہتے ہیں بی ڈی اے کا حوالہ دیا وسرے اداروں کا حوالہ دیا ہے یہ ہمیں نشاندہی کریں اس میں ایٹھی کرپشن کو بھی ہم کیس دینے گے ہم نیب کو بھی دینے گے۔ اور یہ خود کمیٹی کا چیزیں ہیں۔ تو ہم چیف منسٹر اسپیکشن ٹیم ہم فلور آف دی ہاؤس پر کہہ رہے ہیں کہ ہم ادھر بھی ہیں گے اس کی انکوائری کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ سردار صاحب۔ جو ارکین اسمبلی مطالبه زر نمبر 56 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں؟۔۔۔ (مدخلت) order in the House لانگو صاحب! آپ۔ (مدخلت۔ مائیک بند۔ شور)

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! بجٹ پر یہ حزل ڈیبیٹ جاری ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کھیتراں صاحب! مہربانی کر کے وقت ضائع نہ کریں، شکریہ۔ جو ارکین اسمبلی مطالبه زر نمبر 56 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نا منظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 56 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی، مطالبه زر نمبر 56 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 57 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ 21 لاکھ 69 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سا کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”گورنر سکریٹریٹ (ووٹنگ)“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 57 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 57 کو منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 57 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 58 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 14 کروڑ پانچ لاکھ 76 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020 کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی اسمبلی (ووٹنگ)“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 58 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 58 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 58 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 59 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 80 کروڑ 45 لاکھ روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2020ء کے بسلسلہ مد ”ریاستی تجارت (ووٹنگ)“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 59 پیش ہوا۔ مطالبه زر نمبر 59 میں اختر حسین لانگو اور نصر اللہ خان زیرے صاحب نے تحریک نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 80 کروڑ 45 لاکھ روپے بسلسلہ مریاستی تجارت (ووٹنگ) میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک تخفیف زر پیش ہوئی جناب اختر حسین لانگو اور زیرے صاحب آپ میں سے کوئی ایک اس کی وضاحت فرمائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر۔ یہ جو رقم ہے 3 ارب 80 کروڑ روپے 45 لاکھ، یہ انہوں نے لکھا ہے کہ ریاستی تجارت۔ میں نہیں سمجھ رہا ہوں کہ صوبوں میں، یہ تو صوبائی تجارت ہوئی چاہیے، ریاست، یہ تو گورنمنٹ آف بلوچستان فیڈریشن کی تجارت ہوئی چاہیے۔ یہاں صوبوں میں اس سے کیا تعلق ہے یا بین الاصوبائی تجارت ہوتی ہے صوبوں کے درمیان تجارت ہوتی ہے یہ مہم سے انہوں نے رکھی ہے یہ رقم کیا مطلب ہے اس رقم کو رکھنے کا؟ اس کا مطلب تو آئٹرنسیٹ ہڑپ کرنے کا ہے کہ کوئی مدد ہے ہی نہیں۔ ابھی ہمارا صوبہ کس چیز میں تجارت کر رہا ہے؟ province to province تجارت کر رہا ہے یا حکومت پاکستان، ہم نے حکومت پاکستان کیسا تھا تجارت کی ہے، یہ رقم غلطی سے یہاں شاید آئی ہے۔ فناں کے ساتھ، فناں ڈیپارٹمنٹ نے کس مدد میں لایا ہے؟۔ میں نہیں سمجھ رہا ہوں کہ وزیر خزانہ صاحب کیا وضاحت کریں گے ہمیں کم از کم بتادیں اپنے ان حکومتی ممبران میں سے، احسان شاہ صاحب سینٹر ہیں فناں منظر بھی رہے ہیں اور بڑے سینٹر پالیٹیشن

ہیں سیاستدان رہے ہیں۔ یہ قلم کہاں سے آئی؟

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): جناب اسپیکر! میں اسکی وضاحت کروں میرے فاضل دوست اس کو سمجھ نہیں پا رہے ہیں یہ state trading ہے جس سے گورنمنٹ آف بلوچستان جو foods کے پروگرامز کرتی ہے، جس کے supply subsidy rate پر تاکہ وہ کسی بھی ہنگامی صورت حال پر اس کو استعمال میں لائے وہ اس کے حوالے سے ہیں۔ یہ خدا نخواستہ کوئی اس طرح کا کوئی سود ہے ڈیڑھ سال سے نہیں ہے۔

میر اندر حسین لاغو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب والا! اس میں دیکھیں جناب! پہلے بھی ہمارے کافی کیمز NAB میں چل رہے ہیں اس میں جو جس طرح وضاحت ہمارے فائننس منٹر۔۔۔ (مداخلت) ہم اور آپ ایک ہیں اس لیے میں نے کہا اس میں فوڈ کے حوالے سے میر محمد علی رند صاحب کے تھے اور باقی ہمارے کچھ ساتھی بیٹھے ہیں ان کے بھی تھے تو میں اس ہاؤس کے تناظر میں بھی یہ ایک الگ بات ہے تھوڑا اسما آمنے سامنے ہیں مسئلہ نہیں ہے سب اس honourable house کے ممبر ہیں۔ تو جناب والا! اس میں بھی جس طرح وضاحت کی گئی ہے اس سے تو مجھے یہ لگ رہا ہے کہ یہ فوڈ کی purchasing کے حوالے سے ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کھیتز ان صاحب! آپ خاموش ہو جائیں۔

میر اندر حسین لاغو: یہ لوگ subsidy rate ہر جو goods خریدتے ہیں دوسرے صوبوں سے۔ یہ اس حوالے سے بات کی جا رہی ہے تو ظہور صاحب شاید جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے لیے پیسے رکھے گئے ہیں ان کا بھی پھر اس کے ساتھ direct واسطہ کنشن بتتا ہے پھر جو سبیڈی کی مد میں حصر جوہ کہہ رہا ہے کہ subsidised-rate میں دیں گے پھر سبیڈی کی مد میں جو پیسے رکھیں گئے ہیں وہ بھی direct اسی کے ساتھ نہیں ہیں۔ لہذا میرے خیال سے جب اتنی جگہ پر ہم سبیڈی دے رہے ہیں اب ہمارے کوئی 50 ہزار بوری شاید نہیں صاحب خریدیں گے لندم کے جو خراب پڑی رہتی تھیں گو داموں میں۔ تو یہ تمام چیزیں جو ہیں۔۔۔ (مداخلت) میں بات کر رہا ہوں نہیں تو پھر میں لیٹر دیدوں گا۔ بات کر رہا ہوں جان آپ سن لیا کریں برداشت کر لیا کریں بارداںہ کی میں بات کر رہا ہوں آپ سن لیا کریں ناں جان آپ بس چھوڑ دیں، ہم ایسے ہی گزر جاتے ہیں۔ اگر ہم گھرائی میں چلیں گے تو معاملہ اور کھولیں گے لس ہمیں گزر نے دیں۔ ہمیں بہت ساری چیزوں میں گزر نے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دنیش! آرام سے بیٹھیں۔

میر اندر حسین لاغو: 50 ہزار بارداںہ کے آپ نے لیے ہیں کہ نہیں، آپ یہ بتائیں؟

(دنیش کمار، رکن اسمبلی بغیر مائیک کے بولتے رہے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: دنیش، دنیش۔

میراختر حسین لانگو: ٹھیک ہے تو جناب والا! اس میں 25 لاکھ اور add ہو گئے۔ تو اس میں ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو ہم نے already اس پر دیئے ہیں۔ اس میں فنڈر کے ہیں اور اس میں جو ہیں۔۔۔ (داخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: دنیش! خاموش ہو جائیں۔ دنیش کاما تیک بند کر دیں یہ طریقہ نہیں ہے بات کرنے کا آرام سے بیٹھیں۔

میراختر حسین لانگو: جناب والا! تو یہ تمام اس طرح کے پیسے جو رکھے جاتے ہیں یہ تمام ان کا کمال ہوتا ہے کہ پھر ہم ان پیسوں کا جو استعمال ہوتا ہے اُس کے بعد اثرات ہمیں اس اسمبلی فلور پر نظر آتے ہیں۔ تو جناب والا! فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو آپ already پیسے دے رہے ہیں سب سیدی کی مد میں آپ نے الگ پیسے رکھے ہیں۔ یہاں آپ نے نام change کر دیا ہے جناب والا! نام اگر پڑھ لیں تو ظہور بھائی نے جو وضاحت کی ہے کہ سب سیدی اور اس مد میں۔ یہ اس سیاق و سبق کو meet نہیں کرتا۔ ریاستی تجارت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دریافتکوں کے درمیان ٹریڈنگ ہے اس میں سب سیدی کہاں سے آگئی یہ دریافتکوں کے درمیان ٹریڈنگ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے جو لائیواسٹاک ڈیپارٹمنٹ ہے اس میں جو آپ نے کام کیا ہے وہ آپ اپنا لائیواسٹاک پنجاب کو بیچ رہے ہیں اس کے بد لے میں پنجاب سے گدم خرید رہے ہیں آپ اپنی goods ایران پر بیچ رہے ہیں اور بیہاں سے کینو ایران کو بیچ رہے ہیں ایران سے آپ ٹائل وغیرہ چیزیں امپورٹ کر رہے ہیں یہ جو لفظ ہے اس کے لغوی سیاق و سبق پر اگر ہم چلے جائیں تو اس لفظ کا یہ ہے یا بنیں الاصوبائی ہے یادوں کو ریافتکوں کے درمیان تجارت ہے اس پر نفع اور نقصان کے کاروبار کا ذکر ہے۔ اس میں سب سیدی کہاں سے آگئی؟ تو جناب والا! اس طرح کی مشکلکوں چیزیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میراختر حسین۔

سردار عبدالرحمن کھمیران (صوبائی وزیر): میں اس کی ذرا وضاحت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کھمیران صاحب! آپ تشریف رکھیں نہیں نہیں پرنسپل میں بھی آج اس پر بات نہیں کر سکتے۔ جو ارکین مطالبہ زر نمبر 59 کی کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ اپنا ہاتھ اٹھائیں۔ آیا مطالبہ زر نمبر 59 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبہ زر نمبر 59 کو اصل حالت میں منظور کیا جاتا ہے۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 60 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 65 کروڑ 49 لاکھ 9 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "عمومی نظم و نقش" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 60 پیش ہوا۔ مطالبه زر نمبر 60 میں جناب اکبر مینگل نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب اکبر مینگل صاحب اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میر محمد اکبر مینگل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 65 کروڑ 49 لاکھ 9 ہزار روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مدد "عمومی نظم و نقش" میں بعد رایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مینگل صاحب! تحریک تخفیف پروضاحت فرمائیں۔

میر محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے جتنی بھی رقم رکھی گئی ہے یہ ساری کرپشن کی نظر ہو جاتی ہے اور خاص کرٹی اے، ڈی اے کے سلسلے میں بنتا ہے۔ ہماری صوبائی حکومت جب سے پچھلے 8 یا 10 مہینے سے بنی ہے، کسی اور سلسلے میں تحقیق کی ہونے کی ہو یا کچھ کام کیا ہو یا نیکی کیا ہو لیکن اس صوبے میں خاص کرٹ انفسرز پوسٹینگز کے شعبے میں سب سے زیادہ آگے بڑھی ہے تمام صوبوں سے۔ پچھلے 10 ماہ میں 700 سے زیادہ افسران کی ٹرانسفرز اور پوسٹینگز ہوئی ہیں۔ جب بھی وزراء صاحبان اپنے پسند اور ناپسند پر ایک سیکرٹری کو اور افسران کو لاتے ہیں دو تین مہینے کے بعد جب ان کے مزاج کے مطابق وہ چل نہیں پاتے تو ان کی دوبارہ ٹرانسفر اور پوسٹنگ کی جاتی ہے اور ہر دفعہ تقریباً لاکھوں کے حساب سے پیسٹی اے ڈی اے کی مد میں جاتے ہیں اور ایک سال میں تقریباً یہ کروڑوں کے حساب سے ہیں۔ جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ایک غریب صوبہ ہے اور اس سلسلے میں یہ رقم ہم کہیں اور خرچ کر کے خاص کر غربت کو ختم کرنے کے سلسلے میں بھی اس کو خرچ کر سکتے ہیں پیسے کے پانی کے حوالے سے خرچ کر سکتے ہیں اپنالوں میں دوائی نہیں ہیں اس حوالے سے بھی خرچ کر سکتے ہیں لہذا اس کو ڈیفر کر کے اس پر تمام ساتھیوں کو بحث و مباحثہ کا موقع دیا جائے۔ اور اس رقم کو کسی اور شعبے میں منتقل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ مینگل صاحب۔ آیا مطالبه زر نمبر 60 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو اراکین مطالبه زر نمبر 60 میں کٹوتی کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 60 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مطالبه زر نمبر 60 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 61 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 96 کروڑ 68 لاکھ 78 ہزار روپے سے زائد

نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران
بسسلہ مدد "ہیڈ مسٹریشن آف جسٹس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 61 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 61 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 61 منظور
ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 62 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 61 کروڑ 56 لاکھ 30 ہزار روپے سے زائد ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران
بسسلہ مدد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 62 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 62 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 62 منظور ہوا۔
وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 63 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 27 کروڑ 80 لاکھ 86 ہزار روپے سے زائد ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران
بسسلہ مدد "لیویز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 63 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 63 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 63 منظور
ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 64 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 5 کروڑ 1 لاکھ روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان
اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بsslسلہ مدد
"جیل قید و بند مقامات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 64 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 64 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 64 منظور
ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 65 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 3 کروڑ 3 لاکھ 92 ہزار روپے سے
زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے
دوران بsslسلہ مدد "مواصلات تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 65 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 65 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 65 منظور
ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 66 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 11 ارب 84 کروڑ 47 لاکھ 70 ہزار روپے سے زائد ہے ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "عوامی خدمات عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 66 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 66 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 66 منظور ہوا۔
وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 67 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 95 کروڑ 32 لاکھ 27 ہزار روپے سے زائد ہے ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "کالج رہائشیں اور تینکنالوجی ایجوکیشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 67 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 67 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 67 منظور ہوا۔
وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 68 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 ارب 95 کروڑ 32 لاکھ 94 ہزار روپے سے زائد ہے ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 68 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 68 منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 68 منظور ہوا۔
وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 69 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 20 کروڑ روپے سے زائد ہے ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "پاپلیشن پلانگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 69 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 69 میں جناب اکبر مینگل صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب اکبر مینگل صاحب اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میر محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 20 کروڑ کے مطالبه زر بسلسلہ مدد پاپلیشن پلانگ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وضاحت فرمائیں مینگل صاحب۔

میر محمد اکبر مینگل: جناب اسپیکر! ایک تو چھوٹے صوبے کی حیثیت سے میں اس بات کے حق میں بھی نہیں ہوں کہ

ایسا مکمل یہاں ہو۔ جس ملک میں وسائل آبادی کی بنیاد پر تقسیم ہو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم اس چھوٹے سے صوبے میں اس مکمل کے قیام کا کوئی فائدہ نہیں۔ دوسرا میں کہوں گا کہ جس مقصد کے لیے اس کو بنایا گیا ہے یہ آج تک ہی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا کہ اس رقم کو infants nutrition چھوٹے بچوں کے لیے خوارک کی کمی میں رکھا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه زر نمبر 69 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے۔ جوارا کین مطالبه زر نمبر 69 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں؟ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبه زر نمبر 69 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبه زر نمبر 91 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 70 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 30 کروڑ 91 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "خت و افرادی قوت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 70 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 70 کو منظور کیا جائے؟ مطالبه نمبر 70 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 71 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 31 کروڑ 51 لاکھ 81 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "کھیل و تفریق" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 71 پیش ہوا۔ مطالبه زر نمبر 71 میں میر یونس عزیز زہری صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ آپ اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر! یہ ایک بہت بڑی رقم ہے۔ جو ہم نے کھیل اور تفریق کے لئے رکھی ہے۔ اس سے انکاری نہیں کہ ہمیں کھلیوں کے لئے رقم کی ضرورت ہے اور کھلیوں کے میدانوں کو ہم نے آباد کرنا ہے۔ لیکن کھیل کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے ان کو تمام ڈسٹرکٹوں میں تقسیم کیا جائے۔ چھ سو سات کروڑ روپے ہر ڈسٹرکٹ میں جاسکتے ہیں۔ تو بجائے کہ اتنی رقم ہم غلیل بازی یا چکور کی لڑائی پر خرچ کرتے ہیں ان کھلیوں پر جو غیر ضروری ہیں۔ تو یہ بہت بڑی رقم ہے ان سے میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے کچھ کٹوتی کی جائے اس رقم سے اور نہیں تو کم سے کم واٹک میں پانی کا مسئلہ حل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آیا مطالبہ زر نمبر 71 میں تخفیف زر کی تحریک منظور کی جائے؟ جو ارکین اسمبلی مطالبہ زر نمبر 71 میں کٹوتی کی تحریک کی حمایت میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تحریک نامنظور ہوئی۔ آیا مطالبہ زر نمبر 71 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر 71 اصل حالت میں منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 72 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 46 کروڑ 29 لاکھ 58 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "سماجی بہبود" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 72 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 72 میں میر یونس عزیز زہری صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے۔ آپ اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)
میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر! واپس لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبہ زر نمبر 72 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 73 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 کروڑ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "خوارک" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 73 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 73 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 74 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 51 کروڑ 98 لاکھ 88 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 74 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 74 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 75 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 72 کروڑ 20 لاکھ 12 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران

بسسلہ مذکورہ "حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 75 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 75 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 76 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 72 کروڑ 79 لاکھ 64 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسسلہ مذکورہ "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 76 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 76 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 77 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 83 کروڑ 92 لاکھ 6 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسسلہ مذکورہ "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 77 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 77 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 78 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 ارب 9 کروڑ 89 لاکھ 2 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسسلہ مذکورہ "آپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 78 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 78 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 79 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 16 کروڑ 46 لاکھ 69 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسسلہ مذکورہ "لوکل گورنمنٹ ورول ڈولپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 79 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 79 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 80 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 86 کروڑ 23 لاکھ 50 ہزار روپے سے زائد ہو

وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران
بسسلہ مدد "صنعت و تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 80 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 80 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک
منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 81 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 22 کروڑ 35 لاکھ 48 ہزار روپے سے زائد ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران
بسسلہ مدد "کائنی و معدنی وسائل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 81 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 81 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک
منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 82 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 7 ارب 72 کروڑ 76 لاکھ 29 ہزار روپے سے
زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے
دوران بسسلہ مدد "ثانوی تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 82 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 82 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک
منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 83 کی بابت تحریک پیش کریں۔

(خاموشی۔ اذان)

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 76 کروڑ 9 لاکھ 87 ہزار روپے سے زائد ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران
بسسلہ مدد "ثقافت و سیاحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 83 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 83 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک
منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 84 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 کروڑ روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ
کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسسلہ مدد
"ترقی نسوان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 84 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 84 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک

منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 85 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 61 کروڑ 35 ہزار روپے سے زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران
بسیار مدد و کمکتی کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 85 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 85 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک
منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 86 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 96 کروڑ 78 لاکھ 87 ہزار روپے سے
زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے
دوران بسیار مدد و کمکتی کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 86 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 86 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک
منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 87 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 66 کروڑ 36 لاکھ روپے سے زائد ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران
بسیار مدد و کمکتی کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 87 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 87 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک
منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 88 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 18 ارب 20 کروڑ 96 لاکھ 98 ہزار روپے سے
زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے
دوران بسیار مدد و کمکتی کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 88 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 88 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک
منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 89 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 ارب 65 کروڑ 69 لاکھ 58 ہزار روپے سے
زائد ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے
دوران بسیار مدد و کمکتی کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 89 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 89 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 90 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 13 ارب 34 کروڑ 24 لاکھ 87 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کا اختتام 30 جون 2020ء کے دوران بسلسلہ مدد گیر اسکیمیں“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 90 پیش ہوا۔ مطالبه زر نمبر 90 میں میر یونس زہری صاحب نے تحریک تخفیفِ زر کا نوٹس دیا ہے لہذا میر یونس عزیز زہری صاحب اپنی تحریک تخفیفِ زر پیش کریں۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 13 ارب 34 کروڑ 24 لاکھ 87 ہزار روپے بسلسلہ مدد گیر اسکیمات میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وضاحت فرمائیں۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر! وضاحت کیا فرماؤں اس پر کہ انہوں نے اس پروضاحت تو کچھ نہیں دی ہے اور نہ اس میں کچھ وضاحت ہے جو 13 ارب روپے جارہے ہیں یہ 13 ارب روپے پتہ نہیں کہاں جا رہے ہیں کس کی جیب میں جا رہے ہیں لہذا ہم یہاں سے باینکاٹ کرتے ہیں کہ details نہیں ہیں۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میری ان سے گزارش ہے کہ lunch boxes کے لئے ہیں ان سے کہیں کہ کھانا کھا کے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مطالبه زر نمبر 90 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور کیا جاتا ہے۔ اس طرح سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 2019-2020ء منظور ہوا۔

Excess Budget Statement

وزیر خزانہ! مطالبه زر نمبر 01 کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 90 لاکھ 53 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بسلسلہ مدد گزیل ایڈنسٹریشن عطا کی جائے تاکہ مالی سال 2015-2016ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس مدیں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 1 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 1 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 2 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 65 کروڑ 89 لاکھ 60 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بدلسلسلہ مد محکمہ تو انائی عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 2 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 2 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 3 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 54 کروڑ 91 لاکھ 65 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بدلسلسلہ مد جزل ایڈ فنڈریشن عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 3 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 3 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 4 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 41 کروڑ 70 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بدلسلسلہ مد محکمہ تو انائی عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات میں باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 4 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 4 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 5 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 41 کروڑ 70 لاکھ روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بدلسلسلہ مد زراعت عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 5 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 5 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 6 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 45 کروڑ 6 لاکھ 59 ہزار روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بدلسلسلہ مد صحت عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 6 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 6 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک

منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 7 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 13 کروڑ 86 لاکھ 85 ہزار روپے سے زائد ہے ہو وزیر اعلیٰ کو بدلہ مصوبائی ایکچھی عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 7 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 7 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 8 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 18 کروڑ 1 لاکھ 47 ہزار 137 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بدلہ مصحت عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 8 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 8 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 9 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 6 کروڑ 42 لاکھ 12 ہزار 841 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بدلہ مسماجی تحفظ عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 9 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 9 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 10 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 ارب 47 کروڑ 37 لاکھ 87 ہزار 321 روپے سے زائد ہے ہو وزیر اعلیٰ کو بدلہ مسماجی تحفظ عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 10 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 10 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 11 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 52 کروڑ 54 لاکھ 82 ہزار 630 روپے سے زائد ہے ہو وزیر اعلیٰ کو بدلہ معاشری امور عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 11 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 11 کو اصل حالت میں منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 12 کی بابت تحریک پیش کریں۔۔۔ (داخلت)

میر انز حسین لاغو: اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ باقاعدہ کمیٹی سے ایک چیز آجائے اُس کے بعد آپ یہاں سے اسکو پاس کر دیں۔ اس میں جام صاحب! ہماری ریکوئیٹ ہے کہ اس کو متعلقہ کمیٹیوں کے حوالے کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں ابھی ہو گیا نا۔ وزیر خزانہ! مطالبه زر نمبر 12 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! اس میں کوئی کٹ موشن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں ابھی ہو گیا نا۔ وزیر خزانہ! مطالبه زر نمبر 12 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 کروڑ 42 لاکھ 28 ہزار 433 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بسلسلہ مدعای تحفظ عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس مد میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 12 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 12 کو منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 12 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 13 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 15 کروڑ 98 لاکھ 34 ہزار 200 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بسلسلہ مدعای امور عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس مد میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House. کھیڑت ان صاحب! آپ اور مین خاموش ہو جائیں۔ مطالبه زر نمبر 13 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 13 کو منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 13 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 14 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 93 کروڑ 25 لاکھ 70 ہزار 419 روپے سے زائد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بسلسلہ مدعای امور عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس مد میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 14 پیش ہوا۔ آیا مطالبه زر نمبر 14 کو منظور کیا جائے؟ مطالبه زر نمبر 14 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ مطالبه زر نمبر 15 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 57 لاکھ 43 ہزار 735 روپے سے زائد

نہ ہو وزیر اعلیٰ کو بسلسلہ مسابجی تھنھٹھ عطا کی جائے تاکہ مالی سال 16-2015ء کے اختتام 30 جون 2016ء کے دوران اس مد میں ہونے والے اخراجات کو باقاعدہ کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 15 پیش ہوا۔ آیا مطالبہ زر نمبر 15 کو منظور کیا جائے؟ مطالبہ زر نمبر 15 منظور ہوا۔ ابھی آپ لوگوں کی رائے چاہئے کہ continue رکھیں یا کہ ایک break لیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: اخراجات کا گوشواروں کو ایوان میں رکھا جانا: جی۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ، منظور شدہ اخراجات کا مصدقہ گوشوارے ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 19-2018ء اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 20-2019ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منظور شدہ اخراجات کا مصدقہ گوشوارے ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 19-2018ء اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 20-2019ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔

بلوچستان مالیاتی بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 11 مسودہ 2019ء) کا منظور کیا جانا۔

وزیر خزانہ! بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 11 مسودہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 11 مسودہ 2019ء) کو فوراً غور لا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 11 مسودہ 2019ء) کو فوراً غور لا جائے؟ ہاں اور ناہ میں جواب دیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 11 مسودہ 2019ء) کو فوراً غور لا جاتا ہے۔ وزیر خزانہ! بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 11 مسودہ 2019ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 11 مسودہ 2019ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی آیا بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 11 مسودہ 2019ء) کو منظور کیا جائے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بل کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون

نمبر 11 مسودہ 2019ء) منظور ہوا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: آب میں گورنر بلوچستان کا انگریزی حکمنامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(B) of the constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973 | Justice Retired Amanullah Khan Yasinzai Governor Balochistan hereby order that on conclusion of business the session of the provincial assembly of balochistan shall stand prorogued on Tuesday the 27th June 2019.

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06 بجھر 17 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆